اردو ترجمہ کتاب

محک الفقر خورد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ
اَللّٰہُ تَقَدَّسَ بِاَسْمَائِہٖ وَتَعَالٰی کِبْرِیَائِہٖ

میں اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا اور بخشنے والا مہربان ہے۔

اے رب آسان کر اور اسے مشکل نہ بنا اور خیر سے پورا کر۔
اللہ تعالیٰ کے نام پاک ہیں اور وہ بڑی بزرگی والا ہے۔
اور سیدوں کے سید حضرت محمد (برگزیدہ) پر درود (رحمت) ہو اور آپ کی آل اور سب اصحاب پر (بھی رحمت ہو)
اس (درود و سلام) کے بعد کمزور بدن اس کتاب کا مصنف رحمٰن کا شاگرد سروری قادری بندہ باھو قوم اعوان ہے جو قلعہ شورکوٹ کے نزدیک رہنے والا ہے۔ اور اس نے اس کتاب کا نام محک الفقر رکھا ہے۔

قادری طریق کی قسمیں

جان لو کہ قادری کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) زاھدی قادری اور

سروری قادری۔ زاہدی قادری بے شمار ہیں جیسا کہ عام لوگ۔
اور سروری قادری وہ ہے جو ایک نظر سے اللہ کے طالب کو اللہ تک پہنچا دے اور واصل بحق کر دے۔ نیز سروری قادری اسے کہتے ہیں کہ دو جہانوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کی دستگیری فرما کر اسے حضرت شاہ محی الدین عبدالقادری جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرما دیں اور حضرت پیران پیر اسے نوازیں اور اس کا دل خدا سے لگا دیں اور دل کو روشن کرنے والی بارہ برس کی ریاضت سے یہ بات بہتر ہے۔
سروری قادری کی نظر وہ ہے کہ جو ایک دفعہ جس پر پڑے اسے دنیا و آخرت بھلا دے۔ اور طالب کو کامل طور پر اس فقر کی منزل طے کروا دے۔ جو محمدی فقر ہے۔ اور بدعتوں اور استدراجیوں کو دور کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا المبتدع کلاب النار (بدعتی لوگ آگ کے کتے ہیں) اور یہ بھی فرمایا
لَا تُجَالِسُوْا مَعَ اَهْلِ الْبِدْعَةِ اَهْلُ الْبِدْعَةِ اَهْلُ النَّارِ۔
(اہل بدعت کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ وہ دوزخی ہیں) ہر بد رلہ اور گناہ کرنے والے سے چوکنا رہنا چاہیئے۔ بعض فقیر ظاہر میں فقیر بنتے ہیں۔ مگر باطن میں وہ زندیق ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ ۹ رکوع ۳)
(جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں ہم انہیں آہستہ آہستہ گرفتار کر لیں گے اس طرح کہ وہ نہ جانیں گے) جو فقر محمدیؐ میں قدم رکھے اسے ظاہری مفہوم سے آگاہ ہونا چاہیئے۔

علم راہ فقر کے لئے ضروری ہے اور جو عالم نہ ہو وہ گمراہ ہوتا ہے۔ علم رفیق اور جانی دوست ہے۔ اور وہ زاہد جو بے علم ہو شیطان ہے (وہ جہالت کی وجہ سے لوگوں کو گمراہ کر دے گا) علم میں لوگوں کو ہدایت کرنے کی خاصیت ہے۔ عالم حدیث بیان کر کے خلقت کو نیکی کا راستہ دکھاتا ہے۔ وہ زاہد جو علم نہیں رکھتا ابلیس ہے۔ علم کیا چیز ہے؟ علم شریعت جو عین توحید ہے۔ اور راہ فقر کے سوا علم شریعت سراسر پریشانی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ كُلُّ طَرِيقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِيعَةُ فَهُوَ زَنْدِقَةٌ جن طریقوں کو شریعت نے رد کیا ہو' وہ زندیقت (یعنی کفر ہے) بیت

جامع الاسرار مشرف محک دیں
ہر کے زیں فیض گیرد عین بین
ہر بہ سطرے سر اسرار خدا
ہر بحرفے غرق شو فنافی اللہ فنا

بھیدوں کی جامع عالی شان کسوٹی سے ہر ایک حقیقت میں فیض حاصل ہوتا ہے۔ اس کی ہر سطر سے بھیدوں کا بھید ظاہر ہوتا ہے اور ہر حرف سے فنافی اللہ ہونے کا سبق ملتا ہے۔

اگر فقر کی باطنی راہ صاف نہ ہوتی اور تمثیل و الہام اور وہم و مشاہدہ اور رہنما سے جواب باصواب نہ ملتا تو اس راستہ پر چلنے والے گمراہ ہو جاتے۔ بیت

علم باطن ہمچو مسکہ' علم ظاہر ہمچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

باطنی علم مکھن کی طرح ہے اور علم ظاہر دودھ کی مانند۔ جس طرح دودھ کے بغیر مکھن نہیں ملتا اسی طرح پیر کے بغیر کوئی پیر نہیں بن سکتا۔ رباعی

دیداہ ام در علم صحبت ہائے رنگیں صد کتاب
کردہ ام یک مصرعہ تنہا نشینی انتخاب
اہل دنیا را۔غفلت زندہ دل پندا شتم
خفتہ دائم مردگاں را زندہ می بیند بخواب

میں نے پر لطف علمی مجلسوں میں سو کتابیں پڑھی ہیں اور ان میں الگ گوشہ نشینی ہی کے مضمون کو پسند کیا ہے۔ میں نے غفلت کی وجہ سے دنیا داروں کو زندہ دل جان لیا اس طرح جیسا کہ کوئی شخص ہمیشہ خواب میں مردوں کو زندہ رکھتا ہے۔

اس راہ کو کامل مرشد ہی طے کرا سکتا ہے۔ اسی کو تلاش کر اگرچہ وہ کوہ قاف میں ملے۔ اور مرشد کامل وہ ہے۔ جو طالب کو ذکر فکر، ریاضت و مجاہدہ کے بغیر توجہ باطنی سے۔ یا اسم ذات اللہ کی وساطت سے۔ یا فنافی اللہ ہو کر۔ یا نفس کے محاسبہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں پہنچا دے۔ اور اس مرشد کے لئے جو حضرتؐ کا حضوری ہو۔ نورانی مجلس محمدیؐ میں مشرف کرنا کیا مشکل اور دور ہے۔

ا۔ حدیث شریف اِنَّ الشَّیطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔
شیطان میری (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شکل نہیں بن سکتا۔

۲۔ حدیث شریف مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰی رَبِّیْ۔

جس نے مجھے (رسول اللہؐ کو) دیکھا اس نے میرے رب کو دیکھا۔

۳۔ حدیث شریف۔ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰی فِی الْیَقْظَتِہٖ

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے بیداری میں دیکھا۔

۴۔ حدیث شریف۔ یَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ۔

میری آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا۔

فقر محمدی کی سی ہوشیاری ہے۔ اور سونا' جاگنا' بلکہ سروری قادری طائفہ کا کھانا بھی مجاہدہ ہے۔ اور سونا مشاہدہ دیدار الٰہی ہے اور وہ ہمیشگی کی سیر کا مشاہدہ علیحدہ کرتا ہے۔ شیطان کی طاقت نہیں کہ ان مقامات میں دخل پائے اور ڈاکہ ڈالے کیونکہ وہ اس بڑی نعمت سے بے نصیب' اور محروم ہے۔

جس جگہ خدا کا ذکر اور فنافی اللہ فانی کی حضوری اور اللہ کا ذکر ہو۔ تسبیح پڑھتا ہو' قرآن کی تلاوت ہوتی ہو' نماز پڑھی جاتی ہو' اذان دی جاتی ہو' اللہ کا گھر ہو اور مدینہ پاک ہو' شمس الضحیٰ' بدرالدجی اور صاحب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو۔ وہاں شیطان اندھا' بیگانہ اور نابینا ہوتا ہے (یعنی کسی پر اس کا دخل و تصرف نہیں ہو سکتا) اور بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں ہدایت یافتہ ہدایت کرنے والے اور ولایت کے مالک ولی اللہ فقیر موجود نہیں۔ یہ بات وہ غلط کہتے ہیں۔ (ایسا کہنے والے) مرتے دم تک اندھے ہی رہتے ہیں۔ (موت آنے پر انہیں پتہ چلتا ہے کہ ہم گمراہی میں پڑ

تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ میری امت میں زبردست فقراء اور اولیاء (سورج کی طرح) روشن اور چمکتے رہیں گے۔ مرشد کامل وہ ہیں کہ جس کسی کو وہ نوازنا چاہیں تو ایک ہی نگاہ میں اسے اپنے جیسا کر دیں۔ ان کی نظر سے اللہ کے نام کی تاثیر اللہ کے طالب کے وجود میں ایسی ہو جائے کہ (فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ طَلَبٌ لَا سِوَاءَ اللّٰہِ) دنیا اور آخرت میں ماسوئی اللہ کی طلب اس کے دل سے اٹھ جائے۔ اور اللہ کا اسم اس کے وجود کو ایسا پاک کر دے جیسا کہ دریا کا جاری پانی (میل کچیل دھو ڈالتا ہے) ایسا (نواختہ مرشد) مرید جس مرتبہ پر بھی پہنچے اس کے لائق ہے (وہاں وہ) نبیوں برگزیدوں' جلیل القدر اصحاب' پرہیز گاروں' خدا کے دوستوں' مجتہد امام' صاحب روایت باعمل علماء کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

حدیث شریف میں ہے کہ

اِسْمِ اللّٰہِ شَیْءٌ طَاہِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاہِرٍ۔

اللہ کا نام پاک ہے۔ وہ پاک جگہ ہی میں قرار پاتا ہے۔

اور جو کوئی نبی اور کامل مرشد اللہ کے عارف کی حیات میں شک کرے اور شک میں پڑے وہ بے شک کافر ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی مجھے پانا اور پہچاننا چاہے وہ مجھے فقر میں پائے اور پہچانے۔ بیت

گر نبود ے وجود اصل خدا
کے رسیدے بنام وصل خدا

اگر (معاذ اللہ) خدا کا حقیقت میں وجود نہ ہوتا تو کوئی اس کو کیسے

مل سکتا۔ (یعنی خدا تک پہنچنے والوں کی موجودگی ثابت کر رہی ہے کہ خدا موجود ہے۔

آدمی مسئلوں کی فضیلت کے علم اور ریاضت سے عارف نہیں ہوتا۔ بلکہ عارف سے معرفت الٰہی کا رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ پیر کامل کی سات دن کی خدمت تمام عمر عبادت اور مجاہدہ اور چلہ کرنے سے بہتر ہے۔ بیت

دلم باحضوری شکم پر طعام
کہ ایں است معراج واصل تمام

ترجمہ۔ مرا دل حضوری پر طعام شکم کی طرح ہے کہ یہی تو بلند مرتبہ اور عروج باطنی کی اصل ہے۔

رباعی

دل پراز خطرہ شکم بے طعام
ریاضت بنا موس کفر است تام
تو خود بخود مغرور از حق بے خبر
کے ای بامغفرت اے بے صبر

ترجمہ۔ (دل خطرہ سے پر ہے اور پیٹ میں طعام نہیں۔ عزت کے لئے ریاضت کرنا سراسر کفر ہے۔ تو مغرور اور حق سے بے خبر ہے۔ اے اندھے! تو اللہ کی معرفت تک کس طرح پہنچ سکتا ہے۔)

ابیات

بر در درویش رو ہر صبح و شام

تا ترا حاصل شود مطلب تمام
گر ترا بر سر زند سر پیش نہ
آنچہ داری در ملک با درویش دہ
دادہ درویش را بہ یابی جاوداں
از نظر درویش شدی شاہ جہاں

ترجمہ۔ تو ہر صبح و شام درویش کے دروازے پر جا۔ تاکہ تیرا سب مطلب حاصل ہو۔ پھر اگر درویش تجھے مارنا چاہے تو تو سر آگے کر دے۔ اور جو کچھ تیرے پاس ہو درویش کے حوالے کر دے۔ درویش کا دیا ہمیشہ تیری پاس رہے گا۔ درویش کی نگاہ جس پر پڑ گئی۔ وہ ملک کا بادشاہ بن گیا۔

عاشق اور کمال کو پہنچے ہوئے عارف کے ذکر میں

بیت

عشقت بہ تن آید چہ کنم جاں را
زیرا کہ نشاید یک ملک دو سلطان را

اے معشوق تیرا عشق میرے تن بدن پر حاوی ہو گیا ہے۔ اب میں جان کو کیا کروں کیونکہ ایک ملک میں دو بادشاہوں کا رہنا ٹھیک نہیں۔

اس راہ کا پیشوا صدق ہے۔ اور اعتقاد اور اللہ کی محبت (یعنی صدق نیت اور اعتقاد درست اور اللہ کی محبت سے راہ سلوک طے کر سکتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ وہ اللہ کو دوست رکھنے کی طرح دوست رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑے پختہ ہیں۔

ریاضت دریافت راز کے لئے ہے اور مجاہدہ (اللہ تعالیٰ کے) مشاہدہ کے لئے۔ اور بندگی پروردگار کی پہچان کے لئے۔ اور اللہ کے سوا سب سے منہ موڑ لینا اللہ کی محبت میں غرق اور محرم راز ہونے کی خاطر ہے۔ اور بھید (کا چھپانا) اور بھید پانے کی نیت سے ہے۔ جو مرشد شروع میں ہی مشاہدہ ربوبیت اور محرمیت کا استغراق (مرید کو) نہ بتائے اس کے متعلق سمجھ لیا جائے کہ وہ ابھی ناسوت کے مقام میں

ہے۔ اور پختہ نہیں ہوا۔ بیت

دست مردے گیر تا مردے شوی

جز بمرداں نیست راہ رہبری

خدا کے کسی کامل مرد کو دستگیر بنا۔ تاکہ تو کامل ہو جائے۔ کیونکہ اللہ کے کامل بندے کے سوا اور کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا۔

مرد وہی ہے جو اللہ کا طالب ہو۔ اور دنیا کا طالب مغموم و پریشان رہتا ہے۔ اور کسی کام کا نہیں ہوتا۔ دنیا کا طالب ہیجڑا ہے۔ عقبیٰ کا طالب عورت کی مثال اور اللہ کا طالب مرد ہے۔ فرد۔

قدم برچم خاکی نہ سرفرازی تماشاکن

باہیں پل چوں برائے آسماں در زیر پاباشد

اپنے جسم خاکی کو زیر قدم رکھ۔ اور اپنی بلندی کا ملاحظہ کر کہ تو ایسے پل پر ہو گا جس کے ذریعے تو آسمان تک جا پہنچے گا۔

انسان کو راہ فقر طے کرنے کے لئے چار علم سیکھنا لازمی ہے۔ تاکہ کسی کا محتاج نہ رہے۔ اول علم۔ تحصیل فضیلت کا تفسیر تک۔

دوسرا علم۔ دعا کرنے کا جو ایک دم میں زیادہ ہو۔

تیسرا علم۔ کیمیا نظر اکسیر۔ اور کیمیا نظر وہ ہے کہ صاحب نظر جس کی طرف نگاہ کرے وہ دنیا اور عقبیٰ کے غم سے چھوٹ جائے۔ اور توحید مولیٰ میں ایسا غرق ہو کہ اسے حرف اور ورق کے مطالعہ کی خبر نہ رہے۔ بیت۔

ناظراں را نظر باشد بر الہ

لعنت برماں دم دنیا عز و جاہ

صاحب نظر ہمیشہ خدا پر نظر رکھتا ہے۔ اور دنیا کی عزت مال و دولت پر لعنت بھیجتا ہے۔

کیمیا نظر وہ ہے جو علم کسبی رسمی اور قیل و قال سے گزر جائے (یعنی ان کی طرف سے منہ موڑ لے) اور ہمیشہ کے لئے فنافی اللہ ہو جائے۔ وصال یہی ہے۔ نظر کیمیا کمال۔ اور نظر کی سات قسمیں ہیں۔ ہر ایک کو تاثیر وجودیہ سے معلوم کرنا چاہیئے۔

(۱) نظر اللہ۔ (۲) نظر محمد رسول اللہ۔ (۳) نظر اصحاب ہدایت اللہ (۴) نظر فقیر ولی اللہ۔ (۵) نظر نفس۔ (۶) نظر دنیا۔ (۷) نظر شیطان۔ مگر نظر مولیٰ سب سے بہتر ہے۔ بیت

بہائے خویش می دانم بہ نیمے جو نمی ارزد
اگر مولیٰ نظر سازد بہاء بے بہا گردد

میں اپنی قدر و قیمت جانتا ہوں کہ آدھے جو برابر بھی نہیں۔ اگر مولیٰ نگاہ کرے تو قیمت کا اندازہ ہو ہی نہ سکے۔

چوتھا علم۔ زندہ دل روشن ضمیر کا ہے۔ یہ چار علم کامل مرشد کی نگاہ سے اور اللہ کے اسم کی تاثیر سے جو شامل ہو۔ اللہ کے طالب کے لئے رستہ کھول دیتے ہیں۔ بیت

بہ از راہ رہبر کہ باشد ترا
کہ یکدم رساند بوحدت خدا

اس (اللہ تک پہنچانے والے) راستہ سے بہتر اور کون تیری رہنمائی کر سکتا ہے کہ تجھے ایک دم میں ذات مولیٰ تک پہنچا دے۔

حدیث شریف میں ہے کہ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ۔ جس نے

اپنے رب کو پہچان لیا۔ پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہو گئی۔ مولانا نظامی گنجوی فرماتے ہیں۔

15

ستانی زباں از رقیبان راز
کہ تا راز سلطان نگویند باز

یعنی زبان سے یہ کہنا موجب شرک و کفر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک جسم جوہر اور صورت رکھتی ہے۔ اور اسی طرح اسے مخلوقات سے تشبیہہ دینا شرک و کفر کا باعث ہے اور کسی نالائق کے سامنے اسرار ربانی کے کسی بھید کا اظہار نقصان سر کا حکم رکھتا ہے۔ جو کوئی اس کے بھید کو ظاہر کرے گا تو راز کا مالک اس کے سر کو لے لے گا۔ بیت:

گر گوہر داری پیش جوہری بر
زنہار مبر پیش احمق گاؤ خر
گاؤ خر جو طلب تو گوہر بر
یک من جو بہ از صد من گوہر

اگر تیرے پاس موتی ہے تو اسے جوہری کے پاس لے جا۔ نہ کہ کسی احمق گدھے کے پاس، بیل اور گدھا تو جو مانگتا ہے۔ اور تو اس کے پاس موتی لے جاتا ہے۔ حالانکہ بیل اور گدھے کے لئے ایک من جو سو من موتی سے بہتر ہیں۔

شیخ سعدی گلستان میں بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگل میں جا رہے تھے۔ بھوک سے بیتاب۔ راہ میں ایک تھیلی پڑی ملی۔ ہم نے خیال کیا کہ اس میں دانے ہونگے، مگر نکلے درم، یہ دیکھ کر ہمیں سخت مایوسی

ہوئی کہ بیابان میں بھوکوں کے لئے تو خالص چاندی سے پختہ شلغم ملنا زیادہ بہتر اور کار آمد ہے۔

ترجمہ

اے طالب۔ تیرے لئے خاص طور پر حق کی ذات و صفات کی پہچان ضروری ہے۔ نہ کہ اس کی ذات کی فکر میں جان کاہی۔

حدیث شریف میں ہے۔ تَفَکَّرُوْا فِیْ اٰلَآئِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ۔

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور کرو نہ کہ اس کی ذات پر۔

(شیخ سعدی بوستان میں فرماتے ہیں کہ میں نے کئی راتیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق سوچنے میں بسر کیں اور ناکام ہوا۔ آخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ انسانی عقل کی وہاں تک رسائی نہیں۔ اس کی صنعتوں پر غور کر کے اس کے آگے سر نیاز جھکا دینا چاہیئے)

اسم اللہ ذات اور کلام اللہ کا علم اور فقر فنافی اللہ سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس سے اچھی اور بہتر کوئی اور نعمت نہیں۔ بیت

ہیچ علمے بہتر از تفسیر است
ہیچ تفسیرے بہ از تاثیر نیست

تفسیر سے اچھا اور کوئی علم نہیں اور تاثیر سے بہتر اور کوئی تفسیر نہیں۔

اور سال ہا سال کی ریاضت سے صاحب راز واجازت کا ارشاد بہتر ہے کہ وہ کُنْ فَیَکُوْنُ کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے اور وہ جس شے کو کہتا ہے ہو جا وہ اللہ کے کرم سے ہو جاتی ہے۔ بیت

خلق را طاعت بود از کسب تن
عارفاں را ترک تن طاعت بود

خلقت کی عبادت بدن کی مشق سے ہوتی ہے اور عارفوں کی عبادت بدن کو ترک کرنا ہے۔

ہر دو جہاں میں جو کچھ کل اور جز موجود ہے۔ اٹھارہ ہزار مخلوقات سے' مقامات کے طبقات منزل سے۔ علوی اور سفلی مخلوق سے وہ اسم اللہ کے محیط میں ہے۔ اور اسم اللہ دل کے محیط میں جو نظر کامل کے اثر سے الگ الگ کھل جاتا ہے۔ اور اللہ کے طالب کے وجود میں نفس امارہ کی کوئی بری عادت نہیں رہتی۔ اسے مشقت اور ظاہری سختی کی کیا حاجت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْاَنْبِیَاءُ یُصَلُّوْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ اَجْسَامُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَقُلُوْبُهُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ انبیاء اپنے دلوں میں نماز پڑھتے ہیں۔ جسم ان کے دنیا میں اور دل آخرت میں ہوتے ہیں۔

بیت

ہر کہ مرشد از مربی التفات
بے حجاب گشت فی اللہ غرق

جس کسی پر پیر و مرشد کی کھلی توجہ ہو وہ فنافی اللہ ہو جاتا ہے۔

اس راہ میں مردان خدا وہ ہیں جو کھانا تو اس جہان کا کھاتے ہیں اور کام اس جہان کا کرتے ہیں۔ ان کی مثال مست اونٹ کی ہے جو کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ اٹھاتا ہے۔

تین چیزیں باطن سے علاقہ رکھتی ہیں۔ اور انہی سے کھلتی ہیں۔ اول وہ ذکر جو لازوال ہو۔ لازوال ذکر ہمیشہ رہنے والا ہوتا ہے۔ اور وہ زبان سے واسطہ نہیں رکھتا۔

جس نے اللہ کو پہچانا وہ مَنْ عَرَفَ اللّٰہُ لَا یَقُوْلُ سِوَی اللّٰہِ جس نے اللہ کو پہچان لیا وہ اللہ کے سوا اور کچھ نہیں کہتا۔ اور دل سے بھی تعلق نہیں رکھتا۔ کہ دل کا ذکر وسوسہ ہے۔ اور روح سے بھی تعلق نہیں رکھتا کہ روح کا ذکر کمال ہے۔ اور ہر کمال کو زوال ہے۔ اور سر سے بھی علاقہ نہیں رکھتا کہ سر سر کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور اس ذکر سے جو دماغ میں سوزش پیدا کرے۔ طالب بے عقل اور خراب ہو جاتا ہے۔ اور ذکر دوام جو غیر مخلوق ہو اس کا کرنا ٹھیک ہے۔ وہ ذکر غیر مخلوق ذکر خفیہ ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً۔ اپنے رب کو عاجزی سے اور چھپ کر یاد کرو۔ اور ذکر خفیہ ذکر حامل کو کہتے ہیں۔ اور ذکر حامل کامل پیر کے سوا حاصل نہیں ہوتا۔

حدیث شریف میں ہے کہ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ حَتّٰی یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ مَجْنُوْنٌ"

اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافق بول اٹھیں کہ (یہ ذاکر) دیوانہ ہے۔ اور ذکر حاصل اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ۔ اپنے رب کو یاد کرو جب تک کہ تو اپنے آپ کو بھول جائے۔ اللہ کے نور سے ایک غیر مخلوق وجود یہ نور ہے۔

حدیث قدسی اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ۔

"انسان میرا (اللہ کا) بھید ہے۔ اور میں (اللہ) اس کا بھید ہوں"

یہ خبر اس نے دی ہے اور آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ اس کا نشان ہے اور یا یہ کہ ذکر حامل ایک شعلہ ہے۔ جیسے آنکھ ہو بہو دیکھتی ہے جو اس طاقت کا اظہار برق دونوں آنکھوں سے

روشنائی (کی صورت میں) دیکھا کرتی ہے۔ یہی ہے کہ ذکر دوام فقیر کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس ذکر نور کو نہ بجھنے والا دیا کہتے ہیں۔ بیت

اگر گیتی سراسر باد گیرد ۱۴
چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

اگر تمام دنیا پر اندھیری چھا جائے تو اللہ کے مقبولوں کا دیا پھر نہیں بجھتا۔ بیت

چراغے را کہ ایزد برفروزد
ہر آنکس تف زندہ ریشش بسوزد

جو دیا اللہ تعالیٰ نے روشن کیا ہو جو اسے پھونک مار کر بجھانا چاہے گا بجھا نہ سکے گا بلکہ پھونک مارنے والے کی داڑھی جل جائے گی۔

جواب باھو

چراغ راچہ حاجت آفتابم
چراغ را زبانش کشتہ سازم
فقیر ایں اصرار داند بقوت
کہ ریش خود نگہدارد بہ ہمت
ہر آنکس را کہ خواہد می نوازد
اگر خواہد بیکدم جاں ببازد

میں خود سورج ہوں مجھے چراغ کی کیا ضرورت ہے۔ میں تو چراغ کی لَو کو ایک پھونک مار کر بجھا دوں گا۔

(فقیر اس بات کو جانتا ہے اور اس پر قادر ہے کہ دیا بجھانے کے لئے پھونک مارے اور) اپنی داڑھی محفوظ رکھے۔ اور جسے چاہے نوازے۔ اگر چاہے تو یک دم یعنی فوراً جان دیدے)۔

حدیث شریف۔ لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ۔

فقراء کی زبان خدائے رحمٰن کی تلوار ہے۔ اس بات کو کیا سمجھے وہ جو احمق اور دل کا اندھا ہو۔ اور جسے معرفت کی خبر نہ ہو۔ دنیا کا طالب ہو۔ جو حیوان پریشان اور بیل اور گدھے کی مانند ہو۔ جس وجود میں خدا کا ظہور ہو وہ خاصہ نور ہے۔ اللہ کی ملاقات حاصل کرنے کا طلب گار ہمیشہ خوش۔ اللہ کا منظور نظر۔ بیت

ہر کہ عالم می شود علم از خدا
رہنمائے خلق آں شود صاحب عطا

جو کوئی خدا کے علم سے واقف ہوتا ہے۔ وہ بخشش کرنے والا' خلقت کا رہنما بنتا ہے۔ وہ ایک نظر میں اللہ کے طالبوں کو سبق دے دیتا ہے۔ اور اللہ کے طالب دلی توجہ سے اس علم علوم کو پڑھتے ہیں۔

بدعتی طالب شرمندہ اس رمز کو کیا جانے۔ اس راہ پر چلنے کے لئے طالب صادق کی ضرورت ہے جو عامل باعمل ہو۔ دانش مند ہو' مال اندیش ہو' نکتہ رس ہو' مشکل کشا ہو' وگرنہ ہزاروں جاہلوں کو ایک نظر سے دیوانہ بنا دینا کون سا مشکل کام ہے۔ طالب کو علم تحقیقات کے مشاہدہ کے امتحان کے سوا قرآن و حدیث کے موافق صرف اسم اللہ کی ذات وحدانیت کے تسلیم کرنے سے اللہ کا طالب نہیں کہا جا سکتا۔ خواہ وہ کتنا ہی بلند ہو جائے۔ مگر جاہل اس راہ پر

نہیں چل سکتا۔

یہ محمدیؐ فقر دائمی دولت اور نیک بختی ہے۔ اور بے بہا نعمت جو اہل علم اور زندہ دلوں کی قسمت ہے۔

حدیث شریف اَلْجَاهِلُ كَالْجُعَلِ يَمُوْتُ فِىْ فِعْلِهٖ۔

جاہل گوبر کے کیڑے کی مثل ہے جو اپنے کام میں مرجاتا ہے۔

اور دوسری حدیث شریف ہے۔

اَلْعِلْمُ شَىْءٌ وَالْجَهْلُ لَيْسَ بِشَىْءٍ۔ علم ایک چیز ہے اور جہالت کوئی چیز نہیں۔

علم انسان کو دو جگہ لے جاتا ہے۔ ایک مقام رضا کی طرف اور دوسرا مقام قضا کی طرف جس سے مراد بادشاہ ظل اللہ (سایہ خداوندی) کی ہم نشینی ہے۔ اور رضا سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہم نشینی (ساتھ بیٹھنا) ہے۔ رضا کا مرتبہ قضا سے بلند ہے۔

امام المسلمین (مسلمانوں کے امام) علم اور رضا کے مقام پر پہنچے۔ اور قضا کا مرتبہ قبول نہ کیا۔ مرنا پسند کیا مگر قضا کی طرف قدم نہ اٹھایا۔ امام اعظم (ابو حنیفہ) نے ستر برس کے لئے نماز قضا نہ کی لیکن ایک دن کے لئے بھی قاضی بننا منظور نہ کیا۔ (کسی نے کیا خوب کہا ہے)۔ "ابو حنیفہ قضا نہ کرد و بمرد۔ تو بمیری اگر قضا نہ کنی" یعنی امام اعظم نے قاضی بننے پر موت کو ترجیح دی۔ اور تیرا یہ حال ہے کہ جج بننے کے لئے مرتا ہے۔

علم اور عالم کا دشمن تین قسموں سے خالی نہیں ہوتا۔ کافر ہوتا

ہے یا فاسق یا جاہل اور فقیر کا دشمن بھی اسی طرح حاسد (دوسروں کو خوش حال دیکھ کر جلنے والا) ہوتا ہے یا منافق (دل میں کچھ ظاہر کچھ) یا کاذب غافل مردہ دل (جھوٹا غفلت میں پڑا ہوا مرے ہوئے دل والا) جاہل تین قسم کا ہوتا ہے۔ ۱) جاہل کافر جو کلمہ طیبہ نہ پڑھے (۲) وہ جاہل جو اللہ تعالیٰ کو ظاہر و باطن حاضر ناظر نہ جانے (۳) وہ جاہل جو کمینی دنیا کا پرستار اور اپنی خودی میں مست ہو۔

حدیث شریف مَنْ تَذَهَّدَ بِغَیْرِ عِلْمٍ جُنَّ فِیْ اٰخِرِ عُمْرِہٖ اَوْ مَاتَ کَافِرًا"۔

جس نے علم کے بغیر زہد اختیار کیا وہ اپنی آخری عمر میں یا تو دیوانہ ہوا یا کافر ہو کر مرا۔

دوسرا فکر کامل وہ ہے جس کے ساتھ نفس مرجائے۔ اور روح زندہ رہے۔ تیسرا مراقبہ انبیاء کے ارواح' اصفیاء' اولیاء' شہدا' ہر صاحب مرتبہ مومن مسلم نیک بندے کے ساتھ ملاقات باطنی کا تعلق رکھتا ہے۔

اس مراقبہ کو مراقبہ نہیں کہہ سکتے جس کا کرنے والا (صاحب مراقبہ) نیت کے ساتھ مرتبہ حاصل نہ کرے اور معلوماتی یقین' عینی یقین' حقیقی یقین کا مشاہدہ نہ کرے (ان مرتبوں کے حصول کے بعد) اس طائفہ (گروہ) کی موت' حیات کا حکم رکھتی ہے اور یہ طائفہ سروری قادری اور اولیاء اللہ کا ہے دنیا اور آخرت میں نجات یافتہ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

آگاہ ہو کہ بالتحقیق اللہ کے دوست (جو ہیں) انہیں نہ (کسی کا) ڈر ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوتے ہیں۔ (اولیاء اللہ کا) وہ گروہ ہے جو نیند کی حالت میں بھی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔ اور بیداری میں بھی اسے اسی صاحب حال کا خیال رہتا ہے۔ ان کا رجوع اللہ کے دیدار کی طرف ہوتا ہے۔ اور ان کا مراقبہ کرنا ایسا ہوتا ہے جیسا کہ بلی کسی شکار (مردار) کے انتظار میں بیٹھی ہو۔

(اے طالب مولیٰ) اپنی دونوں آنکھوں کو باز کی طرح بند کر لے۔ (تیرا مطلوب) تیرے اندر ہے۔ (آنکھیں بند کرنے سے ہی) تیرا مطلوب تجھے خود پکار کر بلا لے گا۔ بیت

دو چشم خویش رابر بند چوں باز
داونت نادید گم گشتہ آواز

بند کر آنکھوں کو تو مانند باز تاکہ تو مطلوب کی خود سن لے آواز

(دونوں آنکھیں بند کرنے سے مراد یہ ہے) کہ تو ایک آنکھ تو دار فانی سے بند کر لے (اور اس کی کچھ پرواہ نہ کر) اور دوسری آنکھ اس دنیا سے بند کر لے' جہاں تجھے ہمیشہ کے لئے رہنا ہے۔ (یعنی تیری نظر صرف اللہ کی طرف ہو نہ کہ دنیا اور عقبیٰ کی جانب)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

کہ (اے مسلمانو! تمہارے صاحب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شب معراج) نہ بھکے نہ بے راہ چلے۔

یہ مقام گفتگو سے علاقہ نہیں رکھتا ہے۔ اپنے نفس کو چھوڑ اور بلند ہو جا۔ جان لے کہ آنکھ بند کرنا اس لئے ہے۔ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ

غَمِّضْ عَیْنَکَ یَا عَلِیُّ وَاسْمَعْ فِیْ قَلْبِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

اے علی اپنی آنکھیں بند کر اور دل سے سن کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور جان لے کہ کلمہ پاک کے ۲۴ حرف ہیں رات دن کے بھی ۲۴ گھنٹے ہیں۔ اور آدمی بھی دن رات میں ۲۴ ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے اور کلمہ طیبہ کا ہر حرف گناہوں کو اس طرح جلا دیتا ہے جیسا کہ آگ خشک لکڑی کو جلا دیتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّۃً لَمْ یَبْقَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ ذَرَّۃً۔

جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا۔ اس کے گناہ ذرہ برابر بھی باقی نہیں رہتے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ قَائِلُوْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَثِیْرٌ وَّالْمُخْلِصُوْنَ قَلِیْلٌ وَّمَنْ مَدَّھَا ھَدَمَتْ لَہٗ اَرْبَعَۃَ اٰلَافِ ذَنْبٍ مِّنَ الْکَبَائِرِ۔

جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا وہ بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوا۔ لا الہ الا اللہ پڑھنے والے بہت ہیں اور مخلص تھوڑے ہیں اور جس نے مد کھینچ کر کلمہ طیبہ پڑھا، اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ محو کیے جاتے ہیں۔ بیت

لا آمد و گناہ نماند

ذات آمد و جاہ نماند

کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا اور گناہ مٹ گئے۔ جب اللہ کی ذات سے ملحق ہوا تو اور کوئی مرتبہ حاصل کرنے کا خیال جاتا رہا۔

کلمہ طیبہ کی برکت سے مومن کا تن' جان اور بدن پاک ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی مجھے یاد نہیں کرتا ہم اس کے اور اپنے درمیان پردہ کھینچ دیتے ہیں۔ یعنی اپنا نام لینا۔ اس کی قسمت نہیں کرتے۔ کیونکہ ہمارا نام پاک ہے۔ جو نجس' پلید' مردار ناپاک شخص کو نہیں دیتے۔

جان لے کہ کلمہ طیبہ کی نعمت سے دو قومیں بے نصیب ہیں ایک ناری کافر اور دوسرا شیطان ملعون ذلیل۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ طَلَبُ الْخَیْرِ طَلَبُ اللّٰہِ۔ ذِکْرُ الْخَیْرِ ذِکْرُ اللّٰہِ۔ خیر (نیکی) کی طلب کرنا اللہ کو طلب کرنا ہے اور نیکی کا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ فقیر وہ ہے کہ (لوگوں کو معلوم ہو) بظاہر حرام کھا رہا ہے مگر باطن میں وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے باکامل فقر الحق ہو۔ ظاہر میں غصہ ہو اور باطن میں اس کا قدم سچائی پر ہو۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ یہ ہے مرتبہ خدا کے عارف کا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ذِکْرُ اللّٰہِ بِالْغُدُوِّ وَالْعَشِیِّ اَفْضَلُ مِنْ ضَرْبِ السَّیْفِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

کہ اپنے خلق کو اللہ تعالیٰ کے خلق کے مطابق بناؤ۔ یہ بھی فرمایا کہ دن اور رات کو اللہ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلوار مارنے سے افضل ہے۔

اللہ کے طالب کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے نفس کی آفات

ے مطلع ہو پھر نفس شیطان کے گناہ سے پھر خبردار رہے کہ اس کی
ںیت عمر دنیوی لذات میں صرف نہ ہو۔ ہزار شیطانوں سے ایک نفس
خت برا ہے۔ رباعی

یار بدبد تر بود از مار بد
ناتوانی می گریز ازیار بد
ماو بد تنہا ہمیں برجان زند
یار بد بر جان و بر ایمان زند

برا دوست برے سانپ سے بد تر ہے۔ جہاں تک ہو سکے برے
وست سے کنارہ کش ہو۔ برا سانپ تو صرف جان سے مارتا ہے مگر بد
س جان بھی مارتا ہے اور ایمان بھی غارت کرتا ہے۔

دو ہزار نفس سے دنیا دار مردہ دل جاہلوں کی دوستی بری ہے۔ اور
ر تعالیٰ نے عبادت کرنے اور اسے پہچاننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ
الیٰ نے فرمایا۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ

میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر عبادت کے لئے
ہمیشگی کا ذکر اور پورے فکر کی معرفت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
ہ وسلم نے فرمایا۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَ اَزْكٰهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِىْ
جٰتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اَنْفَاقِكُمْ مِّنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ۔ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ
لْقُوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ۔

کیا میں تمہیں تمہارے نیک عملوں کی خبر نہ دوں؟ جو تمہارے

نزدیک پاک ہوں۔ اور تمہارے درجوں میں بلند ہوں اور تمہارے سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہوں۔ اور تمہارے لئے اپنے دشمنوں کے مقابل ہو کر ان کی گردنیں مارنے سے اور ان کے ہاتھوں تمہارے شہید ہونے سے اچھے ہیں۔ (انہوں نے عرض کیا) حضور ہاں! فرمایا حضرتؐ نے وہ اللہ کا ذکر ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا تَسْهُوا الذِّكْرَ ذِكْرُ اللّٰهِ فَرْضٌ قَبْلَ كُلِّ فَرْضٍ۔

اللہ کا ذکر فراموش نہ کرو۔ (کیونکہ یہ ذکر) سب فرضوں سے پہلے فرض ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ۔

بے شک کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے۔ پس بندے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر فرض عین ہے۔

اور تم کو جاننا چاہئے کہ جب آدمی کو دنیا اور شیطان گمراہ کرتے ہیں تو اس کا سبب یہی ہے (کہ وہ ذکر و عبادت سے غافل ہو جاتا ہے)۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جُمُوْدُ الْعَيْنِ مِنْ قَسْوَةِ الْقَلْبِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ مِنْ اَكْلِ الْحَرَامِ وَاَكْلُ الْحَرَامِ مِنْ كَثْرَةِ الذُّنُوْبِ وَكَثْرَةُ الذُّنُوْبِ مِنْ نِسْيَانِ الْمَوْتِ وَنِسْيَانُ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ وَتَرْكُ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ

آنکھ کا افسردہ ہو جانا دل کے سیاہ ہو جانے کی وجہ سے ہے اور

دل کی سیاہی حرام کھانے سے ہے۔ اور حرام کھانا گناہوں کی کثرت
سے ہے۔ اور گناہوں کی کثرت موت کو بھلا دینے سے ہے۔ اور موت
کو فراموش کرنا دنیا کی محبت سے ہے۔ اور دنیا کی محبت سب خطاؤں کا
سر (جڑ) ہے۔ اور دنیا سے کنارہ کش ہونا سب عبادتوں کی اصل ہے۔
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا
کِلَابٌ

دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں۔ رباعی

اہل دنیا کافران مطلق اند
دائما در بق بق و در زق زق اند
اہل دنیا چہ سگ دیوانہ اند
دور شو زیشاں کہ بس دیوانہ اند

دنیا دار بالکل کافر ہیں۔ وہ ہمیشہ بق بق اور زق زق کرتے رہتے
ہیں۔ وہ دیوانے کتے کی طرح ہیں۔ ان پاگلوں سے دور ہی رہنا چاہیے۔
دنیا کے طالب ہر وقت اپنا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی کوئی
گھڑی اپنے فکر سے خالی نہیں رہتی۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں مر جاتے
ہیں۔

ابیات

دنیا طلبا چہ گو ئمت مغروری
عقبیٰ طلبا چہ گو ئمت مزدوری
مولیٰ طلبا داغ مولیٰ داری
در ہر دو جہاں مظفر و منصوری

اے دنیا کے طالب میں تجھے یہی کہہ سکتا ہوں کہ تو مغرور ہے
اے آخرت کے طالب میں تجھے یہی کہوں گا کہ تو مزدور ہے (نیکی کے
کام اسی لئے کرتا ہے کہ تیری عاقبت اچھی ہو)۔ اے مولا کے طالب
تیرے دل میں مولا کا عشق ہے اور تو دونوں جہان میں فتح مند ہے۔ اور
مولا کا طالب (خدا کے ذکر میں) محو رہتا ہے۔ اور اس سے الگ نہیں
ہوتا۔

حتیٰ کہ وحدت میں غرق ہو کر اللہ کا ہو جاتا ہے۔ اور اسی کے حفظ
و امان میں رہتا ہے۔ اے مخاطب جان لے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

مَنْ جَلَسَ مَعَ سَبْعِ اَصْنَافٍ مِّنَ النَّاسِ زَادَ اللّٰہُ سَبْعَۃَ اَشْیَاءَ۔ مَنْ جَلَسَ
مَعَ الْاُمَرَاءِ زَادَ اللّٰہُ الْکِبْرَ وَقَسَاوَۃَ الْقَلْبِ۔ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الْاَغْنِیَاءِ زَادَ اللّٰہُ
الْحِرْصَ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الصِّبْیَانِ زَادَ اللّٰہُ اللَّھْوَ وَاللَّعِبَ وَالْمِزَاحَ وَمَنْ جَلَسَ
مَعَ النِّسَاءِ زَادَ الْجَھْلَ وَالشَّھْوَۃَ وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الْفُقَرَاءِ زَادَ اللّٰہُ الرِّضَاءَ بِمَا
قَسَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ جَلَسَ مَعَ الصَّالِحِیْنَ زَادَ اللّٰہُ الرَّغْبَۃَ فِی الطَّاعَۃِ وَمَنْ
جَلَسَ مَعَ الْعُلَمَاءِ زَادَ اللّٰہُ الْعِلْمَ وَالْوَرَعَ۔

جو شخص ان سات قسم کے آدمیوں سے صحبت رکھتا ہے اللہ
تعالیٰ اس میں سات چیزیں پیدا کرتا ہے۔ (۱) امیروں کی صحبت سے تکبر
اور سیاہ دلی (۲) اغنیاء کی صحبت سے حرص (۳) بچوں کی صحبت سے
بیہودہ کھیل اور ہنسی ٹھٹھا (۴) عورتوں کی صحبت سے جہالت اور
شہوت (۵) اللہ کے فقیروں کی صحبت سے رضا (اللہ کی تقدیر پر راضی
رہنا) (۶) صالحوں کی صحبت سے خدا کی بندگی کی رغبت اور (۷) علماء

کی صحبت سے علم اور پرہیزگاری اللہ کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔

بیت

صحبت بانیک کن اے نیک را
ہرچہ باشد غیر حق زاں باز آ

اے اچھی سوجھ والے نیکوں کی مجلس میں بیٹھ۔ ماسویٰ اللہ سے منہ موڑ لے۔

اے پیاری جان سب دینی اور دنیاوی مراد اس سی حرفی میں ہے۔ جو ترتیب سے پڑھے اور جانے اس کو ہر ایک حرف سے مدامی حاضرات ہے۔ اور ان تیس حرفوں میں صاحب اختیار کا ذات صفات کشف و کرامات تصور سے ہر منزل مقامات کا دیکھنا ضروری ہے۔ اور ان تیس حروف میں ایک حرف اعظم ہے۔ جس سے اسم اعظم پہنچانا جاتا ہے۔ اور وہ تیس حرف یہ ہیں۔

تصور ا تصرف	تصور ب تصرف	تصور ت تصرف	تصور ث تصرف
تصور ج تصرف	تصور ح تصرف	تصور خ تصرف	تصور د تصرف
تصور ذ تصرف	تصور ر تصرف	تصور ز تصرف	تصور س تصرف
تصور ش تصرف	تصور ص تصرف	تصور ض تصرف	تصور ط تصرف
تصور ظ تصرف	تصور ع تصرف	تصور غ تصرف	تصور ف تصرف
تصور ق تصرف	تصور ک تصرف	تصور ل تصرف	تصور م تصرف
تصور ن تصرف	تصور و تصرف	تصور ہ تصرف	تصور لا تصرف
تصور ء تصرف	تصور ی تصرف	3، ☼	☼

ان سات حرفوں سے وحدانیت کے تین بھید کھلتے ہیں۔ اور معرفت کی پہچان ہوتی ہے۔ ا ب ت ث ج ح خ۔

حرف اللہ سے تو اللہ جان۔ روح اعظم بنے وجود میں آتے ہی اللہ کا نام لینا شروع کر دیا۔ اور قیامت تک کہتا رہے گا۔ اٹھ ابھی تو اسم اللہ کی حقیقت سے نا آشنا ہے۔ بیت

ہرچہ خوانی ازاسم اللہ بخواں
اسم اللہ باتو مانند جاوداں
علم رکھتا ہے تو لے اللہ کا نام
اسم اللہ ساتھ تیرے ہے مدام

پیغمبر نے پیغمبری پائی اللہ کے نام کی برکت سے پائی۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ کے نام ہی سے معراج میں اللہ کے قرب وصال اور مقام قاب قوسین تک رسائی حاصل کی۔ اور حق تعالیٰ نے فرمایا۔ یا محمدؐ! میں تو ہے اور تو میں۔ ہر شے میری رضا کی طالب ہے اور مجھے تیری رضا مطلوب ہے۔ اے محمدؐ! یہ سب اسم اللہ کی برکت تھی۔ اللہ کا نام بہت بھاری ہے۔ اور اس حقیقت کو مصطفیٰ ہی جانتے ہیں جو اسم اللہ سے آشنا ہے اس کی نگاہ میں دونوں جہان ہیں۔ اللہ کا نام ہر مقام کی کنجی ہے اور الٰہی ملنا۔ اللہ کے نام سے کونسی چیز اچھی ہے جو تو چاہتا ہے (جانتا اور لیتا ہے) یعنی اس سے کوئی چیز اچھی نہیں۔

اور ازل کے دن آواز آئی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ روحوں نے کہا۔ ہاں تو ہی ہے۔ ہمارا پروردگار (پالنے والا) اللہ کا کوئی،

شریک نہیں۔ ساری مسلمانی اور ایمان کا (بخیر) خاتمہ اور تمام فقر یہی ہے (کہ اللہ کو لا شریک اور اپنا رب جانے اور مانے)۔ جان کنی کے وقت با ایمان مرنا اللہ کا نام لینے ہی سے قسمت ہوتا ہے۔ اور منکر نکیر بھی اللہ ہی کا نام پوچھتے ہیں۔ اللہ ہی (ہر کام میں) کافی ہے۔ اور اللہ کے سوا باقی سب کچھ حرص و ہوا ہے۔ حق کا نام ہی حق (سچا) ہے۔ اور اس کے سوا باقی سب کچھ لاحق ہے۔

تو جان لے کہ علم کا ایک حرف الف (ایسا) ہے جس کے پڑھنے سے (پڑھنے والا) اللہ سے واصل ہو جاتا ہے۔ جو شخص اسے سچے دل اور زبان سے تسبیح پڑھے اس میں دوئی نہیں رہتی۔ جو کوئی الف اللہ کا محرم ہو جاتا ہے اس پر علم الف سے علم (کا دروازہ) کھل جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَآتَيْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ہم نے اسے اپنے پاس سے علم دیا ہے۔ جو الف اللہ کا آشنا ہوتا ہے اسے اپنے ناخنوں کے پشت پر دونوں جہان نظر آتے ہیں۔ اسے ضرورت نہیں کہ تین انگلیوں سے قلم پکڑ کر (کچھ لکھنے کی تکلیف کرنی پڑے)

قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ میری آنکھ کی ٹھنڈک ہیں۔ اے اللہ ہمارے سردار محمدؐ نبی امی پر درود بھیج۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لَا يَسْتَمِعْ لِغَيْرِهٖ جب (سنو تو) اللہ کا نام ہی سنو۔ نیز فرمایا۔ لَا تُحِبُّ سِوَى اللّٰهِ اللہ کے سوا کسی اور محبت نہ رکھو۔ (جو رستہ کھلتا ہے وہ) لازوال اور عین

وصال ہے۔ (یعنی جو اللہ سے واصل ہو جاتے ہیں وہ کبھی اس سے جدا نہیں ہوتے)

دوم حرف ب ہے (جو بتاتا ہے) کہ تمہارے لئے اللہ کا نام کافی ہے۔

تیسرا حرف ت ہے (جو ظاہر کرتا ہے) کہ بندہ موحد توکل کرنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اَلتَّوْحِیْدُ وَتَوَکُّلُ تَوْاَمَانِ۔ (توحید اور توکل آپس میں جوڑے ہیں)

چوتھا حرف ث ہے (جو ثابت کرتا ہے) کہ راہ خدا میں ثابت قدم "رہنے سے مراد حاصل ہوتی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْمَقَامَۃِ وَالْکَرَامَۃِ۔

ثبات قدم بلند مقامات (پر پہنچنے) اور کرامت (حاصل کرنے) سے بلند درجہ ہے۔

خلقت کی نظر کرامت (حاصل ہونے پر ہوتی) ہے۔ اور اس سے فقر محمدی دور ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہُ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ بَیْعَ الْخَلْقِ۔

جس نے خدا کو پہچان لیا اسے خلقت سے کوئی لذت و دلچسپی نہیں رہتی۔ بیت

ناتوانی خویش را از خلق پوش

عارفان کے پسندند ایں خود فروش

جہاں تک تجھ سے ہو سکے اپنے آپ کو خلقت سے الگ رکھ۔ خلقت سے صحبت رکھنا خود فروشی ہے جو عارفوں کو پسند نہیں۔

مشائخ کے سردار شاہ محی الدین (سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ) نے جن کے راز اللہ تعالیٰ پاکیزہ کرے۔ فرمایا۔

اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ۔

جو شخص اللہ سے محبت رکھتا ہے وہ اللہ کے سوا جو بھی ہے اس سے وہ بھاگتا (اور بیزار رہتا) ہے۔

پانچواں حرف ج ہے اس سے مراد جہالت سے نکالنا ہے کیونکہ یہ ابوجہل کی وراثت ہے۔ اور اللہ کا طالب وہ ہے جو اللہ کے جمال کا عاشق ہو۔ رباعی

بے قراری عشق بے مسکین
غیر مردن بنا شدش تسکین
بلکہ آنانکہ مست ایں جام اند
چوں بمیرند ہم نیارامند

خداوند لامکان کا جو عاشق ہوتا ہے۔ اس کی بے قراری موت ہی سے تسکین پاتی ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ جو عشق الٰہی کی شراب سے سرمست ہیں۔ انہیں تو مر کر بھی چین نہیں آتا۔

(یعنی اللہ کے عاشق زندگی میں اور موت پانے کے بعد بھی اس کے عشق میں سرشار رہتے ہیں)۔ یہ عاشقوں اور مجذوبوں کے درجے ہیں۔ اور جذب دو قسم کا ہے جمالی جذب اور جلالی جذب۔

جذب جمالی جمعیت بخشتا ہے اور جذب جلالی بے قراری عطا کرتا

ہے۔ اور اس مقام میں صاحب ظاہر و باطن فقیر کا غضب اللہ کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ بے رنج (عطا شدہ) دوسرا غم (دیکھے) بغیر تیسرا وہ ملک کا صاحب اختیار بے پرواہ مالک ہے۔

وہ فقیر جو غرق رنج و غم اور محتاج ہے۔ ابھی فقر بے قراری میں ہے نہ کہ اختیاری میں۔ فقیر خاکساری ہے نہ کہ محبت' تکلیف میں ہے نہ کہ محبت میں۔

چھٹا حرف ح (کی تاثیر یہ ہے کہ) حرص کو ترک اور حیرت اختیار کرا دیتا ہے۔ اللہ کی معرفت کیا ہے؟ حیرت۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ تَحَیُّرًا۔ یا اللہ میری حیرت میں ترقی دے۔ یہ حیرت خدا کی حضوری سے ہے۔

جب تو کسی وقت فقیر کو دیکھے کہ وہ عبادت اور محنت بہت کرتا ہے۔ اور بڑی عزت و مرتبہ کا مالک ہے تو جان لے کہ وہ گمراہی کے جنگل میں پڑا ہے اور باطن کی راہ سے بے خبر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سلم نے فرمایا لَا یَشْغَلُھُمْ شَیْءٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ طَرْفَۃَ الْعَیْنِ۔ (صاحب ذکر و فکر فقیروں کو) کوئی شے اللہ کے ذکر سے لمحہ بھر کے لئے بھی غافل نہیں کر سکتی۔ اس سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب اصحاب صفہ اور بدری صحابہ آٹے کو پانی میں گھول کر پی لیتے تھے تاکہ اللہ کے نام اور ذکر سے غافل نہ ہوں۔ اور کھانے پینے کی فکر میں نہ لگ جائیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اَلذِّکْرُ بِلَا فِکْرٍ ھُوَ کَصَوْتِ الْکَلْبِ۔ بغیر فکر کے ذکر کتے کی آواز کی طرح ہے۔ انسان فکر سے وصال کے

مرتبے حاصل کرتا ہے۔

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُو اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ۔

جب تم فرض نماز ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے۔

ساتواں حرف خ ہے (اس کے ذکر سے) وجود میں خوئے خودی زائل ہو جاتی ہے۔

اللہ کا عارف بھنگوڑے سے لے کر قرب کے ساتھ محو رہتا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے با لتحقیق اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔

جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا گویا اس نے بدی کی طرف لے جانے والے نفس سے قطع تعلق کر لیا۔ اس کے بعد اللہ کا عارف فنافی اللہ کے مرتبہ کو پہنچتا ہے۔ اور ذات باری تعالیٰ میں فنا ہو جانے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ذکر میں فنا ہو جانا اور دوسرا فکر میں

غرق بہ مذکور کیا ہے؟ وصال حضور کے قرب میں غرق ہونا اور فنافی اللہ ہونا کیا ہے؟

اللہ کے ساتھ بقا حاصل کرنا۔ مگر خاص انتہائی فنا یہ ہے کہ نفس شیطان سے کنارہ کش ہو۔ اور اس کے وجود میں غیر (کا دخل) نہ ہے۔ مرتبہ غریبی (حاصل ہونا) اسی کو کہتے ہیں۔ اَلْجَذْبُ مِنْ جَذْبِ اللّٰہِ تَعَالٰی نُوْرُ الثَّقَلَیْنِ۔ فقیر درویش لشکر کا مالک ہے۔ کس لشکر کا؟ اللہ کے لشکر

میں سے ایک لشکر کا۔ جو دونوں جہان کا نور ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ وَمَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَنَافِی الشَّیْخِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَنَا فِی اللّٰہِ۔

جس شخص نے اپنے نفس کو فنا کر کے پہچانا بالتحقیق اس نے بقا کے ساتھ اپنے رب کو پہچانا اور جس نے اپنے نفس کو فنافی الشیخ ہو کر پہچانا تو اس نے اپنے رب کو فنافی اللہ ہو کر شناخت کیا۔

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ پس اس مقام پر پہنچ کر منہ دکھائے۔ جو کچھ دنیا جہان میں ہے سب فنافی اللہ ہونے والا ہے۔ اور اللہ بزرگی اور کرامت والا اللہ ہی باقی رہنے والا ہے۔

اَوَّلُ فَنَافِی الشَّیْخِ بَعْدَہٗ فَنَا فِی اللّٰہِ۔ اَلشَّیْخُ یُحْیِی الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ۔

(فقیر کی) پہلی منزل یہ ہے کہ فنافی الشیخ ہو اور پھر فنافی اللہ۔ مرشد دل کو زندہ کرتا ہے۔ اور نفس کو مارتا ہے۔ اور فنافی اللہ کے معنی یہی ہیں۔ بیت

چناں کن جسم را در اسم پنہاں
کہ می گردد الف بسم پنہاں

جسم کو (اللہ کے) نام میں ایسا چھپا دے۔ جیسا کہ الف بسم میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔ (دراصل لفظ 'بسم' باسم ہے)

جو شخص ہمیشہ اللہ کی ذات میں غرق ہے۔ دونوں جہاں اس کے حکم کو ماننے والے ہیں۔ جب اللہ کا عارف اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ

بالکل حق کہتا ہے۔ حق سنتا ہے۔ اور حق دیکھتا ہے اور محبت سے حق کی پرستش کرتا۔ وہ بظاہر ہشیار اور باطن میں مست ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ۔

ہر برتن میں جو کچھ ہوتا ہے وہی اس سے ٹپکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

اَلشَّرَفُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبِ لَا بِالْاَصْلِ وَالنَّسَبِ۔

بزرگی علم سے اور ادب سے (حاصل ہوتی) ہے نہ کہ اصل اور نسب سے

جو بات ظاہر سامنے ہو اس کے بیان کرنے کی ضرورت کیا۔ آنحضرت نے بھی فرمایا اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ۔ وہی اب ظاہر ہوا جیسا کہ پہلے تھا (ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ یا اللہ) تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ تو ہی جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ نفس پرست تو ہر کوئی ہے اور خدا پرست کوئی کوئی۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ جس کا اللہ مالک ہے اس کے لئے سب کچھ ہے۔

جو کوئی کل کے مراتب پر فائز ہوا۔ اس نے ہمیشگی پر نظر کر کے چیز کی طرف دھیان نہ کیا (یعنی نہیں کرتا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ وَالْمَوْلٰی لِیْ۔ لوگو دنیا تمہارے لئے ہے۔ اور عقبیٰ بھی تمہارے لئے اور میرے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ نیز فرمایا۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْعُبُوْدِیَّتِہٖ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالرُّبُوْبِیَّتِہٖ اَیْ مَنْ عَرَفَ

نَفْسَہٗ بِالْعِجْزِ وَالْاِفْتِقَارِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْقُرْبِ وَالْقَدْرِ وَالْاِفْتِخَارِ۔

جس نے اپنے نفس کو بندہ ہو کر پہچانا اس نے اپنے پروردگار کو اس کی (اللہ) کی بندہ پروری سے شناخت کیا۔ یعنی جس نے اپنے نفس کو اپنی عاجزی اور فقیری سے پہچانا تو تحقیق اس نے رب کو قرب سے اور قدر سے اور فخر سے پہچانا۔

اللہ کا طالب نام سے نام والے تک پہنچ جاتا ہے۔ اور معمے کی جگہ کشف کر لیتا ہے۔ اور وسیلہ نجات کیا ہے؟ معمات کے کاشف کی ذات میں فنا۔ صاحب نزحت الارواح قال کے مقام میں تھا نہ کہ فنافی اللہ کے مقام میں غرق (جیسا کہ) تو کہتا ہے کہ (اس مقام میں) تھا۔

یہ راستہ یگانگی سے تعلق رکھتا ہے۔ نہ باتوں سے جو سراسر بیگانی ہیں۔ یہ تذکرہ خدا کا ہے۔ میرے نزدیک اولیاء کا تذکرہ محنت و مشقت حرص کے سر کے ساتھ ہے۔ تذکرہ خدا اور تذکرہ اولیا کے درمیان فرق ہے۔ خدا کا ذکرہ غیر مخلوق اور اولیاء کا تذکرہ مخلوق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ۔

ایسے کاموں میں مخلوق کی فرمانبرداری جن میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہے جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے (قرآن شریف) میں فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

اللہ نہیں بخشتا اسے جو اس سے شرک کرتا ہے اور بخشتا ہے سوا

اس کے جس کو چاہتا ہے۔ تحقیق شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلشِّرْکُ عَلٰی اَرْبَعَۃِ اَقْسَامٍ اَلسَّجْدَۃُ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَالنَّذْرُ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَالذَّبْحُ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَالْیَمِیْنُ لِغَیْرِ اللّٰہِ۔

شرک کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا۔ (۲) اللہ کے سوا کسی اور کی نذر ماننا۔ (۳) اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ (۴) اور اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

قُلُوْبُ بَنِیْ اٰدَمَ کُلُّھَا بَیْنَ اُصْبُعَیْنِ الرَّحْمٰنِ۔ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُقَلِّبُ کَیْفَ یَشَآءُ۔

تمام اولاد آدم کے دل خدا کی دو انگلیوں کے قابو میں ہیں۔ ایک دل کی طرح وہ انہیں موڑتا ہے۔ جس طرح کہ چاہے۔

یعنی مسلمان کا دل خدا کی قدرت کی دو انگلیوں میں ہے۔ ایک انگلی جلالی ہے۔ دوسری جمالی' فقری کو جلال پیدا ہو تو اس سے حیرانگی' افسوس' جذبہ' طول الکلامی' ظاہری اور باطنی سیرو سفر دائمی حاصل ہوتا ہے۔

اور فقیر کو جو جمال پیدا ہو اس سے جمعیت ذوق شوق اور اخلاص ملتا ہے۔ اس فقیر کو جلالی اور جمالی سے دو حالتیں ہیں۔

یعنی دل میں جو حالت قبض (بندش) اور حالت بسط (کشادگی) اور اللہ کا عارف مست الست ہے (یعنی روز میثاق سے) اور وہ دائمی فنافی اللہ ہے۔ وہ جلالی و جمالی اور قبض و بسط سے کچھ تعلق نہیں

رکھتا۔

کیونکہ وہ غرق حضور دل ہے۔ اور اس کا وجود سراپا نور ہے۔ دنیا سے بے فکر ہے' نہ اسے خوف ہے نہ امید' وہ واصل بحق ہو گیا ہے۔ اسے فقیر مطلق کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ۔

"جب فقر کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے۔"

اس جگہ فقر دو طریق پر ہو گیا ہے۔ آدھا فقر یہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبّ۔

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی ایسے فقر سے جو مکب (منہ کے بل گرانے والا) ہو۔

اور آدھا فکر یہ ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم سب فقیر ہو۔ اور فقر یہ بھی ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے۔ کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ۔

ہر چیز اپنے اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

اور فقیر کی اصل نور محمدی ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو کوئی اپنے اصل کو پہچانتا ہے وہ نور محمدیؐ میں فنا ہو جاتا ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نور خدا کے نور سے ہے۔ اور آخر نور محمدی ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

درمیانہ درجہ فنافی الشیخ کا ہے اور یہی ازل کا شروع ہے اور ابد کی انتہا اور درمیان دنیا ہے۔ درویش کس کو کہتے ہیں۔ درویش وہ ہے جس کے مطالعہ میں لوح محفوظ ہو ظاہر و باطن اس کے مطالعہ میں ہو۔ اور آدمیوں کا ہر مطلب لوح محفوظ سے پڑھے۔ ان مرتبوں کے حصول کی بنا پر اسے نجومی فقیر کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ کیا ہوا؟ لوح محفوظ کے درجوں کا سیر آشنا۔ نہ کہ عین ذات اللہ کا واقف۔ فقراسے کہتے ہیں۔ جو توحید الٰہی میں ایسا غرق ہو جیسے کہ بلبلا پانی میں غرق ہوتا ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ۔

جس نے اللہ کو پہچانا اس سے کوئی زمنی و آسمانی شے مخفی نہیں رہتی۔

اللہ کا عارف کوئی ناواقف نہیں ہے۔ اور عارفوں کی چار قسمیں ہیں۔ اور وہ چار ولایتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک عارف اللہ کا سایہ ہے۔ اور دوسرا طبقوں کا عارف اہل اللہ ہے۔ تیسرا عقبیٰ کا عارف علماء عامل ہے اور چوتھا مولیٰ کا عارف ولی اللہ ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔

اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔ ان کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔ یہ مرتبے فنافی اللہ فقیر کے ہیں۔ جو حضوری اور صاحب تصرف ہے۔ جس کا اس مقام میں ظاہری جثہ دکھائی دیتا ہے۔ اور اس کا باطنی جثہ خدا کی ذات میں فنا ہے۔ اور پارے کی طرح اس

کے ایک جثے سے ہزار جثے نمودار ہوتے ہیں۔

حدیث شریف۔ مُوْتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوا

تم مرنے سے پہلے مر جاوَ۔ اور یہی سچا طالب ہے۔ مرشد کے پاس طالب ایسا ہوتا ہے جیسا نہلانے والے کے ہاتھ میں میت۔ طالب خاص، عاشق کو کہتے ہیں۔ اور عاشق کو بدن اور بندگی سے کچھ واسطہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ بندگی ناسوت کا مقام ہے۔ اس فقر میں عارف کا کھانا پینا ایک ہے۔ سونا اور جاگنا ایک ہے۔ مستی ہشیاری ایک ہے۔چپ رہنا اور بات کرنا ایک ہے۔ حنانچہ باطن ان کا بھرپور ہے۔ اور ان کا کھانا نور ہے۔ اور ان کا دل بیت المعمور ہے۔ اور ان کا سونا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات ہے۔ سن لے اے زاہد بہشت کے مزدور اپنے چلے اور محنت پر مغرور۔ بیت

می نترسند عاشقاں دائم ۔۔۔ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ

عاشق لوگ ابد تک نہیں ڈرتے۔ اور ملامت کرنے والے کی ملامت سے ہراساں نہیں ہوتے۔

الغرض بندے اور خدا میں کوئی دیوار حائل نہیں ہے۔ (یعنی "دیوار ہم گوش دارد" کا کچھ خطرہ نہیں ہے) تو خود ہی بڑا پردہ ہے۔ مراد شاہ کا انہی معنوں میں ایک شعر ہے۔

بر زبان اللہ در دل گاوٗ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

زبان پر اللہ اللہ ہونا اور دل میں گدھے گائے کا خیال رکھنا بے اثر ورد ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ۔

تحقیق اللہ تمہاری شکلوں اور عملوں کو نہیں دیکھتا (بلکہ) تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے۔ بیت

طالباں در طلب عز و جاہ ومال
باز دارد حق تعالیٰ از وصال

عز و جاہ و مال کے طالبوں کو اللہ تعالیٰ اپنے وصال سے محروم رکھتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرِ۔ علم ایک بڑا بھاری پردہ ہے۔ شیطان کی آنکھوں پر علم ہی کا پردہ پڑا تھا۔ وہ علم علم نہیں جو دنیا کی حرص مٹا کر آخرت کا خوف پیدا نہ کرے۔ اور غفلت سے الگ کر کے ہشیاری' خدا ترسی اور شب بیداری کی طرف راغب نہ کرے۔ اور حرام و حلال کے درمیان فرق نہ بتائے۔ بلکہ رشوت خوری' ریاکاری اور جھوٹ بولنے پر اکسائے۔ اور اپنی جان کے ساتھ بھی انصاف نہ کرے۔ اور احکام دین کو بھلا دے۔ اور دنیا (روپیہ پیسہ) اکٹھا کرنے میں کوشاں رہے۔ (وہ علم علم نہیں) بلکہ علم وہ ہے جو معلوم (عالم الغیب و الشہادۃ) تک پہنچے۔ جب تجھے علم حاصل ہو گیا ہے۔ تو خدا سے ڈر اور تقویٰ اختیار کر ورنہ تو چور ہو گا۔ دین کا لٹیرا اور حیلہ باز۔ بیت

علم کز تو ترا نہ بستاند

جہل زاں علم بہ بود بسیار

علم جو تیری بری خصلتوں کو تجھ سے الگ نہیں کر سکتا۔ اس علم سے جہالت بہت اچھی ہے۔

جان لینا چاہئے کہ علم دو قسم کا ہے۔ ایک تکبر اور ہوائے نفسانی پیدا کرنے والا علم۔ یہ علم شیطانی ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے۔

مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِہٖ ذَرَّۃٌ مِّنْ تَکَبُّرٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ۔

جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر و غرور ہو گا۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

دوسرا علم رحمانی ہے جو دل میں رحم پیدا کرتا ہے۔ اور عالم باعمل بناتا ہے۔ اور دین میں استقلال بخشتا ہے۔ بیت

از ہر حدیثے آیتے تو بشنوی

مرد عارف آں بود بر دیں قوی

ہر آیت و حدیث جو تو سنے یہی سبق ملتا ہے کہ جو دین میں پختہ کار ہو وہی عارف ہے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ علم ادب سے تعلق رکھتا ہے اور فقر امر سے۔ عالم بیشک دین کے دیئے ہیں وہ علماء نہیں جو کمینی دنیا کے طالب ہیں اگرچہ عالم چراغ روشن ہے۔ لیکن فقیر دین کا سورج ہے۔ چراغ سورج کے سامنے بے نور ہوتا ہے۔ اور دنیا سورج کے فیض سے پر ہوتی ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ۔ حکم ماننا ادب سے مقدم ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ۔
اللہ تعالیٰ ہر امر پر غالب ہے۔ عارف جو بے علم ہو اندھا ہے۔ اور عالم جسے معرفت نہ ہو کسی سبب بھی حق کو نہیں پہچانتا۔ نہ علماء سے عامل نکلتا ہے اور نہ فقراء سے کامل' علم فقر کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِکَثْرَۃِ الْمَالِ مَاتَ جَاھِلًا وَمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْحُجَّتِہٖ مَاتَ مُنَافِقًا فَمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْمُقَالَاتِ مَاتَ عَاصِیًا وَّمَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْکِبَرِ مَاتَ زِنْدِیْقًا وَّ مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلْعَمَلِ الصَّالِحِ مَاتَ مُؤْمِنًا مُّخْلِصًا۔
جس شخص نے علم مال جمع کرنے کے لئے حاصل کیا وہ جاہل کی موت مرا۔ اور جس نے حجت بازی کے لئے علم سیکھا' وہ منافق مرا۔ اور جس نے علم گفتگو اور جھگڑے کے لئے حاصل کیا وہ گنہگار مرا۔ اور جس نے علم بڑائی کے لئے سیکھا وہ زندیق ہو کر مرا۔ اور جس نے علم نیک عمل کرنے کے لئے پڑھا' وہ مخلص مومن کی موت مرا۔
فرمایا حضور علیہ السلام نے
اَلْعُلَمَآءُ اُمَنَآءُ الرَّسُوْلِ مَالَمْ یُخَالِطُوْ بِالْمُلُوْکِ وَالْاَغْنِیَاءِ فَاِذَا خَالَطُوْھُمْ فَاحْذَرُوْھُمْ لِاَنَّھُمْ لُصُوْصُ الدِّیْنِ وَقُطَّاعُ الطَّرِیْقِ۔
عالم رسول کے امین ہوتے ہیں۔ جب تک وہ بادشاہوں اور دولتمندوں سے اختلاط پیدا نہ کریں۔ اور جب ان میں خلط ملط ہو

جائیں تو ان سے بچو کیونکہ وہ دین کے لٹیرے اور رہزن ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ

آدم کو نام سکھائے گئے۔ اس سے اللہ کے ناموں کا علم واضح ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَعَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ

انسان کو وہ علم سکھایا گیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

نیز فرمایا۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ

خدائے رحمان نے قرآن کی تعلیم دی۔ اس علم سے بھی اللہ کے ناموں کی وضاحت ہوتی ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ

ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ نیز فرمایا

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

جس نے ذرہ بھر بھی نیکی کی ہو گی وہ اس کا بدلہ پائے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہو گی وہ بھی اس کا خمیازہ اٹھائے گا۔ نیز فرمایا۔

لَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ

جو کچھ بھی خشک اور تر موجود ہے۔ وہ سب روشن کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اِنَّ الْقُرْاٰنَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلَائِقِ۔ قرآن مجید خلقت پر اللہ تعالیٰ کی دلیل و برہان ہے۔

اور مصنف (سلطان باھو) کہتا ہے کہ میری دلیل قرآن ہے۔ اور کافروں اور جاہلوں کا رہنما شیطان ہے۔ بیت

چرا در زندگی اے دل نکوشی
چرا زیں شربت شیریں نہ نوشی
دلے زندہ کے ہرگز نمیرد
دلے بیدار شد۔ خوابش نگیرد

اے دل جیتے جی تو کیوں کوشش کرکے اس میٹھے شربت (قرآن شریف) سے کام نہیں لیتا۔ جو دل قرآن شریف کے مطالعہ سے زندہ ہوا وہ ہرگز نہیں مرتا۔ اسی طرح جو اس سے بیدار ہوا اس پر نیند غلبہ نہیں کرتی۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ۔ عِلْمُ الْمُعَامِلَتِہٖ وَعِلْمُ الْمُکَاشِفَتِہٖ وَکُشْفُ الْقُلُوْبِ وَ کَشْفُ الْقُبُوْرِ۔

علم دو قسم کے ہیں ایک علم معاملہ (کاروبار کا) اور دوسرا علم مکاشفہ (کشف اسرار کا) اور دلوں کے بھید پانے کا اور قبر والوں کے حالات معلوم کرنے کا۔ یہ مکاشفات بھی اسرار الٰہی کے نور کی ذرا سی جھلک کا کرشمہ ہے۔

اے فقیر اگر تجھے یہ مکاشفات معلوم ہو جائیں تو مغرور نہ ہو۔ رموز الٰہی میں ...... مشغولیت کا شوق اس سے آگے ہے۔ جو خلقت سے کیا اپنے آپ سے بھی انسان کو الگ کر دیتا ہے۔ بیت

ہر کہ باشد پسند خالق پاک

گر نباشد پسند خلق چہ باک

جو شخص خالق کا مقبول ہو جائے تو اسے کیا خوف ہے کہ خلق اسے پسند نہ کرے۔

دل حرف ن کی طرح ہے۔ اور قلم ہے اور جو کچھ مسطور ہے۔ زمین اور آسمان اور چودہ طبق ن کے ایک نقطہ میں مستور ہیں۔ یہ یکی واقفان اسرار ہی کو بتائی گئی ہیں۔ دل خدائی بھیدوں کا خزانہ ہے۔

بیت

زمین و آسمان و عرش و کرسی
ہم در تست پیدا از کہ پرسی

اے فقیر تو اوروں سے کیا پوچھتا ہے۔ زمین و آسمان اور عرش و کرسی تو خود تجھ میں موجود ہیں۔ تو جو کچھ چاہتا ہے۔ اپنے دل سے مانگ۔ ہاں (اس کے لئے) دل چاہئے۔ (معرفت الٰہی سے سرشار) نہ کہ مٹی کی مٹھی (دل) قلب (دل) چاہئے نہ کہ کلب (کتا) دل سے تو بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کا پتہ چلتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ۔
ان کے دلوں میں ایمان لکھا گیا۔ (معمور کر دیا گیا)

نیز فرمایا۔ مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ اُدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ
جو شخص اللہ کے پاس سلامتی والا دل لے کر آیا وہ دار السلام میں داخل ہو گا۔ یہی وہ دل ہے جو حق کو تسلیم کرتا ہے۔ (اور کہتا ہے)

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یا اللہ ہمیں سیدھی راہ دکھا۔ ابیات

کعبہ را در دل بہ بینم جاں کنم بروے فدا
در مدینہ دائما ہم مجلسم با مصطفیٰؐ
خلق مارا خویش داند من بباطن با رسولؐ
عارفاں راہ این است بشنو اے اہل الوصول

میں اپنے دل میں کعبہ کو دیکھتا اور اس پر جان قربان کرتا ہوں۔ میں مدینہ طیبہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ہم نشینی کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ خلقت مجھے اپنے پاس دیکھتی ہے مگر میں باطن میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس ہوتا ہوں۔ عارفوں کا یہی طریقہ ہے۔ اے وصل چاہنے والے۔

دینداری اختیار کر۔ معرفت حق کا پیالہ نوش جان کر۔ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے' اسے دل کے کانوں سے سن فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (اللہ کی طرف بھاگو) کو تو نے فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰهِ "بھاگ جاؤ اللہ سے" اختیار کرنا سیکھا۔ اور حکم الٰہی کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ (تم نیکی تک اسی وقت پہنچو گے جب اپنی پیاری شے (اللہ کی راہ میں) خرچ بہرہ کر دو گے) کی لذت سے بہرہ اور باری تعالیٰ کے اس اعلان کا رشتہ کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ۔ "ہم شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں" گلے میں نہیں ڈالا۔ اور اس امر کا بھی خیال نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔

"تم اپنی جانوں پر غور کر کے نہیں دیکھتے۔" کہ یہ کس کی عطا ہیں۔ اور خالق و رازق کی تجلیوں کا مشاہدہ نہیں کرتے۔ "كُلُوْا وَاشْرَبُوْا" صرف "کھانے پینے" کے پیچھے لگے ہو۔ بیت

تاگلو پر مشو کہ دیگ نہ
آب چنداں مخور کہ ریگ نہ

تو دیگ نہیں ہے کہ کھا کھا کر گلے تک ٹھونس لے اور نہ ہی ریت ہے کہ جتنا جی چاہے پانی پی لے۔

دنیا میں انسانی وجود چند لذتیں رکھتا ہے۔

ایک لذت کھانے کی، دوسری عورت سے مباشرت کی، تیسری لذت حکم بننے کی، چوتھی لذت حاکم بننے کی۔ یہ چاروں لذتیں برابر ہیں۔

پانچویں لذت اللہ سے مشغول اور اس سے واصل ہونے کی۔ جب یہ لذت وجود پذیر ہوتی ہے تو پہلی چاروں لذتیں اس طرح جاتی رہتی ہیں جس طرح بیمار سے لذت طعام۔

یہ چاروں لذتیں نفس کے ساتھ ہیں۔ ہر لذت اسلام کی خوشی اختیار کرے (یعنی خدا کا شکر ادا کیا جائے)۔ مزا تو جب ہے کہ جان لو کہ انسان کے وجود کا دس چیزوں سے تعلق ہے۔

نو چیزیں ایک طرف ہیں اور ایک ایک طرف۔ دو آنکھیں، دو کان، دو پاؤں، دو ہاتھ اور ایک منہ ایک طرف اور ایک پیٹ ایک طرف۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کہ

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔

ظالموں سے میل جول نہ رکھو (اگر رکھو گے) تو تمہیں آگ آ پکڑے گی (یعنی گرفتار عذاب ہو گے)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اَلرُّؤْيَةُ الْوَجْهِ الظَّالِمِ يُسَوِّدُ الْقَلْبَ۔

"ظالم کا منہ دیکھنا دل کو سیاہ کر دیتا ہے۔"

نیز فرمایا۔ اَلصُّحْبَةُ الْغَنِیِّ سَمًّا قَاتِلًا لَا دَوَاءَ لَہٗ۔

دولت مند کی صحبت زہر قاتل ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔

یہ وجود کے بارے میں ہے۔ نہ زر و مال خرچ کرنے کے متعلق۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اپنے پاس کوئی زر و مال نہیں رکھتے تھے۔ (جو کچھ آتا آپ محتاجوں کو دے ڈالتے تھے)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ مفلس آدمی خدا کی امان میں ہے۔ اور دنیا کا طالب برا ظالم' جھوٹا' گنہگار اور بدکار ہے۔ اس پر لعنت ہو۔ دنیا کی عزت اور تعظیم کرنے والا فرعون اور قارون ہے۔ دنیا کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا کہ

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ

دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔

مُلُوْکُ الْجَنَّةِ قَانِتُوْنَ یَوْمًا بِیَوْمٍ۔

کہ جنت کے بادشاہ وہ ہونگے جو دن کا دن میں خرچ کرتے ہیں (یعنی جو آتا ہے اسی دن اللہ کی راہ میں دے ڈالتے ہیں)

لھذا اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا یہ ہے کہ رات کو جو ملے وہ دن کو خرچ کر دے۔ اور جو دن میں دستیاب ہو وہ رات کو اٹھا دے۔ جیسا کہ مکیوں اور مدنیوں کا طریق ہے۔ بیت

مال را کز بہر دین باشد معمور

نعم مال صالح خواندلیش رسولؐ
چیست دنیا از خدا غافل بدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مال اچھا ہے جو دین کی خاطر خرچ کیا جائے۔ دنیا خدا سے غافل ہونے کا نام ہے نہ کہ مال و متاع چاندی سونے اور بیوی بچوں کے پاس ہونے کا۔ اور فقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فخر ہے۔ فقر کو باعث عزت وہی جانتا ہے جو محمدیؐ جماعت سے ہو۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

فقر میرے لئے باعث فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ رباعی

مراز پیر طریقت نصیحتے یاد است
کہ غیر یاد خدا ہرچہ ہست برباد است
دولت بہ سگاں دادند نعمت بخراں
من امن و امانیم تماشہ نگراں

مجھے مرشد کی وصیت یاد ہے کہ خدا کے ذکر کے سوا جو کچھ اور ہے وہ سب ہیچ ہے۔

دولت کتوں کے لئے ہے اور نعمت گدھوں کے لئے۔ میں دولت و انعام سے خالی امن و امان سے بیٹھا ہوا' دولتمندوں کی باہمی مخاصمت کا تماشہ دیکھ رہا ہوں۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

اَلدُّنیَا حَلَالُہَا حِسَابٌ وَّحَرَامُہَا عَذَابٌ وَ شُبہُہَا عِتَابٌ۔

اگر دنیا کا مال حلال کمائی ہے تو اس کا حساب ہو گا اگر حرام ہو گا تو عذاب اور شبہ کی ہے تو عتاب۔ لہٰذا دنیا کا مال جمع کرنا خواہ حلال ہو خواہ حرام ہو دونوں طرح برا ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

لَوْ مُلِئَتِ الدُّنیَا مِنْ طَعَامِ الْحَلَالِ لَا یَاءُ کُلُ الْعَامَّۃُ اِلَّا الْحَرَامُ وَلَوْ مُلِئَتِ الدُّنیَا مِنْ طَعَامِ الْحَرَامِ لَا یَاءُ کُلُ الْخَاصَّۃُ اِلَّا الْحَلَالُ۔

کہ اگر دنیا خوراک حلال سے پر ہو جائے۔ تو بھی عوام الناس حرام ہی کھائیں گے۔ اور اگر دنیا خوراک حرام سے معمور ہو جائے تو خاص آدمی حلال ہی کھائیں گے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ علماء عامل اور فقراء کامل کے گلے میں حرام لقمہ نہیں ڈالتا۔ اور خلقت کی گردن پر علماء کامل اور فقراء کا حق فرض ہے۔ جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

حَقُّ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَرَاءِ عَلٰی سَائِرِ النَّاسِ کَحَقِّ نَبِیٍّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاُمَّۃِ۔

کہ عالموں اور فقیروں کا حق تمام آدمیوں پر اس طرح ہے جیسا کہ نبی کا حق امت پر۔

نیز فرمایا عَلَامَۃُ اَوْلِیَائِیْ فِی الدُّنیَا مَسْجُوْنُوْنَ قَدْ سَجَنُوْا اَنْفُسَہُمْ مِنْ فُضُوْلِ الْکَلَامِ وَبُطُوْنَہُمْ مِنْ فُضُوْلِ الطَّعَامِ۔

دنیا میں میرے اولیاء کا نشان قیدیوں سے ہے۔ بے شک انہوں نے اپنے نفسوں کو فضول کلام سے اور اپنے پیٹوں کو فضول طعام سے روکا ہوا ہے۔ پس جو شخص ان دو خصلتوں کا اپنے آپ کو پابند بنا لیتا

ہے وہ اللہ تعالیٰ کے خاصوں میں شمار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

یَا اَحْمَدُ مُحَبَّتِیْ مَحَبَّتُہُ الْفُقَرَاءِ وَالتَّقَرُّبُ اِلَیْھِمْ قَالَ مَنِ الْفُقَرَاءُ قَالَ الَّذِیْنَ رَضُوْا بِالْقَلِیْلِ وَاصْبِرُوْا عَلَی الْجُوْعِ وَاشْکُرُوْا عَلَی الرَّخَاءِ۔

یا احمدؐ فقراء سے محبت کرنا مجھ سے محبت کرنا ہے اور ان کی نزدیکی (میری نزدیکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا۔ کون سے فقراء فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) جو تھوڑے (طعام) پر راضی ہو جائیں اور بھوک پر صبر کریں۔ (یعنی برداشت کریں) اور آسانی (ملنے) پر شکر کریں۔ یعنی دنیا کم ملنے پر خوش ہوں کہ جتنی ملی ہے گزارے اور ضرورت کے لئے کافی ہے۔ اس لئے کہ دنیا شیطان کی پونجی ہے۔ جو دشمن اس کا غلام' تابع اور فرمانبردار ہو وہ اسی کی قید میں رہتا ہے۔ اور جو شخص شیطانی اسباب کا جویا ہوتا ہے۔ وہ حریص بن جاتا ہے۔ شیطان صبح کے وقت طمع کا نقارہ بجاتا ہے۔ اسے لاحول پڑھ کر بھگانا چاہئے۔ اور حدیث پر عمل کرنا چاہئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْفَقِیْرُ لَا مَانِعٌ وَلَا طَامِعٌ وَلَا جَامِعٌ۔

فقیر وہ ہے کہ جو رزق آئے اسے منع نہ کرے اور (جو نہ آئے اس کا) لالچ نہ کرے اور مال جمع نہ کرے۔ بیت

سہ طلاقش داد دنیا را رسول
ہر کہ دنیا را نگہدارد جہول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو تین طلاقیں دی

ہیں۔ پس دنیا کو جاہل مرد ہی طلب کرتا ہے۔

اے نامرد کوشش کر کہ تو نامردی کی حالت سے گزر جائے۔ اور مرد بن جائے۔

پس مردک کا مرتبہ یہ ہے کہ رات دن مجاہدہ و ریاضت سے اللہ کے دشمنوں یعنی نفس و شیطان سے لڑتا ہے۔ اور غازی مرد کا رتبہ یہ ہے کہ ایک دم میں ماسوئی اللہ کی تلوار سے اغیار کا سر کاٹ دیتا ہے۔ اور پھر جنگ کی پشیمانی سے امن میں ہو جاتا ہے۔ یعنی پختگی حاصل کر لیتا ہے۔ بیت

مرد غازی آں بود مرد خدا
قتل سازد نفس خود را از ہوا

غازی مرد وہ خدا کا مرد ہے جو نفس کو مار کر خواہش کو دور کر دے۔

بموجب فرمان اللہ تعالیٰ کے وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ کہ مجھے یہ توفیق اللہ ہی سے ہے۔ یہ رفاقت اور شفقت کی توفیق مرشد کامل ہی سے عطائے الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اَلرَّفِیْقُ ثُمَّ الطَّرِیْقُ۔ کہ پہلے رفیق (مرشد) ساتھ لو پھر راہ چلو۔ بیت

مرد مرشدی رسد در ہر مقام
مرشد نامرد طالب زر تمام

جو مرشد مرد ہو وہ ہر مقام پر پہنچ کر (مرید کی مدد کرتا ہے) اور نامرد مرشد صرف زر مانگتا ہے۔

دنیا آرام کی جگہ نہیں بلکہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کا مقام ہے۔ اس میں روزے سے رہنا ہی بہتر ہے۔ بیت

باھو شو خاک پائے مصطفیٰ
تا ترا حاصل شود بر عرش جا

اے باہو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں کی خاک بن جا تاکہ تجھے عرش پر جگہ ملے۔ حدیث قدسی

یَا مُحَمَّدُ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَعَابِرِ السَّبِیْلِ وَعِدْ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ۔

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں ایک غریب یا راہ طے کرنے والے مسافر کی طرح گزراں کرو۔ اور اپنے نفس کو قبر والوں میں شمار کرو۔ ابیات

ذکر دنیا سر بسر شیطان سخن
نفس شیطان است دنیا راہزن
دوست دارد درم را دشمن خدا
شرک دنیا کفر و کبر بار یا
اہل دنیا مفلس طالب قلیل
مسکن دنیا است در خانہ بخیل
ہر کہ باایمان رود صد گنج برد
ہر کہ بے ایمان رود مفلس بمرد
برزبانش نام دنیا صد گناہ
عارفاں را ترک دنیا عز و جاہ

دنیا کا ذکر بالکل شیطانی بات ہے۔ نفس شیطان ہے اور دنیا لٹیری۔ روپیہ پیسہ سے دوستی وہی رکھتا ہے جو خدا کا دشمن ہو۔ دنیا سراسر شرک ہے۔ اور ریا کار کفرو غرور میں ہیں۔

دنیادار آدمی مفلس ہے اور گھٹیا سے مال کا طالب ہے۔ دنیا کا مکان بخیل کا گھر ہے۔ جو شخص ایمان دار رہ کر مرا وہ اپنے ساتھ سو خزانے لے گیا۔ اور جو بے ایمان ہو کر دنیا سے گیا وہ ناداری میں مرا وہ زبان سے دنیا دنیا پکارتا ہوا سو گناہ لے کر گیا۔ عارفوں کے لئے دنیا کو ترک کرنا ہی عزت اور مرتبے کا موجب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ۔ اے میرے حبیبؐ بتا دو کہ دنیا کا سرمایہ قلیل ہے۔

اور قلیل حیض کے خون کو کہتے ہیں۔ (ایک عرابی نے حضور سے کہا جیسا کہ اوپر بیان ہے) اے میرے سردار قلیل کے اوپر نہ بیٹھیں۔ روایت ہے کہ ایک دن دنیا کے سردار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک اعرابی کے مہمان ہوئے۔ اور آپ نے بوریے پر بیٹھنا چاہا۔ اور وہ حیض کے خون سے آلودہ تھا۔ اعرابی نے عرض کیا یاسیدی اس بورئے پر تشریف نہ فرمائیں۔ پلید ہے۔ اس پر خون حیض کے قطرے پڑے تھے۔

پس دنیا کی اصل خون حیض ہے۔ دنیا کا طالب وہی ہوتا ہے جو ولد الزنا اور ولدالحیض ہو۔ یعنی بالکل حرامی۔ حرام کی طلب میں لگا ہوا۔ اور فقر محمدیؐ کی اصل پاک فیض ہے۔ اور فقر کی طلب وہی کرتا ہے۔ جو حلال زادہ فیض یافتہ ہو۔ اور ہمیشہ بالکل حلال کی طلب میں

ہو۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والا ہو۔ فرمانبردار ہو۔ لہٰذا اہل فیض اور اہل حیض کی مجلس راس نہیں آتی۔ اور بعض طائفے (گروہ) دنیا میں ریاکار اور خود نما ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔ کہ

طَلَبُ الرِّزْقِ بِالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْتَارِ خَیْرٌ مِّنَ الرِّزْقِ بِالتَّسْبِیْحِ وَالْاَذْکَارِ۔

ساز بجا کر روزی حاصل کرنا (ریاکارانہ) تسبیح گھما کر (دکھاوے کے لئے) ذکر کرکے روزی کمانے سے بہتر ہے۔ رزق اور دنیا خدا سے طلب کرنا سراسر ہوا و ہوس ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ وَّمَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ۔ کہ دنیا اور اور جو کچھ اس میں ہے اللہ کے ذکر کے سوا سب ملعون ہے۔

نیز فرمایا کہ۔ اَلدُّنْیَا سَاعَةٌ فَاجْعَلْهَا طَاعَةً دنیا ایک گھڑی (برابر) ہے اسے عبادت میں گزارو۔

نیز فرمایا۔ اَلدُّنْیَا یَوْمًا فَجَعَلَهَا صَوْمًا۔ اَلدُّنْیَا نَوْمٌ وَّالْعَیْشُ فِیْهَا اِحْتِلَامٌ۔

دنیا ایک دن کے برابر ہے اسے روزہ رکھ کر کاٹو۔ دنیا ایک خواب (نیند) ہے اس میں عیش احتلام کی طرح ہے۔ (کہ نیند میں اس سے لذت محسوس کرتا ہے مگر جب جاگتا ہے تو کپڑوں کی ناپاکی سے دل بے مزہ ہوتا ہے)

حدیث قدسی میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یَا اَحْمَدُ لَا تَزَیَّنْ

نَفْسَکَ بِلِیْنِ اللِّبَاسِ وَطِیْبِ الطَّعَامِ وَلِیْنِ الْوِطَاءِ فَاِنَّ النَّفْسَ مَاوٰی کُلِّ سُوْءٍ

یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (مسلمانوں کو کہہ دیں کہ) اپنے نفس کو نرم لباس سے' لذیذ کھانوں سے' نرم بچھونوں سے آراستہ نہ کریں۔ کیونکہ نفس بدی کی طرف مائل ہوتا ہے۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی دَاوٗدَ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ یَا دَاوٗدُ کَذَبَ مَنِ ادَّعٰی مَحَبَّتِیْ وَاِذَا جَنَّتْ اللَّیْلُ نَامَ عَیْنَاہُ

اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام خلیفتہ اللہ کی طرف وحی کی کہ وہ شخص مجھ سے محبت رکھنے کے دعوئ میں جھوٹا ہے کہ جب رات پڑتی ہے تو (آنکھیں بند کرکے) سوجاتا ہے۔ بیت

خدا بیدار و من درخورد و خوابم
بخواب اندر خدا را کے بیابم

خدا جاگتا ہے اور میں کھا پی کر سو رہا ہوں۔ خواب میں پڑے ہوئے خدا کب ملتا ہے۔

(اے مخاطب) جان لے کہ پہلے پہل دنیا میں جو غفلت گناہگاری اور فتنہ پیدا ہوا ہے۔ وہ محبت دنیا کی وجہ سے ہوا ہے۔ دنیا کو طلب وہی کرتا ہے۔ جو غافل' گناہگار' بدکار فسادی اور بے حیا ہو۔ انسان اور خدا کے درمیان پردہ یہی دنیا ہے۔ جان لے کہ جب کوئی بندہ اللہ کی طرف جھکتا ہے۔ اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں قدم رکھتا ہے اور اپنا نقد و جنس وغیرہ سب کا سب اللہ کی راہ میں خرچ کر

دیتا ہے۔ اور سنت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بجا لاتا ہے اور ناپاک اور پلید دنیا سے نکل کر پاک ہو جاتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔ تو اسی وقت اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور فرشتوں' نبیوں' صوفیوں' ولیوں' درویشوں' فقیروں' غوثوں' قطبوں' ذی مرتبہ مومنوں۔ مسلمانوں کی ارواحوں' اٹھارہ ہزار جہانوں کو فرماتا ہے کہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست میری دوستی کی وجہ سے پلید اور مردار دنیا سے نکل آیا ہے۔

جیساکہ چاہیئے اس کی زیارت کو جاؤ۔ اور اسے شاباش کہو۔ اور وہ لباس جو مثل گودڑی یا کپڑے کے وہ آج پہنے ہے تم بھی وہی لباس پہنو۔ اور خود اللہ پاک کرم و رحم اور رحمت سے فرماتا ہے۔ کہ لبیک یَا اَسْعَدُ عَبْدِیْ ..... اے میرے نیک بندے میں حاضر ہوں جو چاہتا ہے مانگ تاکہ میں تجھے دوں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ وَجَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ عَرَفَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ عَشَقَنِیْ وَمَنْ عَشَقَنِیْ قَتَلْتُہٗ وَمَنْ قَتَلْتُہٗ فَعَلَیَّ لَازِمٌ دِیَتُہٗ وَدِیَتُہٗ اَنَا۔

جو مجھے طلب کرتا ہے پا لیتا ہے۔ اور جو مجھے پا لیتا ہے وہ مجھے پہچان لیتا ہے اور جو پہچان لیتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرا عاشق ہو جاتا ہے۔ اور جو میرا عاشق ہو جاتا ہے میں اسے مار ڈالتا ہوں۔ اس کا خون بہا مجھ پر لازم آ جاتا ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں۔ فرد

دلق فقرے بہ ہیچ کس ندیم
تاکہ نامم باولیا ببرند

میں فقر کی گودڑی کسی کو نہیں دیتا تاکہ میرا نام اولیاء کے ساتھ لیں۔ جو شخص مولیٰ کی طلب میں بحالت فقر مرے وہ بے شک و شبہ شہادت کا درجہ حاصل کرتا ہے اور واصل بحق ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ حَفَظَ لِسَانَهُ مِنْ غَيْرِيْ اَكْرَمْتُهُ بِذِكْرِيْ وَمَنْ حَفِظَ بَصَرَهُ مِنْ غَيْرِيْ اَكْرَمْتُهُ بِعَيْنِيْ وَمَنْ حَفَظَ خَلْقَتَهُ مِنَ الْخَلَائِقِ اَكْرَمْتُهُ بِحِكْمَتِيْ وَمَنْ حَفِظَ قَلْبَهُ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا اَكْرَمْتُهُ بِنَظْرِيْ وَ ذِكْرِيْ وَمَنْ حَفِظَ نَفْسَهُ عَلَى الصَّبْرِ اَكْرَمْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اور جس نے میرے سوا اور چھوڑ کر میرا ہی ذکر کیا۔ میں اسے اپنے ذکر کے سبب بزرگی دوں گا۔ اور جس نے میرے غیر سے اپنی آنکھ کو محفوظ رکھا میں اسے اپنی آنکھ میں بزرگ رکھوں گا۔ اور جو اپنے وجود کو خلقت میں محفوظ رکھے گا میں اسے اپنی حکمت سے سرفراز کروں گا۔ اور جس نے اپنے دل کو دنیا کی محبت سے بچائے رکھا۔ میں اسے اپنی نگاہ اور یاد میں بلند رکھوں گا۔ اور جس نے اپنے نفس کی صبر کے ساتھ حفاظت کی میں اسے قیامت کے دن معزز کروں گا۔

تجھے یہ فکر کرنا چاہئے کہ تو دونوں جہان کے تفکر سے دست بردار ہو جائے' اور مولیٰ پر ہی نگاہ رکھے۔ اور فنافی اللہ ہو جائے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

اَلتَّفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ۔

(ذات الٰہی) میں ایک گھڑی کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے

بہتر ہے۔ یہ حدیث اس فقیر سے بھی متعلق ہے جو دنیا کو ترک کر کے نفسانی خواہش سے الگ ہو گیا ہو۔ بیت

سرز ہوا تا فتن سروری است
ترک ہوا قوت پیغمبری است
دنیا را بگذار از بہر خدا
تا ترا حاصل شود فقر و رضا

ہوا و ہوس کی طرف سے سر پھر لینے سے سرداری حاصل ہوتی ہے۔ خواہش کو ترک کر دینا پیغمبری قوت ہے۔ خدا کے لئے دنیا کو چھوڑ دے تاکہ تجھے فقر اور رضا حاصل ہو۔

دنیادار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے محروم اور بے نصیب ہیں۔

اللہ کے نبی کو دنیا سے بدبو آتی ہے۔ اور وہ اس مردار سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح لوگ بدبودار مردار سے بھاگتے ہیں۔

اہل دنیا مجلس محمدی لی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخلہ نہیں پا سکتا۔ خواہ خلقت کی نظروں میں اس کا مرتبہ غوث و قطب کا ہی کیوں نہ ہو۔ بیت

پیغمبری پیام را فہمیدم
من گفتہ سر امام را فہمیدم

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو سمجھ لیا ہے۔ اور ہر امام کے ارشاد سے بھی آگاہ ہو گیا ہوں۔

دوسراباب

دل کے ذکر میں جو مردار کے طالب کتوں کو جھوٹا کرنے والا ہے

بیت

دل یکے خانہ است ربانی
خانہ دیو راچہ دل خوانی

دل خدا کا گھر ہے تو شیطان کے گھر کو کیوں دل کہتا ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَاجَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ
اللہ تعالیٰ نے کسی کے وجود میں دو دل نہیں بنائے۔ بیت

دل خانہ اعظم است بکن خالی ازبتاں
بیت المقدس است مکن جائے بتگراں

دل ایک بڑا عظیم مکان ہے اسے بتوں سے خالی رکھ۔ یہ بیت المقدس ہے۔ اسے بت بنانے والوں کا گھر نہ بننے دے۔
یہ بزرگ آیت اہل دل کے بارے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنَاکَ عَنْھُمْ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوَاہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا۔

صابر بنا اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو رات دن یاد کرتے ہیں۔ اور اسی کی رضا کے طالب ہیں۔ اور ان کی طرف

آنکھ نہ اٹھا جو دنیا کی زندگی کی زینت کے طلبگار ہیں۔ اور نہ کہا مان اس کا جس کا دل ہماری یاد سے غافل ہے۔ اور جو اپنی خواہش کے تابع ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا۔

اور یاد کر نام اللہ تعالیٰ کا اور جھک جا اس کی طرف جیسا کہ جھکنے کا حق ہے۔

بعض اہل طریقت جو احمق ہیں وہ کہتے ہیں کہ نفلی روزہ رکھنا روٹی کی بچت ہے۔ اور نفلی نماز پڑھنا بیوہ عورتوں کا کام ہے۔ اور حج کرنا دنیا کی سیر کرنا ہے اور دل ہاتھ میں لینا مردوں کا کام ہے۔

مصنف علیہ الرحمتہ کا جواب۔

معلوم ہوا کہ حقیقت ان کی پریشان ہے۔ بدمذہب ہیں۔ وہ دل سے بےخبر ہیں۔ شرمندہ منہ۔ دل مٹھی میں لانا مشکل کام ہے۔ اور نفلی نماز پڑھنا رحمٰن کی خوشنودی ہے۔ اور نفلی روزہ رکھنا جان کی پاکیزگی ہے۔ اور حج کو جانا ایمان کی سلامتی ہے۔ پس جو کوئی رحمان کی عبادت سے دور ہوا وہ شیطان ہے۔ بلکہ دل ہاتھ میں لینا ناپختہ کاروں کا کام ہے۔ خدا کو دیکھنا اور پہچاننا تماموں کا کام ہے۔ اپنی بشریت سے باہر آنا اور اپنے آپ سے فانی ہونا اور خاص ہو جانا۔ خدا کی وحدانیت میں غرق ہونا اور اللہ کے ساتھ باقی ہونا مردوں کے کام ہیں۔

اہل دل کی توجہ نظر پانچ قسم کی ہے۔ ایک سورج کی طرح جس سے اللہ کے طالب کا دل روشن اور فیض یاب ہو جاتا ہے۔ اور دوسری قسم چاند کی طرح ہے۔ جس سے دل منور اور نور الٰہی ہو جاتا

ہے۔ تیسری قسم دیئے کی طرح ہے کہ مستی کی سیاہی اس کے وجود سے دور ہو جاتی ہے۔ اور چوتھی قسم آگ کی مانند ہے۔ جس میں ماسویٰ اللہ سب کچھ جل جاتا ہے۔ پانچویں قسم مثل دریا کے ہے۔ جس سے دل اللہ کے ذکر سے جاری ہو جاتا ہے۔

مدعا یہ ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ۔ کیا نہیں انشراح صدر کیا آپ کا۔ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ میں (اللہ) نے آپ کا سینہ کھولا۔ اور اس سے ہر قسم کی میل کچیل صاف کی۔ تاکہ وہ بالکل پاک و صاف ہو جائے۔ اور نفس مر جائے اور دل ذاکر اور نفس جاری ہو جائے۔

یہ بات جان لو کہ جو لوگ اکثر حبس دم (سانس بند) کرتے ہیں اور دل کے ہلنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دل کا ذکر جنبن دل سے ہے۔ یہ طریقہ زندیقوں کا ہے۔ اور کافروں کی فضول رسم ہے۔ جو زنار (جینو) پہننے والے دونوں جہان میں خوار۔ تیلی کے بیل کی طرح چکر میں ہیں۔ توحید الٰہی سے بے خبر پریشان حال۔ ان پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اس طریقہ سے بے راز ہونا اور ہزار بار استغفار پڑھنا چاہئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دل کو سمندر فرمایا ہے۔ جس وقت دل دریا کی طرح جاری ہوتا ہے تو اسے ہلنے اور بند ہونے کی ضرورت نہیں رہتی کہ اس کا وجود سر سے لے کر پاؤں تک نور بن جاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ یہ ذکر طریق نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب سے بہتر ہے۔ اور ہر ایک

مذہب والے کو حاصل نہیں۔ دل کے ذاکر خدا کی یاد میں ایسے غرق اور مراقبہ میں ایسا سر جھکائے اور بے جان سے ہوتے ہیں گویا کہ مردہ ہیں۔ جب دل کے ذکر سے دل پرنور ہوتا ہے تو حرص' حسد' تکبر' بغض ریا' زنا کا خیال اس کے وجود میں نہیں رہتا۔ بیت

قلب مخزن سر اسرار خدا
قلب را کے کلب سازد سر ہوا

دل خدا کے بھیدوں کا خزانہ ہے۔ دل ہوائے نفس کا کتا نہیں بن سکتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ذکر سے دل کے خلوص میں حرکت پیدا ہو اور وہ اونچی اونچی اللہ اللہ اللہ کرنے لگے۔ چنانچہ اپنے کانوں سے خود سنے اور دوسرے لوگ بھی سنیں۔

دل سے ستر برس کی دنیاوی محبت اٹھ جاتی ہے۔ اور اس دل میں آلودگی' سیاہی اور زنگار مطلق نہیں رہتا۔ اور ہمیشہ خدا کے خیال میں غرق رہے۔ اس کی زبان میں بولنے اور پڑھنے کی طاقت نہ رہے۔ اور اللہ کے ذکر سے اور اللہ کے نام کی سوزش سے تمام شیطانی خطرے اور خناس خرطوم کے نفسانی وہم اور وسواس تمام جل جائیں اور اس کے غنی دل کی نظر میں مٹی اور سونا برابر ہو۔ اور ذکر اور دل کا ہلنا اور دل کی صفائی اور روشنی اور ذات باری کا مشاہدہ کرنا اور وسعت قلب میں سیرو پرواز یہ تمام بخششیں مرشد کامل کی نظر اور ذکر خفی کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ اور ایسے ذکر سے بھی جو فقیر طالب مرید کے ایسے دل سے نکلے جو اللہ کے ڈر میں غرق اور اللہ کے ذکر میں واصل حضور

اور اللہ کے ذکر سے خوش ہو۔ اور اس کے وجود میں ذکر جسمی و جانی و زبانی و دلی و روحی اور سری جمع ہو۔ اور بدن کا بال بال زبان بن کر پکارے۔ اللہ ' اللہ ' اللہ 'ھو 'ھو 'ھو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

سب ذکروں سے افضل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر ہے۔ جب وجود میں پاک کلمہ کا سچا ظہور ہو تو اندھیرا بالکل دور ہو جاتا ہے۔ اور ذکر سے منع کرنے والا وہی ہوتا ہے جو حاسد ہو یا کافر یا منافق اور کلمہ طیبہ سے روکنے والا وہی ہو گا۔ جو دین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پھرا ہوا ہو۔ اور ایسا مانع صاحب دل نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ہوتا ہے جو رات دن دنیا کی طلب میں رہے۔ بیت

رحمٰن سخن شیطان عمل مصحف بکف در دل و غل

حرص و ہوا اندر خلل گیرد ترازیں اے جہل

ورد کلمہ سے منع کرنے والا زبان سے رحمٰن کہتا ہے۔ اس کا عمل شیطان سا ہوتا ہے۔ ہاتھ میں قرآن پاک اور دل میں کھوٹ رکھتا ہے۔ اسے کہنا چاہئے کہ اے جاہل حرص و ہوا نے تیرے دل میں خلل پیدا کیا ہوا ہے۔ ہوش میں آ۔

دل جو کہ ذکر سے زندہ ہے وہ ہمیشہ خدائے پاک کے دست قدرت کے قبضے میں ہے۔ اس راہ کے ڈھونڈنے والا دل جب ذکر میں جنبش کرتا ہے تو ایک دم میں ستر قرآن شریف ختم کرنے کا ثواب پاتا ہے۔ اس کو ہمیشگی کی نماز کہتے ہیں۔ یعنی نماز حضوری جو اہل دل کے

لئے بے خطرات ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا صلوۃ الا بحضور القلب۔

نماز وہی ہے جو حضور قلب کے ساتھ ادا کی جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

مَنْ لَمْ تَكُنْ صَلٰوتُكَ مِثْلَ صَلٰوتِي فَهِيَ مَرْدُوْدَةٌ عَلٰى صَاحِبِهَا۔ فَقَالَ الصَّحَابَةُ كَيْفَ صَلٰوتِي مِثْلُ صَلٰوتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ فَاِذَا قُلْتَ هٰذِهِ الْاِسْتِغْفَارَ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَكَاَنَّمَا صَلٰوتُكَ مِثْلُ صَلٰوتِي۔ فَقَالَ الصَّحَابَةُ كَيْفَ ذَالِكَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

جس کی نماز میری نماز کی طرح نہ ہو وہ پڑھنے والے پر واپس لوٹا دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری نماز آپ کی نماز کی طرح کیسے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہے۔ کہ یا اللہ میں بخشش مانگتا ہوں تجھ سے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر یا بھول کر کیا ہے۔ چھپ کر کیا ہے یا ظاہری۔ اور میں توبہ کرتا ہوں ہر اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جو میں نہیں جانتا۔ اور تو غائبوں کو جاننے والا ہے۔ اور گناہوں سے باز آنے اور نیکی کرنے کی طاقت سوائے بزرگ و برتر اللہ کی توفیق کے نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز مومن کی معراج ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا اَنَا جَلِیْسُ مَعَ مَنْ ذَکَرَنِیْ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ

جو مجھے یاد کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں۔ پس مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ نماز رکوع اور سجدہ میں جب بندہ محبت اور خلوص سے اللہ کے ذکر میں مصروف ہو تو اسے اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتا ہے کہ اے نیک بندے میں موجود ہوں اور جو بندہ ایسے خلوص اور نیاز سے ایسا نہ کرے' اس کی نماز اور ذکر کو اخلاص آگین نہیں کہا جا سکتا کیونکہ حق تعالیٰ زندہ ہے۔ سہارا دینے والا ہے۔ سنتا ہے۔ جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ دل سے ذکر کرنے والے کے لئے زندگی اور موت برابر ہے۔ وہ مرجائے تو بھی اس کے دل کی حرکت سے باواز بلند اللہ' اللہ ہی ظاہر ہوتا ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے

اَلْمَوْتُ ثَلٰثٌ مَوْتٌ فِی الدُّنْیَا وَمَوْتٌ فِی الْعُقْبٰی وَمَوْتٌ فِی الْمَوْلٰی۔ مَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا مَاتَ مُنَافِقًا وَّ مَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ الْعُقْبٰی مَاتَ زَاھِدًا وَمَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ الْمَوْلٰی مَاتَ عَارِفًا۔

موت تین قسم کی ہے۔ (۱) دنیا میں موت (۲) آخرت میں موت اور (۳) موت فی اللہ۔ جو دنیا کی محبت میں مرے وہ منافق کی موت مرتا ہے۔ اور جو آخرت کی محبت میں مرتا ہے۔ وہ زاہد کی موت مرتا ہے۔ اور جس کی موت اللہ کی محبت میں ہوتی ہے وہ عارف کی موت

کرتا ہے۔ بیت

دل پر نور از مرشد طلب کن
کہ غیر و لاسوئی از دل بدر کن
بہفت و ہشت دل کفر است مانی
بدیں آثار تو کے مسلمانی

اے طالب! مرشد سے نور آگین دل مانگ اور ماسوئی اللہ کا خیال دل سے نکال دے۔ اگر تو نے سات آٹھ میں دل لگائے رکھا۔ تو یہ جان لے کہ یہ علامتیں مسلمانی کی نہیں ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چار پرندے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ

جب کہا (حضرت) ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے رب مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے تو کہا اللہ نے کیا تو اس پر ایمان نہیں رکھتا (کہ میں مردوں کو زندہ کر سکتا ہوں) ابراہیم علیہ السلام نے کہا ہاں (میرا ایمان ہے کہ تو مردوں کو زندہ کرتا ہے) مگر اطمینان قلب کے لئے (دیکھنا چاہتا ہوں کہ تو کس طرح زندہ کرتا ہے) (اللہ تعالیٰ) نے ارشاد فرمایا کہ پرندوں میں سے چار لے کر ان کو اپنے

ساتھ مانوس کر لے۔ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا لے کر ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا۔ وہ تیرے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ اور جان لے کہ اللہ تعالٰی غالب حکمت والا ہے۔

تحقیق کرنے والوں کا کہنا ہے کہ چار پرندوں کے ذبح سے اس طرف اشارہ تھا کہ کبوتر جو ہمیشہ انسانوں سے مانوس ہے اسے مارے اور خلقت سے محبت کا رشتہ کاٹ دے اور مرغے کو جو ہمیشہ شہوت کی طرف مائل ہے' ذبح کر دے۔ اور اپنے آپ کو شہوت کی قید سے مخلصی دلائے۔ اور کوے کو جو حرص کی جڑ ہے' قتل کر دے۔ اور حرص اور لالچ کی برائی کو چھوڑ دے۔ اور مور جو زیب و زینت کا مجموعہ ہے' اس کی گردن اڑا دے۔ اور دنیا کی آرائش کی طرف سے آنکھ بند کر لے۔ اس لئے کہ جو مجاہدہ کی تلوار سے ان چار باتوں کو کاٹ دے گا وہ ہمیشگی کی زندگی پائے گا۔ اور زندہ جاوید ہو جائے گا۔

بیت

چار بودم سہ شدم اکنوں دوئم
وز دوئی بگزشتم و یکتا شدم

میں چار تھا تین ہو گیا۔ اب دو ہوں دوئی سے گزر گیا تو یکتا ہو گیا۔ جواب

ہر کہ از خود گشت طے اندر بقا
ازدوئی بگزشت ثانیش کجا

جس شخص نے اپنے سے گزر کر بقا کا راستہ طے کر لیا۔ وہ دوئی سے گزر گیا۔ اب اس کا ثانی کہاں ہے (یعنی نہیں ہے)

مرشد خاص اور طالب صادق کی تعریف

مصنف کہتا ہے کہ جب زندہ دل اس مقام پر پہنچتا ہے تو نفس دل کی عادت اختیار کر لیتا ہے اور پاک ہو جاتا ہے اور دل روح کی عادت اختیار کر لیتا ہے۔ اور صفائی پکڑ لیتا ہے۔ اور روح کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اس کو خالص اہل توحید کہتے ہیں۔

خاص مرشد وہ ہے جو اللہ کے تصور کے بغیر اور کوئی راہ نہ جانے۔ اور سچا طالب وہ ہے جو اللہ کے نام کے سوا دوسرے کی تلاش نہ کرے۔ بلکہ عامل باللہ انجام کو پہنچا ہوا مرشد وہ ہے جو اللہ کے طالب کو اسم اللہ کے نام کا بے مثل تصور دکھائے۔ اور اللہ کا طالب دونوں جہان کا مشاہدہ اللہ کے نام میں باتحقیق کرے اور فقر محمدیؐ کی ہر منزل و مقامات کا معائینہ ٹھیک کرے ایسے مرشد کو صاحب ہدایت یکتا واصل بحق کہتے ہیں۔ جو شخص اللہ کے نام کے اس راستے اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی راہ ہدایت کی سچائی پر شک کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔

ارشاد باری تعالیٰ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

سلامتی اس کی ہے کہ جو ہدایت کے راستے کی پیروی کرے۔ دل جب اللہ کے ذکر سے ہل کر بات کرنے لگتا ہے۔ تو زبان بات کرنے سے مر جاتی ہے۔ (یعنی اس میں قوت گویائی نہیں رہتی) مولانا نظامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کو اللہ اپنا راز دار بنا لیتا ہے اس کی زبان کلام کرنے سے بند ہو جاتی ہے۔

سرود سے وجد کرنے والا

جنبش دل فرش سازد عرش را
دل کہ جنبد از سرود واں سر ہوا
آں آواز دیگر است سنت رسولؐ
قتل سازد نفس را اہل الوصول
آں دل کہ جنبد باسرود آواز خوش
شغل شیطانش شمارد اہل ہوش

دل کی جنبش عرش کو فرش بنا دیتی ہے۔ دل جو گانے بجانے پر جنبش میں آتا ہے۔ وہ خواہش کا سر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کی اور ہی آواز ہے۔ واصل بحق لوگ نفس کش ہیں۔ وہ دل جو گانے کی شیریں آواز سے وجود میں آئے ہوشمند آدمی اسے شیطانی شغل شمار کرتے ہیں۔

ریاکار طائفہ

اس گروہ کے اکثر آدمی کہتے ہیں کہ دین و دنیا دونوں ہم پر بخشش ہیں۔ پس پیغمبر علیہ السلام سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا۔ وہ تارک الدنیا تھے۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو کچھ دنیا کے نقد و جنس سے ہمارے پاس ہے وہ سب کچھ حق داروں، گوشہ نشینوں، بیوہ عورتوں، یتیموں، سائلوں، محتاجوں اور مسلمانوں کے فائدے کے لئے ہے۔ اپنی طمع کے لئے نہیں۔ یہ یقینی طور پر جان لینا چاہئے کہ یہ سب گفتگو مکر و فریب اور شیطانی حیلہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

حُبُّ الدُّنیَا وَالدِّینِ لَا یَجتَمِعَانِ فِی قَلبٍ وَّاحِدٍ کَالمَاءِ وَالنَّارِ فِی اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

کہ دین و دنیا کی محبت (بیک وقت) ایک دل میں نہیں سما سکتی جیسا کہ پانی اور آگ یکجا نہیں ہو سکتے۔

دل دریا کی مثال ہے جو پلیدی اس میں پڑے (اس غرض سے) کہ اس کی رنگت بھی دریا کے پانی کی سی ہو جائے تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پلیدی سفیدی میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔ پانی پاک ہوتا ہے اور ان چار ذکروں کے مجموعہ کے سوا دل دریا نہیں ہوتا۔ (۱) ذکر زبان جو لا الہ الا اللہ ہے۔ (۲) دوسرا زبان سے اس بات کی نفی کرنے سے کہ حق کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ (۳) اور تیسرا مخلوق سے مراد مانگنا۔م (۴) اور چوتھا مخلوق سے یہ دونوں باتیں شرک اور کفر ہیں۔

بیت

از خدا داں خلاف دشمن و دوست
کہ دل ہر دو در تصرف اوست

اگر دشمن مخالفت کرے اور دوست یاری تو یہ ہر دو امر خدا کی طرف سے جان کیونکہ دوست اور دشمن کے دل اللہ کے قبضہ اختیار میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لَا تُشرِکْ بِی شَیئًا۔
میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ بناؤ۔

جب تک کہ وجود میں داخل چند قسم کی یہ آگ اللہ کے رحمت کے پانی سے بجھ نہ جائے تو جسم انسانی میں جمعیت پیدا نہیں ہو سکتی۔

وجود میں نو قسم کی آگ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ فِیْ جَسَدِ بَنِیْ اٰدَمَ تِسْعَتَہ اَنْوَاعٍ مِّنَ النَّارِ۔ نَارُ الشَّهَوَاتِ وَنَارُ الْحِرْصِ وَنَارُ النَّظْرِ۔ وَنَارُ الْغَفْلَتِہ وَنَارُ الْجَهْلِ وَنَارُ الْبَطْنِ وَنَارُ اللِّسَانِ وَنَارُ الْمَعْصِيَتِہ وَنَارُ الْفَرْجِ۔

کہ بنی آدم کے جسم میں نو قسم کی آگ ہے۔ (۱) شہوت کی آگ (۲) حرص و ہوا کی آگ۔ (۳) نظر کی آگ (۴) غفلت کی آگ (۵) جہالت کی آگ (۶) پیٹ کی آگ (۷) زبان کی آگ (۸) گناہ کی آگ (۹) فرج (شرم گاہ) کی آگ۔

آگ بجھانے کے اسباب

نَارُ الشَّهْوَةِ لَا تَنْفَعُ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّ نَارُ الْحِرْصِ لَا تَنْفَعُ اِلَّا بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَنَارُ النَّظْرِ لَا تَنْفَعُ اِلَّا بِذِكْرِ الْقَلْبِ وَنَارُ الْغَفْلَتِہ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰہِ وَنَارُ الْجَهْلِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِاِسْتِمَاعِ الْعِلْمِ وَنَارُ الْبَطْنِ لَا تَنْفَعُ اِلَّا بِاَكْلِ الْحَلَالِ وَنَارُ اللِّسَانِ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِتِلَاوَتِ الْقُرْاٰنِ وَنَارُ الْمَعْصِيَتِہ لَا تَدْفَعُ اِلَّا بِالْاِسْتِغْفَارِ۔ وَنَارُ الْفَرْجِ لَا تَنْفَعُ اِلَّا بِنِكَاحِ الْحَلَالِ۔

شہوت کی آگ روزہ ہی سے بجھتی ہے اور حرص کی آگ موت یاد کرنے سے دفع ہوتی ہے۔ اور نظر کی آگ دل کے ذکر سے دور ہوتی ہے۔ اور غفلت کی آگ اللہ کے ذکر سے فرو ہوتی ہے۔ اور جہالت کی آگ علم (کی باتیں) سننے سے دور ہوتی ہے۔ اور پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے حلال کھانا ضروری ہے اور زبان کی آگ کے دفعیہ کے

لئے قرآن کی تلاوت کرنا چاہئے۔ اور گناہ کی آگ بجھانے کے لئے استغفار کرنا لازمی ہے۔ اور فرج (شرمگاہ) کی آگ حلال نکاح سے ہی بجھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَلَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَّ فِضَّةٍ حَتّٰى يَطْمَعُ بِثَالِثٍ۔

اگر ابن آدم کے پاس دو جنگل سونے اور چاندی کے ہوں تو پھر بھی وہ تیسرے جنگل کا حریص ہو گا۔

آدمی کے وجود میں تین چراغ

جان لو کہ آدمی کے وجود میں تین چراغ ہیں۔ ایک روح اور نوری روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روح پاک سے ہے۔ دوسرا دل اور دل کی صفائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کے ساتھ تعلق رکھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ایمان اور اسلام کا نصف خلق ہے۔ اور تیسرا گناہ کی طرف راغب نفس امارہ ابلیس کی آگ سے ہے۔

جان لے کہ روح کا مقام دماغ کے اوپر ہے۔ اس سے آنکھ کی روشنائی اسی سے ہے۔ عارفوں کا مقام سینہ ہے اور سینے کی صفائی دل کی روشنی سے ہے۔ اور نفس امارہ کا مقام ناپاک حصے میں ہے۔ جو ناف کے نیچے پاخانے پیشاب کی جگہ ہے۔ پس روح اور نفس امارہ کے درمیان دل کا مقام ہے۔ اگر روح کا نزول دل میں ہو تو روح دل سے سکونت پکڑتا ہے۔ اور پانچوں حواس بند ہو جاتے ہیں۔ اور بری صفات تمام مر جاتی ہیں۔ اور نفس امارہ پاؤں کے نیچے کچلا جاتا ہے۔ اور روح

تنہا خدا سے مل جاتا ہے۔ اگر نفس کا غلبہ دل پر ہو جائے تو حرص اور لالچ اور ناسزا فعلوں کی آگ بڑھ جاتی ہے۔ اگر وجود میں نفس کی بادشاہی قائم ہو جائے تو اس کا وزیر شیطان بن جاتا ہے۔ اور وجود کی سلطنت خراب اور منتشر ہو جاتی ہے۔ بیت

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیاء کے ساتھ کچھ عرصہ صحبت رکھنا سو برس کا متقی ہونے سے بہتر ہے۔

اقسام نفس

جان لے کہ مصنف کہتا ہے کہ یہ نفس چار قسم کا ہوتا ہے۔ امارہ' ملہمہ' لوامہ اور مطمئنہ۔

نفس کی تین قسمیں ہیں۔ ایک نفس امارہ۔ اور امارہ وہ ہے جو اپنے مالک کو ہمیشہ بری بات اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور شریعت کے خلاف باتیں سکھاتا ہے۔ اور شرمندہ نہیں ہوتا۔ اور یہ نفس امارہ کافروں اور فاسقوں کا ہوتا ہے۔

دوسرا نفس لوامہ ملہمہ ہے وہ ہے کہ اپنے صاحب کو نیکی اور بدی کام کرنے پر ملامت کرتا ہے۔ یہ نفس لوامہ' ولیوں' عالموں' زاہدوں' عابدوں اور نیک بندوں اور پرہیزگاروں کا ہوتا ہے۔

تیسرا نفس مطمئنہ' اطمینان حاصل کردہ اور اطمینان کی تعریف یہ ہے کہ اس کے صاحب کی تمام رغبت توحید اور معرفت الٰہی اور

عبادت الہی کی طرف بغرض حصول قرب باری تعالیٰ ہو۔ یہ نفس مطمئنہ پیغمبروں سے مخصوص ہے۔ اور اولیاء صاحب مجاہدہ و معرفت کا بھی ہوتا ہے۔

ذکر سلطانی

اور اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ نفس امارہ شیطان کی قید سے ذکر سلطانی کے بغیر نہیں چھوٹ سکتا۔ اور ذکر سلطانی حاصل نہیں ہوتا' مگر عارفوں کے بادشاہ' رب کے معشوق میراں محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے طریقے سے۔ اور ذکر سلطانی یہ ہے کہ نفس دل کی صفت اختیار کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

اَلسُّکُوْنُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ کے ولیوں کے دلوں پر سکون (آرام کرنا) حرام ہے۔

دریا دل موجیں مارتا ہے اور دل روح بن جاتا ہے اور روح صفت روح اختیار کرلیتا ہے۔ اس مقام میں اس کو مطلق یک وجود کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ۔ جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف اللہ کا رخ ہے۔ وہیں (اللہ) دکھائی دے گا۔ بیت

ہر گیاہے کہ از زمین روید
وحدہ لاشریک لہ' گوید!

جو گھاس کا تنکا بھی زمین سے اگتا ہے وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ

ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اِنْ عَصَيْتُ قَلْبِیْ عَصَيْتُ اللّٰہَ

اگر تو اپنے ضمیر کے خلاف کرے۔ تو گویا تو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔ نیز فرمایا۔

جُعِلَتِ النَّفْسُ طَرِيْقُ الزَّاهِدِيْنَ وَجُعِلَتِ الْقَلْبُ طَرِيْقُ الرَّاغِبِيْنَ وَجُعِلَتِ الرُّوْحُ طَرِيْقُ الْعَارِفِيْنَ

نفس کو زاہدوں کے طریق کی طرف رہنمائی کی گئی۔ اور دل کو اللہ کی طرف رغبت کرنے والوں کا رستہ دکھایا گیا۔ اور روح کو خدا کے عارفوں کا طریق بتایا گیا۔ نیز فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

فُؤَادُ قَلْبِیْ نَارٌ لِلْجَحِيْمِ هُوَ بَرُدُهَا

میرے دل میں دوزخ کے لئے ایسی آگ ہے جو اسے ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ وہ دل جو عشق کی آگ سے نہ جلے اسے دوزخ کی آگ جلا دے۔ بیت

مرا شد چناں آتش بمنزلم
کہ آتش بگیرد ز آتش دلم

میرا مقام ایسی آگ میں ہے کہ میرے دل سے آگ بھی آگ لیتی ہے۔ بیت

گویند مرا کہ از عشق بس کن
از عشق چگونہ کند بس کس

مجھے کہتے ہیں کہ اپنے عشق کو ختم کردے میرا جواب ہے کہ کوئی عشق کو کس طرح چھوڑے۔

عشق کی قسمیں

اور عشق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک محمود (اچھا) اور دوسرا بے ہودہ کا عشق۔ محمود رب کا عشق ہے۔ اللہ کی محبت اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت۔ اور بے ہبودہ عشق شیطانی ہے۔ اور اس کی بنا' زنا اور سرود پر ہے اور زنا بنیاد اکھاڑ دیتا ہے' اسی طرح حسن پرستی اور گناہ اور بدچلنی (بنیاد اکھاڑنے والی) ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عینان تزنیان۔ دونوں آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں (بری نظر سے دیکھنے سے) نیز حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ كَانَ مَشْغُوْلٌ فِی الدُّنْیَا بِنَفْسِہٖ فَھُوَ مَشْغُوْلٌ فِی الْاٰخِرَۃِ بِنَفْسِہٖ وَمَنْ كَانَ مَشْغُوْلٌ فِی الدُّنْیَا بِرَبِّہٖ فَھُوَ مَشْغُوْلٌ فِی الْاٰخِرَۃِ بِرَبِّہٖ۔

جو کوئی دنیا میں اپنے نفس کے ساتھ مشغول رہے وہ روز محشر بھی اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہو گا۔ اور جو شخص دنیا میں اپنے رب کے ساتھ مشغول رہے گا وہ آخرت میں بھی اپنے رب کے ساتھ مشغول ہو گا۔

سرود کی ابتداؔ وانتہا

جان لو کہ سرود کی ابتداء کفر ہے۔ کیونکہ یہ کافروں ناریوں کی رسم ہے جو بت خانوں میں بتوں کے آگے گاتے بجاتے تھے۔ اور

سرود کا درمیان مقام دشمن دین شیطان کا ہے۔ اور سرود کا انتہائی مقام دجال لعین ہے۔

جو لوگ سرود سننے سے اور گویے کی آواز سے حرکت کرنے اور مستی اور گرمی اور شوق محبت' مستی کا جذبہ' حال اور کپڑے پھاڑنا' خاک پر لوٹنا' نعرے مارنا اور آہیں کھینچنا' رونا اور آنسو بہانا شروع کر دے۔ وہ خام مقام' ناپختہ طریقت یافتہ حرص و ہوا کا بندہ اور خدا کی حقیقت و معرفت سے محروم ہے۔ کیونکہ ابتداء سرود شراب پینے حرام کھانے' زنا وغیرہ کرنے' شطرنج کھیلنے اور بدتہذیبانہ کام کرنے سے ہوتی ہے۔ اور اسی مجلس پر اللہ' اس کے فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔

رحمت و برکات کا وسیلہ

اور قرآن پڑھنے اور اللہ کا ذکر کرنے اور اللہ پاک کی تسبیح پڑھنے اور علم فقہ حاصل کرنے اور قرآن و حدیث کی کتابوں کا مطالعہ کرنے' پاک رہنے' نماز پڑھنے' عبادت میں مشغول رہنے سے اور اہل اللہ کی مجلس پر اللہ تعالٰی کی رحمت اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ لہٰذا اہل لعنت اور اہل رحمت کا ہم مجلس ہونا راس نہیں آتا۔ ابیات

بے سرود و نغمہ مست حال
شکر و مستی خاص ایشان باوصال
عارفاں غرق فی اللہ جان بباز
باز در جا لینا نیابد اہل راز

ہر کہ ہمیشہ غرق بذکر
ہرگز آں را از سرود و نغمہ نیاید فکر

عارف لوگ سرود اور نغمے کے بغیر ہی مست حال رہتے ہیں۔ اور انہیں اللہ کے وصال ہی سے شکر اور مستی آتی ہے۔ فنافی اللہ عارف جان پر کھیل جانے والے اہل راز جان بازی کے بعد نہیں چاہتے کہ زندگی پائیں' بلکہ چاہتے ہیں کہ فنافی اللہ ہی رہیں۔

جو کوئی خدا کے ذکر میں مدام غرق ہو اسے گانے بجانے کا کبھی خیال ہی نہیں آتا۔

اعضائے انسانی کے فرائض

اے انسان جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی شناخت کے لئے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ سر کو سجدے کے لئے' زبان کو اس کی حمد و ثنا کے لئے جس میں شیطانی قیل و قال کی گنجائش نہیں۔ دل کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے' عقل کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق فکر کرنے کے لئے اور اللہ کے فیض علم کو معرفت حاصل کرنے کے لئے۔ آنکھ کو روشنی میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا مشاہدہ کرنے کے لئے اور کان خدا تعالیٰ کا کلام سننے کے لئے اور محبت اللہ تعالیٰ کا محرم ہونے کے لئے' اور کمر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں چست و چالاک ہونے کے لئے' اور ہاتھ سخاوت اور مسلمانوں سے مصافحہ کرنے کے لئے' اور پاؤں بزرگوں کی طرف چلنے کے لئے (پیدا کئے)

پس اے مخاطب! تو اپنے وجود میں سرود کے لئے کہاں گنجائش

نکال سکتا ہے۔ کیونکہ انسان کا وجود خدا کے بھیدوں کا خزانہ ہے۔ اور سرود بالکل یقیناً شیطانی کام بدعت و گمراہی ہے۔ اور اہل بدعت سے وہی اتفاق کر سکتا ہے اور رفیق ہوتا ہے جو شرع محمدیؐ قدم محمدیؐ راہ محمدؐ علم محمدیؐ اور دین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منحرف کذاب ہو۔

مسلمان کے فرائض

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْکَذَّابُ لَا مِنْ اُمَّتِیْ وَالْمُؤْمِنُ لَا یَکْذِبُ۔

جھوٹ بولنے والا میری امت سے نہیں۔ (کیونکہ) مومن جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ بدعتی شخص بے ضمیر اور سیاہ دل اور بے حیا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْحَیَاءُ مَعَ الْاِیْمَانْ۔

حیا کا تعلق ایمان سے ہے۔ فقیر (باھو) جو کچھ (نصیحتاً) کہتا ہے وہ از روئے محاسبہ ہے نہ کہ ضد سے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ

اَلسَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ شَیْطَانٌ اَخْرَسٌ۔

جو شخص سچی بات کہنے سے چپ رہے وہ گونگا شیطان ہے اور

امام محمد غزالی نے کتاب احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ

فِیْ سُنَنِ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ اَعْظَمُ الْمُوْجِبِ عَلٰی مَنْ یُخَالِطُهُ النَّاسَ اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَا یَنْفَعُ عَمَلٌ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَّا مَعَ تَرْکِ الْغَضَبِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَهَلَاکِ النَّاسِ اِذَا تَرَکَ

الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ وَلَا يَسْتَجِيْبُ لَهُمْ دُعَاءَهُمْ وَيُخْرِجُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْبَرَكَةَ وَالْخَيْرَ وَالنَّجَاحَ وَقَالَ ابْنُ سَعِيْدٍ اِنَّ الْمَعْصِيَةَ اِذَا اُخْفِيَتْ لَمْ تَضُرَّ اِلَّا صَاحِبَهَا وَاِذَا اُعْلِنَتْ يَعُمُّ ضَرَرُ الْعَامَّةِ وَكَانَ الثَّوْرِيُّ اِذَا رَاٰى الْمُنْكَرَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُغَيِّرَهٗ بَالَ دَمًا اَلَمًا كَثِيْرَةً فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ اَنْ يَكُوْنَ مَعَ الْهِمَّةِ وَالْغَيْرَةِ وَالصَّلَابَةِ بِهٰذَا الْمَكَانِ وَيَجِبُ اَنْ تَتَكَلَّمَ بِحَقٍّ عِلْمِهٖ فَاِنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ يُؤَدِّي الْاَنْبِيَاءَ صَلَوٰةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَاوِزُ الْفَاجِرُ لَا يَخَافُهٗ حَتّٰى يَقُوْلُ اتَّقِ بِاللّٰهِ وَيَغْتَنِمُ كَلِمَتَ الْحَقِّ عِنْدَ الْاَمِيْرِ الْجَابِرِ فَاِنَّهَا مِنْ اَفْضَلِ الْجِهَادِ

نیکی کا حکم کرنے اور بری بات سے روکنے کی سنتوں میں سے بڑا واجب امر اس شخص پر جو لوگوں سے ملے یہ ہے کہ نیکی کا حکم کرے اور بری باتوں سے منع کرے۔ اور اللہ برکت والے اور بلند کے لئے کیا ہوا کوئی کام فائدہ نہیں دیتا مگر اس صورت میں کہ خدا کے لئے بندوں پر غضب کرنا اور انہیں ہلاک کرنا ترک کر دیا جائے۔ جب نیکی کا حکم کرنا ترک کر دیا جائے تو خدائے تعالیٰ برکت' خیر اور نجات حرام کر دیتا ہے۔

اور سعید کے بیٹے نے فرمایا کہ جب گناہ مخفی رکھا جائے تو صرف گناہ کرنے والے کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور جب کھلے طور پر کیا جائے تو اس کا نقصان عام ہو جاتا ہے۔

اور حضرت سفیان ثوری کا یہ حال ہے کہ جب کوئی گناہ ہوتے دیکھتے' اور اسے لوگوں سے روکنے کی طاقت نہ رکھتے تو اس (صدمہ سے) انہیں خون کا پیشاب آنے لگ جاتا۔ اور ہر مسلمان مرد اور

عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ حق کی حمایت کرنے' غیرت (برے فعل سے روکنے والا) اور صلابت زدوں پر سختی کرنے والا ہو' اس مکان میں۔ اور اس بات کو پسند کرے کہ اسے امر بالمعروف کرنے میں اپنے علم کا حق ادا کرے۔ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام حق ادا کرتے ہیں۔ (اس لئے حضور نے فرمایا ہے کہ میری امت کے عالم بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں)۔ اور بے خوف ہو کر گناہ کرنے والے کو کہے کہ اللہ سے ڈر۔ اور کسی ظالم امیر کے منہ پر سچی بات کہنا بڑا غنیمت ہے۔ کیونکہ یہ بات جہاد کرنے سے بہت اچھی ہے۔

علم بے عمل بے سود ہے!

اے عزیز جان لے کہ جو شخص ریاکار اور سود خود قاضی کی طرح ہو۔ اور لحاظ کرنے والے مفتی اور عالم حاکم جیسا ہو' وہ شیطانوں اور سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی طرح ہے۔ اس کی کسی دلیل (جو وہ محبت اور خلوص سے بدعت پھیلانے کے لئے لائے) پر اعتقاد نہیں رکھنا چاہئے۔ دعا

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ کُلُّ بَاطِنٍ مُّخَالِفُ الظَّاھِرِ فَھُوَ بَاطِلٌ۔

یا اللہ تو اس کی مدد کر جو دین محمدی کی مدد کرے۔ اور اس کو ذلیل کر جو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین کو خوار کرے۔ ہر باطن جو ظاہر کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

عین علم است ہر کہ از عین علم

جس نے علم کے سرچشمہ سے سرمایہ حاصل نہ کیا وہ محض علم کا عین ہو کر رہ گیا۔

وہ اندھا اور بے معرفت ہے خواہ اس نے علموں کے کئی حرف پڑھے ہوں۔ جب تک وہ نفس کی خصلت درست نہ کرے اس پر علم کا وبال بڑھتا ہی جائے گا۔ اگر محض علم حاصل کرنا ہی باعث فضیلت ہوتا تو سب سے بڑا فضیلت ماب بلعم باعور ہوتا۔ اگر بزرگی محض بندگی و عبادت سے ہوتی تو شیطان قہر خدا میں گرفتار نہ ہوتا۔ اگر فضیلت ریاضت کرنے پر منحصر ہوتی تو فرزندان یہود جنہوں نے تیس برس ایک روزے سے گوشہ تنہائی میں گزارے تھے گمراہ نہ ہوتے۔ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی بخشش ہے اور یہ اللہ کے ساتھ خالص محبت ہی محبت ہے جسے اللہ عطا کرے۔ حق کی معرفت عرفان سے ہے یہ عرف سے تعلق نہیں رکھتی۔ تو کیا جانے کہ محبت اللہ کیا ہے؟ بیت

سگ اصحاب کہف روزے چند
پے نیکاں گرفت مردم شد

اصحاب کہف کے کتے نے چند روز نیکوں کا ساتھ دیا تو وہ انسان بن گیا۔ یعنی انسانوں کے درجے پر پہنچا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ یُجَرِّبُ الْفُقَرَآءَ بِالْبَلَآءِ کَمَا یُجَرِّبُ الذَّھَبَ بِالنَّارِ۔

باالتحقیق اللہ تعالیٰ فقیروں کا امتحان بلا سے اس طرح کرتا ہے جس طرح سونا آگ میں ڈال کر کھرا کیا جاتا ہے۔

ابیات

هر کہ باھو دم کشد جان چاک چاک
اسم اعظم متصل باھو چہ باک،

باھو ب بسم الف از اسم او
ہرچہ باشد غیر ھو ازدل بشو

ھو ھویدا می شود روشن ضمیر
راز وحدت می کشد فی اللہ فقیر

باھو یاھو گشت تو در جسم جان
باھو باہر مشکلے ھاھو بخواں

اسم اعظم باھو از ھو بجو
ھو حقیقت سر سرش باکس مگو

ہر کہ باترتیب ذکر ھو کشد
عارف باللہ آں بے شک شود

باھوا ھو آتشے سوزد بہ تن
نفس کا فررا بسوز اے جان من،

باھوا ھو ذکر باشد لازوال
ذکر ھو حاصل کند قرب وصال

ہر کہ از ھو بے خبرآں گاؤ خر
ھو ھویدا می شود زیر و زبر

ھو ہدایت می شود از ہر مقام
ہر حیاتے جن و انس و خاص و عام

آں صفت صانع کہ باہو شد حیات
ہر کہ باہو محرم است ہو اسم ذات
ہویداں درچشمہ چشمت کشا
داد وحدت برد براد کبریا
ہو حیاتے می دہد ہر مردہ دل
ہر کہ از ہو بے خبرآں روخجل
ہو بدریائیست آں در عظیم
در نور احمدیؐ وحدت قدیم
روز قبر باہو ہو برآید حق بنام
عارفاں را فقر ختم از ہو تمام

جو شخص ہو ہو کہہ کر سانس لے اور اس کی جان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے (اس حالت میں بھی) اسے کچھ خوف نہیں کیونکہ ہو کے ساتھ اسم اعظم ملا ہوا ہے۔ اسے باہو بسم کی ب اللہ کے الف کے ساتھ ہے۔ لہٰذا جو کچھ بھی ہو کے سوا ہے اسے دل سے دھو ڈال۔ ہو سے دل کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔ فقیر کو اللہ سے وحدانیت کا بھید کھلتا ہے۔ اسے باہو ھو تیرے جسم میں جان کا حکم رکھتا ہے۔ جب تجھے کوئی مشکل پیش آئے تو یاہو پڑھ۔ اے باہو ھو میں اسم اعظم تلاش کر۔ ھو حقیقت ہے اس کا راز کسی کو نہ بتا۔ جو کوئی ترتیب سے ھو کا ذکر کرے وہ بیشک عارف باللہ ہو جائے۔ اسے باہو ھو بدن میں آگ لگا دیتا ہے جس سے نفس کافر جل جاتا ہے۔ اے باہو ھو لازوال ذکر ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کا وصال حاصل ہو جاتا ہے۔ جو ھو سے بے

خبر ہے وہ گدھے بیل کی طرح ہے۔ ھو سے عرش و فرش کی خبر ہوتی ہے۔ ھو سے ہر مقام کا راستہ ملتا ہے۔ اسی سے جنوں انسانوں اور ہر خاص و عام کی زندگی ہے۔ صانع کی صفت ہو سے ہی ظاہر ہے جو ہو سے آگاہ ہے وہ جانتا ہے کہ یہی ھو اسم ذات ہے۔ جان لے کہ ہو تیری آنکھ میں ایک چشمہ جاری کرنے والا ہے۔ اس کے دروازے پر خدا نے وحدت رکھ دی ہے۔ ھو ہر مردہ دل کو زندگی دیتا ہے۔ جو ھو سے بے خبر ہے وہ شرمسار ہے۔ ھو دریائے وحدت کا بڑا موتی ہے۔ اور نور احمدی کی قدیمی وحدت کا (ھو) موتی ہے۔ باھو کی قبر سے اللہ کے نام ھو کی آواز آتی رہے گی۔ کیونکہ عارفوں کا فقر ھو پر ہی پورا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ (اللہ) کے سوائے کوئی معبود (لائق پرستش) نہیں۔ بیت

خلق را مرگ است عارف را وصال

موت معراج است و اصل باجمال

خلقت کے لئے موت ہے اور عارف کے لئے (موت) وصال ہے۔ واصل کے لئے موت معراج ہے جمال الٰہی کے ساتھ۔

حدیث شریف۔ اِنَّ الْحَبِیْبَ لَا یُعَذِّبُ الْحَبِیْبَ اَللّٰہُ حَبِیْبُنَا وَالْحَبِیْبُ لَا یَخَافُ مِنَ الْحَبِیْبِ وَاللّٰہُ حَبِیْبُکَ

تحقیق دوست کو دوست عذاب نہیں کرتا۔ اور اللہ ہمارا دوست ہے اور دوست دوست سے خوف نہیں کھاتا۔ اور اللہ ہمارا دوست ہے۔

بے سر خدا مثلش کجا
زاں مقام خود نئی وصلش کجا
نور بانور است وحدت عین نور
عارفاں را ایں بود باحق حضور

میں سر (کی آنکھوں کے) بغیر (چشم باطن سے) خدا کو دیکھتا اور بے مثل پاتا ہوں تو جو اس مقام میں نہیں ہے تو تجھے اس کا وصل کہاں (نصیب) ہو۔ نور' نور کے ساتھ مقام وحدت میں عین نور ہے۔ عارفوں کے لئے یہی خدا کی حضوری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ وَاعۡبُدۡ رَبَّکَ حَتّٰی یَاۡتِیَکَ الۡیَقِیۡنُ۔ اپنے رب کی عبادت کرتا رہ یہاں تک کہ تجھے درجہ فنا حاصل ہو جائے۔

بیت

تا نگردی فنا از خود فنا
کے رسی بامعرفت سر الہ

جب تک تو اپنی فنا سے فنا نہ ہو جائے تو تجھے اللہ کے بھید کی معرفت تک رسائی کیسے ہو۔

بندگی کی تکمیل کر کے رب تک پہنچنا اگر ظاہراً" و باطناً" ہو تو یہ ان مردوں کا وصال ہے جو شریعت کی خلاف ورزی اپنی حالت میں بال برابر بھی نہ کریں۔ بیت

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

تیس برس کے بعد خاقانی کو یہ بھید معلوم ہوا کہ ایک دم کے

لئے بھی خدا کی طرف مشغول ہونا حضرت سلیمان کی سلطنت سے بہتر ہے۔

خاقانی کے بیت کا جواب

بہ بحر غرق فی اللہ شو کہ خود باخود نمی مانی
دمے نامحرم است آنجا و جودش نور خاقانی

سلطان باھو اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ ایسا فنافی اللہ ہو جا کہ اپنے آپ میں نہ رہے۔ (پھر پتہ چلے کہ) اس جگہ نور خاقانی کا وجود ایک دم کے لئے بھی محرم نہیں۔ نہیں نہیں میں نے غلط کہا۔

بسی صد سالہا باید فنافی اللہ شود فانی
نہ آنجا دم قدم گنجد کجا ملک سلیمانی

تین سو (۳۰۰) سال درکار ہیں کہ فانی ہستی فنافی اللہ ہو۔ اس مقام میں دم مارنے اور قدم رکھنے کی گنجائش نہیں۔ ملک سلیمانی کی کیا حقیقت ہے۔

حضرت رابعہ بصریؒ کا ارشاد ہے۔

لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوٰہُ مَنْ لَمْ یَنْسَ نَفْسَہٗ فِیْ مُشَاھَدَۃِ مَوْلَاہُ

وہ شخص اپنے دعوے میں سچا نہیں ہے جو شخص اپنے آپ کو نہ بھول جائے۔ جب کہ اسے اپنے مالک کی طرف سے کوئی مصیبت دکھائی دے۔ اس مقام پر پورا فخر (فقر) ظاہر ہوتا ہے۔ اور دنیا کی محبت کی بو اس کے وجود میں نہیں رہتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اَلدُّنْیَا یَاْکُلُ الْاِیْمَانَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ دنیا

ایمان کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ ایندھن کو۔ بیت

زر کہ زردی می زند دانی کہ چیست
زد ہمیشہ پیش مرداں زرد رو است

کیا تجھے معلوم ہے کہ سونا جو زردی کی جھلک مارتا ہے وہ کیونکر ہے۔ سن لے کہ مردان خدا کے سامنے اس کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔

دل کی تین قسمیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلْقَلْبُ ثَلٰثَۃٌ قَلْبٌ سَلِیْمٌ وَّقَلْبٌ مُّنِیْبٌ وَّقَلْبٌ شَہِیْدٌ۔ قَلْبٌ سَلِیْمٌ ھُوَ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْہِ سِوٰی مَعْرِفَۃِ اللّٰہِ وَقَلْبٌ مُّنِیْبٌ فَھُوَ الَّذِیْ اَنَابَہٗ عَنْ شَیْءٍ اِلَی اللّٰہِ وَقَلْبٌ شَہِیْدٌ فَھُوَ الَّذِیْ فِیْ مُشَاہَدَۃٍ وَقُدْرَتِہٖ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ

دل تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک دل سلیم اور دوسرا منیب اور تیسرا شہید۔ سلیم دل وہ ہے جس میں اللہ کی معرفت کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ اور منیب دل وہ ہے جس کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہو۔ اور کسی شے کی جانب نہ ہو۔ اور دل شہید وہ ہے جو ہر چیز میں اللہ کا اور اس کی قدرت کا مشاہدہ کرے۔

کتا اور منگتا

جان لے کہ دل پاک گھر کی طرح ہے۔ اور اللہ کا نام فرشتہ کی مانند اور دنیا کی محبت کتے کی طرح ہے۔ لہٰذا جس گھر میں کتا ہو اس میں ہرگز فرشتہ رحمت نہیں آتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

فرشتے نہیں داخل ہوتے کتے والے گھر میں۔ بیت

ہیچ می دانی کہ سگ را چیست شودے باگدا
منع می سازد کہ جز حق بر در دیگر میا

تجھے کچھ خبر ہے کہ کتے کو منگتے کے ساتھ کیا خراش ہے۔ آ میں بتاؤں کتا گدا کو منع کرتا ہے کہ خدا کا در چھوڑ کر تو دوسرے کے دروازے پر کیوں آتا ہے۔ بیت

فقر یک سرے است زا سرار خدا
ایں گدا یانے کہ بہر حق زدنیا اند جدا
ہر کہ از بہر خدا گردد گدا
ہر قدم حجے است اکبر باخدا

فقر خدا کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے۔ فقیر لوگ حق کے لئے دنیا سے الگ رہتے ہیں۔
جو کوئی خدا کے لئے سوالی بنے اس کا ہر قدم جو اٹھتا ہے' وہ حج اکبر کے لئے جانے کا حکم رکھتا ہے۔

رزق رساں اللہ ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے۔
اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ فَمَنْ یَّخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ۔
سانس شمار کردہ ہیں۔ پس جو سانس اللہ کے ذکر کے سوا نکلے وہ مردار ہے۔ بیت

دل پرنور تو صاحب وصالی

دلے هرگز نباید هیچ خالی

اے واصل بحق تیرا دل نور سے بھرا ہوا ہے۔ یہ دل یاد خدا سے کبھی غافل نہیں رہنا چاہیئے۔

جب خدا کا عارف اس مقام پر پہنچتا ہے تو روزی پانے کے متعلق تمام خطرے اور وہم دور ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لئے راستہ نکال دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے۔ جو اس کے وہم گمان میں نہ ہو۔ اور جو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہے وہ (اللہ) اس کے لئے کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔

زمین میں کوئی جاندار نہیں جس کا روزی رساں اللہ نہ ہو۔ (یعنی) اللہ ہر جان دار کا روزی رساں ہے۔ بیت

فرزند بندہ ایست خدا را غمش مخور
تو کیستی کہ بہ از خدا بندہ پروری

تیرا فرزند خدا کا بندہ ہے۔ تو اس کی روزی کا غم نہ کر۔ تو کون ہے خدا سے زیادہ بندے کی پرورش کرنے والا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ ابیات

رو توکل کن مجنباں پاؤ دست

رزق تو بر تو زتو عاشق تر است

برسر ہروانہ نام تو نوشتہ شد نہاں

کیں خورد روزی فلاں ابن فلاں

جا توکل کر اور ہاتھ پاؤں نہ ہلا۔ تیرا رزق تجھ پر تجھ سے زیادہ عاشق ہے۔ مخفی طور پر تیرا نام لکھا ہوا ہے۔ کہ یہ رزق فلاں فلاں کا بیٹا کھائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِہٖ روزی کی طلب موت کی طلب سے زیادہ سخت ہے۔ (یعنی جس طرح منہ مانگی موت نہیں مل سکتی اور خود بخود وقت پر آجاتی ہے۔ اسی طرح روزی بھی پہنچ جاتی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلنَّصِیْبُ یُصِیْبُ وَلَوْ کَانَ تَحْتَ الْجَبَلَیْنِ وَمَا لَا نَصِیْبَ لَا یُصِیْبُ وَلَوْ کَانَ بَیْنَ الشَّفَتَیْنِ۔

جو قسمت میں ہو وہ پہنچ جاتا ہے' خواہ وہ دو پہاڑوں کے نیچے ہو۔ اور جو قسمت میں نہ ہو وہ نہیں ملتا گو وہ دو ہونٹوں کے پاس دھرا ہو۔

بیت

خود دہد خودمی دہاند ہر نصیب

لعنتے بادا بہ مانع آں رقیب

جو قسمت میں ہو خدا خود دیتا دلاتا ہے۔ منع کرنے والے دشمن پر خدا کی لعنت ہو

خیرات فی سبیل اللہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

اور لیکن سائل کو نہ جھڑک۔ اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر (یہ سورۃ والضحیٰ کا آخری ٹکڑا ہے جس کے مخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ اس سورۃ میں اس کی تفصیل ملے گی)

جان اے عزیز کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فقر میرا فخر ہے۔ اس لئے کہ فقر کی ابتداء اللہ کے نام سے ہے اور جو شخص کسی فقیر کو کچھ دیتا ہے۔ (وہ نہیں دیتا بلکہ اسے) خدا دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا۔

(اللہ کے نام پر کھلانے والے کہتے ہیں کہ) اس کے سوا (ہم کچھ نہیں کہتے کہ ہم) تمہیں اللہ کی رضا جوئی کے لئے کھلاتے ہیں۔ اور ہم تم سے نہ کوئی عوض معاوضہ کا ارادہ رکھتے ہیں اور نہ شکریہ کا۔ پھر اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

فقیر اور فقر کی تعریف

ابیات

فقر سہ حرف است ہر یک باعطا

ذکر فکر و معرفت باحق رضا
گر تو فضل ازوے بجوئی فقر جو
فقر فخر انبیاء است عین زو
فقر نور سر وحدت از خدا
ہر کہ فقرش یافت نفس او شد فنا
فقر را فقرے شناسد باخبر
فقر را احمق چہ داند گاؤ خر
فقر نعمت عافیت اندر جہاں
بے غم و بے رنج دائم در اماں

فقر کے تین حرف ہیں اور ہر حرف بخشش ہے اور وہ صرف ذکر فکر معرفت حق کی رضا کے ساتھ ہیں۔ اگر تو اللہ سے فضل کا خواستگار ہے تو اس سے فقر مانگ کیونکہ فقر عین نبیوں کا فخر ہے۔ فخر خدا کے سر وحدت کا نور ہے۔ جس نے فقر پا لیا اس کا نفس فنا ہو گیا۔ فقر کو باخبر فقیر ہی پہچانتا ہے۔ فقر کو احمق جو بیل اور گدھے کی طرح ہے کیا جانتا ہے۔ فقر دنیا میں خیریت کی نعمت ہے۔ اور فقر ہمیشہ بے فکری سے اماں میں رہتا ہے۔ اگر کوئی چاہتا ہے کہ ظاہری آنکھ سے کرامات کا مشاہدہ کرے تو فقیر کا چہرہ دیکھے کیونکہ اس سے بہتر اور کوئی کرامت نہیں۔ یعنی اس کی زیارت کرے۔ فقیر کا دل ہاتھ میں لانا (یعنی اسے رضا مند کرنا) اس کے ادب کا لحاظ کرنا' روبرو بات اعتقاد سے کرنا چاہئے۔ جس نے دو جہان کی کرامت' برکت' ادب نیک بختی اور دولت مرتبہ پایا فقر سے پایا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلْفُقَرَاۗءُ کَرَامَتُہٗ مِنْ کَرَامَتِ اللّٰہِ۔

فقیر اللہ کی کرامتوں میں سے کرامت ہیں۔ حضور نے فرمایا

حُبُّ الْفُقَرَاۗءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاۗءِ بُغْضُ الْفُقَرَاۗءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْفِرْعَوْنَ۔

فقراء سے محبت کرنا نبیوں کے اخلاق میں سے ہے۔ اور فقراء سے بغض رکھنا فرعونی خلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حُبُّ الْفُقَرَاۗءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ

فقراء کی محبت جنت کی چابی ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ نَظَرَ اِلَی الْفَقِیْرِ یَسْمَعُ کَلَامَہٗ فَحَشَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَعَ الْاَنْبِیَاۗءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

جو شخص فقیر کی طرف جائے کہ اس کا کلام سنے اسے اللہ تعالیٰ انبیاء اور مرسلین کے ساتھ (روز حشر) اٹھائے گا۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

خُلِقَتِ الْعُلَمَاۗءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَاۗءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ۔

علماء میرے سینے سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور سید میری پشت سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور فقیر اللہ کے نور سے پیدا شدہ ہیں۔

عالم اور فقیر میں فرق

جان لے اے عزیز کہ علماء اور فقراء میں کیا فرق ہے کہو کہ علماء طالب علم، فقراء طالب مولیٰ ہیں۔ اگر تمام زمین کے صاحب فقہ ایک

جگہ جمع کیے جائیں۔ اور تمام مل کر ایک مردہ دل کی طرف نظر کریں تو اس کا مردہ دل کبھی اللہ کے ذکر سے زندہ نہ ہو۔ کیونکہ ان کی زبان زندہ ہے نہ کہ دل اور صاحب نظر فقیر اگر مردہ دلوں پر ایک نظر ڈالے تو تمام کے دل زندہ ہو جائیں۔ اور نفس مر جائیں۔ کیونکہ جب تک نفس نہ مرے دل زندہ نہیں ہوتا۔ دل کی زندگی نفس کی موت پر منحصر ہے۔ اور اللہ کے طالب کے وجود میں ولی حرص و ہوا بالکل نہیں رہتی۔

علم کیا ہے؟ بات کو جاننا اور اس پر عمل کرنا اور جس کے دل میں خدا کا خوف اور مولیٰ کی معرفت نہ ہو وہ نادان ہے۔ بیت

مرد نادان و پریشاں روزگار
بہ زد دانشمند ناپرہیز گار

نادان آدمی جو روزی کے لئے پریشان ہو اس عقلمند آدمی سے اچھا ہے جو پرہیزگار نہ ہو۔

جو مولیٰ کے علم کا طالب ہے وہی اچھا ولی ہے۔ ولی اسے کہتے ہیں جو کوئی حاجت نہ رکھے اور مولیٰ کو کسی حالت میں نہ چھوڑے اور کمینی دنیا کی طرف رخ نہ کرے۔

عالم باعمل کی تعریف

اور عامل علماء کی تین نشانیاں ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ عالم باعمل ہو۔ دوسرا یہ کہ خلقت کے ساتھ خلق رکھے۔ تیسرا یہ کہ حلم کے ساتھ تواضع کرے۔ ایسے عالم کے وجود میں تین چیزیں نہیں ہوتیں۔ ایک

طمع دوسرا حسد اور تیسرا تکبر۔

پس جو ان صفات سے مبرا ہو اسے عالم باعمل نہیں کہہ سکتے۔ باقی دنیا کے رزق کی بات ہے وہ تو ہر ایک کی قسمت جو ہو چکا ہے وہ مل جاتا ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ گناہوں پر کسی کا رزق بند نہیں کرتا)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَایَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَایُرِیْدُ

وہ (اللہ) جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو ارادہ ہو اس کے مطابق حکم کرتا ہے۔ نیز فرمایا نیکی کر جس طرح اللہ نے تجھ سے نیکی کی۔ نیز ارشاد فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

تم میں سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔

صاحب عطا فیض بخش مرشد وہی ہے کہ اگر مرید سے کبیرہ یا صغیرہ گناہ جان بوجھ کر یا بھول کر سرزد ہو جائے تو مرشد عالم غیب سے معلوم کرے۔ پھر مرشد کو چاہیے کہ اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور میں باطنی طور پر حاضر ہو۔ اور دو تین بار عرض کر کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مرید کے گناہ کو بخشوائے اور اللہ کے طالب کا دل جو پریشان اور شرمندہ ہو وہ اسی شفقت کی وجہ سے توبہ کرے۔ اور نصوحا کی توبہ (یعنی پھر گناہ نہ کرے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ کہ جو شخص توبہ کرے اس کے ذمے (پچھلے) گناہ نہیں رہتے۔ یہ بھی فرمایا۔

مَنْ اَذْنَبَ ثُمَّ تَابَ یَقْبَلُ اللّٰہُ لَہٗ تَوْبَتَہٗ وَّ اِنْ کَانَ فِیْ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً

جو شخص گناہ کرے پھر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اگرچہ یہ توبہ دن میں ستر مرتبہ ہو۔ بیت

باز باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ ناامیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

لوٹ آ لوٹ آ جیسا بھی ہے لوٹ آ۔ خواہ تو کافر ہے۔ بتوں کا پجاری۔ مشرک ہے تو بھی لوٹ آ۔

یہ ہماری درگاہ (یعنی خدا کی) ناامیدی کی درگاہ نہیں ہے۔ اگر تو نے سو دفعہ توبہ توڑ دی ہے تو بھی لوٹ آ اور صدق دل سے توبہ کر لے تو تیری سب پچھلی خطائیں معاف ہو جائیں گی۔

جن پر خدا کا قہر ہوا ہو؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

تحقیق اللہ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

جان لے اے عزیز! کہ جس کسی پر خدا کا قہر ہو اور شیطان اس کا راستہ روکے اور نفس اس پر غالب ہو۔ تو پہلے اس میں دنیا کی اور عزت و مرتبہ کی خواہش پیدا ہوتی اور وہ نماز کو ترک کر دیتا ہے۔ زکوۃ دینے سے رک جاتا ہے اور رشوت اور سود کھانا اسے مزہ دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

تَارِکُ الصَّلٰوۃِ اِذَا رَفَعَ اللُّقْمَۃَ لِیَاْکُلَ یَقُوْلُ اللُّقْمَۃُ لَہٗ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ کَیْفَ تَاْکُلُ رِزْقَ اللّٰہِ وَاَنْتَ تَارِکُ الصَّلٰوۃِ۔

جب نماز کا تارک کھانے کے لئے لقمہ اٹھاتا ہے تو اسے لقمہ کہتا ہے' کہ اے اللہ کے دشمن تجھ پر لعنت ہو۔ تو اللہ کا رزق کھاتا ہے اس حالت میں کہ تو نماز کا تارک ہے۔ نیز حضور ہی کا ارشاد ہے کہ

ثَلٰثَۃٌ فِی النَّارِ الْاَمِیْرُ الْجَائِرُ وَالْعَالِمُ الْکَاذِبُ الْمُتَکَبِّرُ وَالشَّیْخُ الزَّانِیْ

تین شخص دوزخی ہیں۔ (۱) ظالم امیر (۲) جھوٹا اور تکبر کرنے والا عالم (۳) اور بوڑھا زنا کرنے والا۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلْعَالِمُ اِذَا سَکَتَ فَھُوَ بَحْرٌ عَمِیْقٌ وَاِذَا نَطَقَ فَھُوَ بَحْرٌ مَوَّاجٌ۔

عالم جب چپ رہے تو وہ بڑا گہرا سمندر ہے اور جب گفتگو کرے تو موجیں مارنے والا سمندر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ارشاد ہے کہ

اَلْجَاہِلُ اِذَا سَکَتَ فَھُوَ جِدَارٌ وَاِذَا نَطَقَ فَھُوَ حِمَارٌ۔

خاموش جاہل دیوار کی طرح ہے اور جب وہ بولتا ہے تو گدھے کی مانند ہے (یعنی اس کی گفتگو بے معنی ہوتی ہے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

سَیَاْتِیْ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ اُمَرَاءُ ھُمْ عَلَی الْجَوْرِ وَعُلَمَاءُ ھُمْ عَلَی الطَّمَعِ وَعَابِدُھُمْ عَلَی الرِّیَاءِ وَتُجَّارُھُمْ عَلٰی اَکْلِ الرِّبٰو وَنِسَاءُ ھُمْ عَلَی الزِّنَاءِ

میری امت پر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جب اس کے امیر

لوگ ظلم کرنے والے ہوں گے۔ عالم لوگ طامع ہونگے۔ عابد ریا کار۔ تاجر سود خوار اور عورتیں زانیہ ہوں گی۔

جان لو عامل عالم اور کامل فقیر کیا کہتا ہے۔ بیت

ہزار نالہ بنالم ہزار گریہ زار
ازاں زماں کہ بیایند یاد بدکردار

میں اس زمانے کی حالت پر ہزار بار گریہ و نالاں ہوں جب مجھے اس زمانے کے برے فعلوں والے لوگ یاد آتے ہیں۔

فقیر (سلطان باھو) کہتا ہے کہ جو کوئی خدا کو بھلا دیتا ہے اور اپنے گناہوں کو یاد نہیں کرتا اس سے اور زیادہ برا اور کوئی گناہ نہیں۔ بیت

ہر کہ در سایہ عنایت اوست
گنہش طاعت است و دشمن دوست

جو اللہ کی مہربانی کے سایہ میں ہے اس کا گناہ بندگی ہے۔ اور اس کا دشمن دوست ہے۔ بیت

ہر گنا ہے رابسوزد آہ من'
عارفاں را بس عبادت ایں سخن

میری آہ گناہ کو جلا دیتی ہے۔ یہ چیز عارفوں کے لئے کافی عبادت ہے۔ بیت

بلبل نیم کہ نعرہ زنم درد سر کنم
پروانہ وار سوزم و دم بناورم

میں بلبل نہیں ہوں کہ نعرے مار کر درد سر پیدا کروں۔ میں تو

پروانے کی طرح جلتا ہوں اور دم نہیں مارتا یعنی سانس نہیں لیتا۔ (انہی معنوں میں دوسرا شعر ہے)

اے مرغ سحر عشق زپروانہ بیا موز
کاں ساختہ راجاں شد آواز نیامد

محبان خدا کے طفیل بروز جزاء

جب قیامت کا دن ہو گا تمام ارواح قبروں سے اٹھیں گے۔ اور میدان عرفات میں کھڑے ہونگے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ قاضی ہو گا۔ اور اٹھارہ ہزار جہان تماشا دیکھنے والے ہونگے۔ ہر ایک اپنے پسینے میں غرق عاجز اور مارا ہوا ہو گا۔ اور نفسی نفسی پکارے گا۔ (یعنی اے اللہ میری جان بچالے) اس وقت خدا کے محبوں کے وجود سے خدائے واحدہ لا شریک کی محبت کا شجرہ (الا اللہ) پیدا ہو گا۔ اور پوری جمعیت اور مستی سے اللہ اللہ اللہ اور ربی ربی ربی (اے ہمارے پروردگار) کہتے ہونگے۔ اور اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اے فرشتو' ان محبوں کے خیمے کو دوزخ پر لے آؤ۔

فرشتے ایسا ہی کریں گے۔ جن اہل محبت عارفوں کو اس جہنم میں داخل کریں گے تو وہ محبت کی آگ سے دوزخ کی آگ کی طرف دیکھیں گے تو دوزخ کی آگ بجھ کر ٹھنڈی خاک ہو جائے گی۔ اور مٹ جائے گی۔ اور دوزخی لوگ آرام پائیں گے۔

فقراء کی خدمت کا اجر!

جس نے فقیروں کو روٹی کا ٹکڑا یا پانی کا گھونٹ یا کپڑے کا ٹکڑا دیا

ہو گا۔ وہ اس کا دامن پکڑ کر اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ آخر پل صراط دوزخ سے سلامتی سے گزر جائیں گے۔ فقیروں کے مرتبے' قدر اور قوت قیامت کے دن معلوم ہو گی کہ دنیا کی زندگی ایک رات کی مثال ہے۔ کسی کی غفلت کی نیند میں گزر جاتی ہے اور کسی کی ہوشیاری و عبادت میں اور کسی کی مولیٰ کے ذکر معرفت اور شوق میں بسر ہوتی ہے۔ اے درویش حساب کا دن در پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یَوْمَئِذٍ شَأْنٌ یُّغْنِیْہِ۔ بیت

رو مگر داں از فقیر اے سر ہوا
باخدا آنا بفقر مصطفیٰؐ
صفحہ دل را مطالعہ خوش بہ بیں
واصلان حق شوی عرفان دین

اے وہ شخص جس کے سر میں حرص و ہوا بھری ہے۔ فقیروں سے روگردانی نہ کر۔ اللہ کا بندہ بن کر مصطفائیؐ فقر حاصل کر لے۔ اپنے دل کا اچھی طرح مطالعہ کرے' تاکہ تو حق کے واصلوں اور دین کے عارفوں میں سے ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ۔

اللہ جس کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے اس کا اسلام کے قبول کے لئے دل کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جسے گمراہ رکھنے کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اس

کا سینہ تنگ کر دیتا ہے۔ (اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے) اللہ تعالیٰ ہی نے فرمایا۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔

پس جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھولا وہ رب کی طرف سے نور ہدایت پر ہے۔ پس خواری ہے ان کے لئے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہیں۔ یہی لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لِکُلِّ اَحَدٍ حِرْفَتُہٗ وَلِیْ حِرْفَتَانِ اَلْفَقْرُ وَالْجِھَادُ۔

ہر ایک کے لئے ایک کسب ہے اور میرے لئے دو کسب ہیں ایک فقر اور دوسرا جہاد۔

بخیل کا کھانا پینا

مصنف (سلطان باہو) کا قول۔ اے عزیز عالموں اور فقراء کا ادب پیش نظر رکھ تاکہ تجھ سے پروردگار راضی ہو۔ حدیث قدسی یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

اَلْمَسْجِدُ بَیْتِیْ وَالْعُلَمَآءُ وَالْفُقَرَآءُ بِمَنْزِلَۃِ الْعِیَالِیْ فَکَیْفَ یَخْرُجُ عِیَالِیْ مِنْ بَیْتِیْ۔

کہ مسجد میرا گھر ہے اور عالم اور فقیر میرے کنبے کی طرح ہیں لہٰذا کس طرح کوئی شخص میرے کنبے کو میرے گھر سے نکالے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ رَّاٰۤءَ الْفَقِیْرَ فِی الْمَسْجِدِ وَیَمْشِیْ فِی الْبَیْتِ وَیَاْکُلُ الطَّعَامَ وَ یَشْرَبُ

اَلْمَآءَ قَبْلَ الْخِدْمَتِ الْفَقِيْرِ فَكَاَنَّمَا يَاْكُلُ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَيَشْرَبُ دَمَ الْحَيْضِ۔

جو شخص دیکھے فقیر کو مسجد میں اور جائے گھر میں اور کھائے کھانا اور پئے پانی فقیر کی خدمت کرنے سے پہلے تو وہ ایسا ہے کہ کھاتا ہے سور کا گوشت اور پیا ہے حیض کا خون۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے۔

اَلْمَالُ مَالِیْ وَالْاَغْنِيَاءُ وُكَلَائِیْ وَالْعُلَمَاءُ وَالْفُقَرَاءُ بِمَنْزِلَتِهِ الْعِيَالِیْ مَنْ اَنْفَقَ مَالِیْ عَلٰی عِيَالِیْ فَلَهُ الْجَنَّتُهُ الْبُقْعَتُهُ وَمَنْ لَمْ اَنْفَقَ مَالِیْ عَلٰی عِيَالِیْ فَلَهُ النَّارُ۔

مال میرا ہے اور دولت مند لوگ میرے وکیل ہیں۔ اور علماء اور فقراء میرے عیال کی طرح ہیں۔ جس نے میرا مال میرے عیال پر خرچ کیا اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔ اور جس نے میرا مال میرے عیال پر خرچ نہ کیا پس اس کے لئے آگ ہے۔

مصنف کا قول۔ جان لے اے عزیز! اللہ کے طالب کا وجود دودھ کی مثال ہے۔ اور دودھ سے چھاچھ' دودھ ہی سے مکھن' دودھ ہی سے گھی نکلتا ہے۔ لہٰذا مرشد کامل کو (کم از کم) عورتوں سے کم نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ عورت چھاچھ بلو کر ہر چیز الگ الگ کرتی ہے۔ اور مرشد بھی اللہ کے طالب کو اسی وجود میں نفس کے مقام کو جدا کرتا ہے۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا وہ دل کے مقام کو الگ کرتا ہے۔ جس نے اپنے دل کو پہچانا وہ روح کے مقام کو الگ کرتا ہے۔

جس نے اپنی روح کو پہچانا وہ بھید کے مقام کو جدا کرتا ہے۔ جس نے پہچانا اپنے بھید کو وہ مقام عرفان کی تحقیق کر کے اللہ کے طالب کو

اس کے بعد اس مقام سے نکالتا ہے اور ذات میں غرق کر دیتا ہے۔
اور تو جانتا ہے کہ اکثر مرشدوں کو مریدوں کی بڑی تلاش ہوتی ہے۔
اور عام و خاص لوگوں کو اللہ کے ذکر کی اجازت عطا کرتے ہیں۔ اور ہر
طالب بے خود ہو کر دیوانہ ہو جاتا ہے۔

جان لے کہ ابھی مقام ذکر میں طالبوں کی طلب پختہ اور خام ہوتی
ہے۔ جب وہ مذکورہ مقام حضور میں ایک ساتھ حق مطلوب کو پہنچتا
ہے۔ اگرچہ وہ طالبوں سے بیزار اور لاتعداد طالب اس سے بے اعتبار
ہو جاتے ہیں مگر جو کہ اللہ کا طالب ہو جو واصل کی طرح اور زندہ ہے
اور مرشد واصل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
فرمانبردار اور فنافی اللہ ہوتا ہے۔ اگرچہ طالب اس سے بھاگے۔ مگر وہ
مرتبہ کمال کے ساتھ مفارقت میں بے اخلاص' بے اعتبار اور بے
اعتبار طالبوں کے درمیان ہوتا ہے۔ حکمت یہ ہے کہ دست بیعت
ہونے اور شروع میں اللہ کے ذکر کی تلقین کے وقت جو کچھ طالب کے
دل میں وہم یا دلیل گزارے یا دلیل پیش کرے مگر آخر وہی ہو گا جو
اس کے نصیب ہو۔

اعمال بالنیات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ اَیْ مَنْ کَانَ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ کَانَ هِجْرَتُهٗ اِلَی الدُّنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُهَا اَیْ لَکَ خُنْهَا فِی الدُّنْیَا وَلَا تُصِیْبُهَا فِی الْاٰخِرَۃِ۔

کہ اعمال نیتوں پر منحصر ہیں جو اللہ اور رسول کے لئے ہجرت

کرے اس کا اجر خدا پر لازم ہو گیا۔ اور جو دنیا حاصل کرنے کے لئے ہجرت کرے وہ اسے مل جاتی ہے یا عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اسے لے لے دنیا میں مگر آخرت میں وہ تجھے نہ ملے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ اَرَادَ الدُّنْیَا فَلَہُ الدُّنْیَا وَمَنْ اَرَادَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ

جو حصول دنیا کا ارادہ کرے تو اس کے لئے دنیا ہے۔ اور جو آخرت کا ارادہ کرے تو اس کے لئے آخرت ہے اور جو مولیٰ کا ارادہ کرے تو اس کے لئے سب کچھ ہے۔ بیت

دنیا کہ دو روزہ کاخ کوخ است
در راہ محمدیؐ کلوخ است

دنیا کیا ہے دو دن کا محل (عیش آرام) مگر وہ راہ محمدیؐ میں استنجا کا ڈھیلہ ہے جس نے عشق کا آب حیات پی لیا ہو۔ وہ اس مادی محل کو استنجے کا ڈھیلہ سمجھتا ہے۔ چند دنوں یا مہینوں یا سالوں کے طالب و مطلوب کی علامات معلوم ہو جائیں گی۔ کس سے؟ معارف کو پہچاننے والے کامل مرشد سے۔ خواہ طالب مولیٰ ایک ہو یا ہزار ہوں یا لاکھ۔

نقشہ کی نقل

لا الٰہ الا اللہ

محمد رسول اللہ

محمدؐ

محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنا فی محمدؐ

ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی

یا ایہا الذین امنوا

صلوا علیہ وسلموا تسلیما

ابو محمدؓ

ابوبکرؓ

عمر خطابؓ

راہ ذکر فکر حضوری و دعوت مقصود
ہر دو جہاں اس میں ہے جو کچھ معلوم ہو
کلام اللہ سے پڑھے اوّل آخر درود شریف
محمد رسول اللہؐ پہ بغیر شک اور یقین کے
ساتھ اداع سید المرسلین اس وقت مجلس
میں ظاہر ہوں گے اور مراد حاصل ہوگی

راہ محمدی بے شک لسوٹی ہے

بحمد اللہ دوسرا باب ختم ہوا

باب سوم

دعوت قرآن اور حضوری اور دعوت اہل قبور کا ذکر موکلوں اور پاک روحوں کی تسخیر اور دعوت نزدیکی لقاء اللہ کے ذکر میں

اس دعوت کو ننگی تلوار اور صاحب دعوت کو کافروں کا قاتل کہتے ہیں۔ اسے پڑھنے والا بڑی لازوال قوت کا مالک ہے۔ جو رجعت نہیں کرتی عروج اس کی نگاہ میں ہوتا ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے کہ وہ نیک و بد وقت دریافت کرے اور ستاروں اور برجوں کو گنے۔ وہ سواری کا بادشاہ ہے۔ غوث قطب زیر بار سواریاں ہیں۔

استمداد از اہل قبور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ۔

جب تم کاموں میں حیران و پریشان ہو جاؤ تو قبر والوں سے مدد مانگو۔ بیت

خاکساران جہان را بہ حقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوا رے باشد
ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی است
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

دنیا کے خاکساروں کو حیرت سے نہ دیکھ تجھے کیا معلوم ہو کہ اس

کے گرد میں کوئی سوار چھپا ہوا ہے۔ یہ خیال نہ کر کہ ہر جنگل خالی ہے۔ شاید اس میں شیر سویا ہوا ہو۔

صاحب دعوت کی نشانیاں ایسی چاہئیں جیسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ "اٹھ اللہ کے حکم سے" کہہ کر مردہ قبر سے زندہ کرنے کی طاقت تھی۔

صاحب دعوت روحانی کلام کرنے والا ہو یا الہام سے یا پوری طرح وہم اور دلیل سے۔ صاحب قبر سے ٹھیک جواب حاصل کرے۔ ریاضت کے چالیس چلوں سے ایک رات اولیاء اللہ کی قبر کے پاس با اجازت رہنا بہتر ہے۔

ابیات

اولیاء راخلوت است زیر زمین
لا تخف باشند باحق ہم نشین
ہر کہ بر قبرش رود اہل الخبر
مشکل آساں می شود جن و بشر

اولیاء اللہ زمین کے نیچے گوشہ نشین ہیں۔ ان کو لا تخف (نہ خوف کھاؤ) کی خوشخبری ہے اور حق تعالیٰ کے ساتھ ہم صحبت ہیں۔ جو اہل خبر ان کے مزار پر جائے تو وہاں جن و بشر کی مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔

اولیاء اللہ زندہ ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارِ الْفَنَآءِ اِلٰی دَارِ الْبَقَآءِ۔
تحقیق اولیاء اللہ نہیں مرتے بلکہ دار فانی سے دار باقی کی طرف انتقال کرتے ہیں۔ نیز فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ۔
موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے۔

ابیات

روح بالا عرش قالب زیر خاک
احتیاج نیست روضہ جان پاک
مردہ تن دل زندہ زیر خاک بیں
اولیا واں لایموتوا حی دیں
گم قبر گمنام بے نام و نشاں
جثہ را باخود برد برلامکاں
برقبر مردہ کنی نقش و نگار
نیست سودے مردہ رازیباچہ باک
باہوا بہ زیں نباشد در جہاں
خود پرستی را مبیں جز عین آں

روح تو بالائے عرش چلی گئی اور جسم مٹی کے نیچے رہا۔ جان پاک بنانے کے لئے روضہ بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ زمین کے نیچے دیکھ کہ جسم مردہ ہے اور دل زندہ۔ جان لے کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں وہ زندہ دین ہیں۔ وہ قبر میں گم ہیں۔ گم اور بے نام و نشان ہیں۔ اپنے جسم کو لامکان پر لے گئے ہیں۔ تو مردہ کی قبر پر نقش و نگار کر رہا ہے۔ اس

میں کوئی فائدہ نہیں۔ مردہ کو ایسی سجاوٹ سے کیا کام۔ اے باھو دنیا میں خود پرستی نہ کرنے سے بہتر کوئی کام نہیں۔ حق پرستی ہی مقصد کی بات ہے۔

مدعا یہ کہ دعوت پاکیزگی اور قبولیت سے تعلق رکھتی ہے اور آدمی کا وجود وردو وظائف اور نفلی نمازوں اور اس طرح تسبیح پڑھنے سے پاک نہیں ہوتا بلکہ ذات اسم اللہ اور تصور فنافی اللہ سے پاک ہوتا ہے۔ بیت

دعوت دیراست ورد نماز
دم رواں باید بمثل تیغ تاز

ورد و نماز سے دعوت میں دیر ہوتی ہے۔ اس کے لئے تیز تلوار کی طرح دم جاری درکار ہے۔

دعوت تیر کی طرح ہے اور اس میں دل کی خبر نہیں ہوتی۔ وظیفہ کرنے والے کے لئے دعوت کی مدت چالیس دن اور زیادہ مدت سال تک ہے۔ اور صاحب دم کے لئے ایک رات دن کافی ہے۔ بلکہ صاحب وصال کو آنکھ جھپکنے میں مدعا حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اکثر انسانوں کو دنیا کی طرف رجوع کرنے اور مخلوق پر امید رکھنے سے دعوت سے رجعت (واپسی) ہو جاتی ہے۔

اور دعوت کا کمال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے شروع کرے اور بے خود ہو جائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوریت میں غرق ہو جائے تو پھر شرف یاب ہوگا۔

اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہی مراد دینی اور دنیوی مفصل عرض کرے۔ تو اسے جواب باصواب ملے گا۔ ابھی ورد تک نہ پہنچا ہو گا کہ اس کے سب کام انجام پذیر ہونگے۔ یہ وظیفے اس صاحب وصال کے ہیں۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قریبی قرب حاصل ہے۔ اس دعوت میں بھی دیر ہے۔ دعوت کا مقصد جلد پورا ہو جاتا ہے۔

فقراء کی نظر کا اثر

فقراء کا ایک بار دلی توجہ کرنا لاکھوں دعوتوں سے بہتر ہے۔ اللہ کے کرم سے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوستی پر اعتبار کرنا چاہئے۔ اسی پر فقیر درویشوں اور ابدی سعادت مندوں کی پوری توجہ ہے۔ اور دعوت اس طرح ہے۔ اور لمبی لمبی دعوت نہیں پڑھنی چاہئے۔ لفظوں کے مالک اور اہل راز کو کلام کی درازی اور قیل و قال اور چون و چرا کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح عمل کی زکوۃ' حیوانات (گوشت) کا ترک' دل پر قفل' دور مدور کی محنتیں صفات اور مقامات کے مالک کے لئے قرب حق سے دور رکھنے والی ہیں۔ اور ان کو وہی بجا لاتے ہیں جو محنت سے خوش ہوں نہ بد نظر اللہ منظور۔ بیت

شاهسوارم   شاهسوارم   شاهسوارم
غوث و قطب مرکب است در زیر بار

میں بڑا شاہسوار ہوں بڑا شاہسوار بڑا شاہسوار۔ غوث اور قطب

بوجھ کے نیچے سوار ہیں۔

جب قرآنی سمندر کی دعوت قبر کے پاس بیٹھ کر شروع کی جائے تو اس وقت ہر نبی' صوفی' ولی' اور اسلام کے خاک پاء سب حاضر ہوتے ہیں۔ اور جن' فرشتے' موکل' اٹھارہ ہزار عالم اور کل مخلوقات جو آسمان اور زمین میں ہے۔ بھی حاضر ہوتی ہے۔ اس دعوت کے پڑھنے سے زیادہ سخت اور کوئی دعوت نہیں۔ اس دعوت کا پڑھنے والا یا تو موج خیز دریا کی وحدت میں غوطے مار کر خزانہ حاصل کر لیتا ہے۔ یا موجوں کی لپیٹ میں آ کر ہلاک ہو جاتا ہے۔

باب چہارم

اللہ تعالیٰ کے اسم ذات اور تجلیوں کے ذکر اور صاحب ارشاد مرشد کے کمالات کے بیان میں

اسم اللہ کی برکت

قطعہ

وقت راضائع مکن اے جان من
اسم اللہ رابگو باہر سخن'
ہر کہ غفلت می کند زاسم اللہ
ہیچ زیں ہرگز نباشد سر گناہ
عارفاں را اسم اللہ شد نصیب
نفس و شیطان در نگنجد باحبیب
باھوا باسم اللہ دل بگوش
ایں مراتب راچہ داند خود فروش

اے میری جان وقت کو ضائع نہ کر۔ ہر بات میں اللہ کا نام لے۔ جو شخص اللہ کا نام لینے میں سستی کرتا ہے وہ جان لے کہ اس سے بڑا اور کوئی گناہ نہیں۔ عارفوں کی قسمت میں اللہ کا نام نفس اور شیطان کی دوست کے پاس گنجائش نہیں۔ اے باھو اللہ کے نام سے دل لگا۔ ان مرتبوں کو وہ شخص کیا جانے جو اپنے آپ کو بیچنے والا ہو۔ بیت

خوش آں درد یکہ از چشم بدا ندیشاں نہاں باشد
خوش آں چاکے کہ چوں خرما بحبیب استخواں باشد

دوست کا وہ درد کیا ہی اچھا ہے جو دشمن کی آنکھ سے پوشیدہ ہو۔ وہ چاک کیا ہی اچھا ہے کہ کھجور کی طرح گٹھلی کے گریبان میں ہو بجھے ہوئے انگارے کی طرح شعلہ میرا پردہ پھاڑنے والا ہوا۔ میں اپنی راکھ کے خیمے میں کیا ہی خوش بیٹھا ہوں۔

اے مخاطب جان لے کہ اگر کوئی تجھے سلیمان کی بادشاہی دے دے تو اسے نہ لے' کیونکہ اس سے اچھا ہے کہ تو صدق دل اور شوق سے زبان سے اقرار کرتا ہوا ایک مرتبہ ہی یا اللہ کہہ دے یہ اقرار باللہ دائمی بادشاہی ہے اور ملک سلیمان کی بادشاہی فانی۔ یہ جان لینا چاہئے کہ اسم اللہ کی امانت' زمین' آسمانوں اور پہاڑوں کی طرف بھیجی گئی۔ مگر وہ اس کے بوجھ' عظمت اور بزرگی کے متحمل نہ ہو سکے۔ سب نے معذرت کا اظہار کیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔

ہم نے امانت آسمانوں زمین اور پہاڑوں کو پیش کی مگر انہوں نے اس کو برداشت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور عذر کیا مگر اس کو انسان نے اٹھا لیا اور وہ (اسکے اٹھانے میں) ظالم اور جاہل تھا۔ طالب مولیٰ وہ ہے جو مولیٰ سے ایک دم بھی جدا نہ ہو۔ بیت

دلے کز یاد مولیٰ نیست خرم
مبادا ہر گز او خالی از غم
دلادر سر گریباں کن کہ نفس تو چھا کرد است
رہبر حرفت دنیا تمامی دیں رہا کرد است

وہ دل جو یاد مولیٰ سے خوش نہ ہو۔ خدا کرے کہ وہ ہمیشہ مغموم ہی رہے۔ اے دل تو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچ کہ تیرے نفس نے کیا کیا ہے (یہی کیا ہے) کہ دنیا کمانے کے لئے دین کو سراسر ہاتھ سے دے دیا تھا۔

مردہ دل کی کیفیت

افسوس افسوس کہ اگر دل دنیائے فانی کی حرص اور محبت اور بیہودہ شغلوں میں مردہ اور خراب ہو گیا ہو تو وعظ و نصیحت سننے اور سارا قرآن اور حدیثوں کے پڑھنے اور بزرگوں کی باتیں سننے سے کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ دنیا کی بہت زیادہ محبت اور حرص اور بری خصلتوں کی وجہ سے دل مر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

انک لا تسمع الموتی۔

کہ تم مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ یعنی اے محمد تم مردہ دلوں کو نہیں سنا سکتے۔ آدمی کا بڑا درجہ ہے۔ اس کے مرتبے کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ جو کچھ پیدا ہوا اور پیدا ہو گا وہ آدمی کے لئے پیدا ہوا اور پیدا ہو گا۔ اور آدمی حق تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ وَجَلَّ ذِکْرُہٗ وَتَقَدَّسَ ذَاتُہٗ وَتَعَالیٰ اِسْمُہٗ ہے جس کا نام عزت والا اور عام بخشش ہے اور ذکر بلند ہے اور ذات پاک ہے اور نام بڑا ہے' کی شناخت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

پس جو شخص حق کی طلب اور شناخت نہیں کرتا وہ حیوان ہے بلکہ پتھر ہے اور حیوانات کی طرح ہے۔ ان آدمیوں کی اوقات پر لعنت

جو کتے گائے اور بھیڑ بکریوں کی مثل ہوں۔ تعجب ہے کہ وہ اپنی بیوقوفی سے قیامت کے دن اللہ کے دیدار کی امید رکھتا ہے اور نہیں جانتا کہ جو اس جگہ اندھا ہے وہاں بھی اندھا ہو گا۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔

کہ جو اس دنیا میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں بھی اندھا ہے۔

منقول ہے کہ ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ کو لکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی وہ ہے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پکا پیروکار ہے اور پیروی کے معنی یہ ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلے اور ان تک پہنچے (یہ کسی بزرگ کا مقولہ ہے کہا) سِیْرُوْا سَبَقَ الْمُفْرِدُوْنَ۔ اہل تقدیر کے آگے چلو۔

حقیقی پیروی

جب وہ اپنے آپ کو اس جگہ نہیں پہنچاتا تو اس پیروی کے کیا معنی؟ کیونکہ پیروی زبانی کہنے سے نہیں ہوتی' بلکہ قدم بقدم چلنے سے۔ یہ حیرت کی بات ہے کہ سب خلقت پیروی کا نام لیتی ہے مگر عملاً پیروی نہیں کرتی۔ انہوں نے جان لیا ہے کہ پیروی صرف کہنے کے لئے ہے اس راہ پر چلنے کے لئے نہیں۔ کیسی ناسمجھی ہے ناسمجھوں کی کہ اپنی غفلت اور کمزوری کی وجہ سے خود تو پیچھے رہتے ہیں۔ اور جو صحیح طور پر پیروی کرتے ہیں ان سے جلتے ہیں اور حقیقت کو نہیں

دیکھتے۔

ابیات

در ہمیں قول و فعل بداں
قول را بگزار فعل را دریاب
پیروی آں بود کہ رخت رسول
درپئے مصطفیٰ تکو بشتاب

اس قول اور فعل پر دھیان کر۔ باتیں کرنا چھوڑ اور عمل کر۔ پیروی حقیقی معنوں میں یہ ہے کہ اس راہ پر چلا جائے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چلے۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جلد اچھی پیروی کر۔

مصنف (سلطان باہو) کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی اور اللہ کی محبت فرض ہے۔ دنیا کا ترک کرنا سنت ہے۔ ظاہری پیروی کیا ہے؟ شریعت کا پابند ہونا اور باطنی پیروی اللہ کی توحید میں غرق ہونا جو اس طرح پیروی نہیں کرتا وہ گمراہ ہے۔ لہٰذا ہدایت کرنے والے مرشد کو چاہئے کہ مرید کو اسم اللہ کی لذت اور مزہ اور مٹھاس اور شوق اور حقیقی معرفت کا ذوق ایسا دلائے کہ وہ مشاہدہ ہی سے وہ گناہ سے پچھتا کر خلوص دل کے ساتھ توبہ کر لے۔ اور اس کا دل پھر گناہ کی طرف راغب نہ ہو۔ اور جس مرشد کو ایسی باطنی قوت نہ ہو وہ مرشد بننے کے لائق نہیں۔ بلکہ فساد کی جڑ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ۔

جو شخص گناہ سے توبہ کر لے وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔

مرشد کامل اور مرید

ابیات

طالبان این زمانہ زر طلب
طالب کمیاب نباشد طلب رب
مرشد آں باشد کہ در راہ خدا
طالباں را باز دارد از ہوا
مرشد اگر مرد است طالب باادب
ہر بحال می رسد طالب رب

اس زمانے کے مرید زر طلب کرنے والے ہیں۔ خدا کے طالب کم ہی پائے جائیں گے۔ مرشد وہ ہے جو اللہ کی راہ میں مریدوں کو حرص و ہوا سے بچائے۔ مرشد اگر مرد خدا ہو تو مرید بادب ہونگے۔ ہر حالت میں طالب کو رب تک پہنچنا ہوتا ہے۔ صدق کا سر نجات ہے اور جھوٹ میں تباہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ۔

سچ نجات دلاتا ہے۔ اور در جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

مرشد کامل کی تعلیم سے طالب یکتا ہو جاتا ہے۔ اور جو کوئی دوئی میں پڑے وہ سراپا جھوٹ ہے۔ خواہ اس کے طالب ہزار ہا اور بے شمار

ہوں۔ ابیات

گر مرشد مرد است طالب باادب
ہر بحال می رسد طالب برب
دنیا شب و اہل دنیا شبکور
فراموش از قبر و گور!

اگر مرشد مرد خدا ہے تو طالب باادب ہوں گے۔ ہر حالت میں طالب کو رب تک پہنچنا ہوتا ہے۔ دنیا کی رات کی مثال ہے اور دنیادار رات کے اندھیرے میں۔ جنہوں یاد نہیں کہ ان کا ٹھکانہ قبر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

(کہا پیغمبرؑ نے) اے اللہ اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔

ظاہری اور باطنی آنکھ

جس کسی نے کرامت و برکت، علم و ادب، سعادت و دولت، منصب و مرتبے اور ولایت و ہدایت پائی فقر سے، وہ آنکھ جو سر میں ہے (یعنی دیدہ ظاہر بین) وہ حرص و ہوا کا سرا ہے۔ اور دل کی آنکھ (روشن ضمیری) وہ صحیح النظر آنکھ ہے وہی خدا کا مشاہدہ کرنے والی ہے۔ بیت

نگہ بشاہد معنے بچشم دل کردم
حجاب عینک چشم است مرد بینارا

میں نے دل کی آنکھ سے معنوی معشوق کو دیکھا۔ حقیقت بین

انسان کے لئے آنکھ کی عینک ایک پردہ ہے۔ (یعنی وہ شخص جو دل کا اندھا ہے اگر عینک لگا کر اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بھی دیکھے تو وہ حقیقت کو نہیں پا سکتا)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

تم جس طرف بھی نظر کرو وہیں اللہ موجود ہے۔

ولی اللہ کی تعریف

جان لے کہ روئے زمین پر ملک ملک میں صاحب مقامات ولی یعنی ولی اللہ صاحب شرم و حیا اور طالب نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔

اللہ دوست ہے ان کا جو ایمان دار ہیں وہ (اللہ) ان کو اندھیرے سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ

ان الحبیب لا یخاف من الحبیب۔

دوست' دوست سے خائف نہیں ہوتا۔ ابیات

بے سر نیستم خدا مثلش کجا
زاں مقام خود نہ وصلش کجا
نور با نور است وحدت عین نور
واصلاں رادین بود باحق حضور

تا نگر دد فانی از خود فنا
کے رسد بالسمیع اللہ سر ہوا
خلق را مرگ است عارف را وصال
موت معراج است واصل را جمال

میں سر (کی آنکھ) کے بغیر (یعنی چشم سے) خدا کو دیکھتا ہوں۔ اس کا کوئی مثل نہیں۔ وہ ایک مقام پر نہیں ہے (یعنی لامکان ہے) اس کا وصل کہاں (حاصل ہو) نور نور سے (مقام) وحدت میں عین نور ہے۔ اللہ کے واصلوں کے لئے یہی حق کی حضوری ہے۔ جب تک انسان فانی از خود فنا نہ ہو اور ہوائے نفس کو نہ چھوڑے وہ اللہ کی سماعت نہیں پا سکتا۔ خلقت جسے موت سمجھتی ہے وہ عارف کے لئے وصال ہے۔ موت معراج ہے۔ اور واصل کے لئے جمال (حسن) ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ یُجَرِّبُ الْفُقَرَاءَ کَمَا یُجَرِّبُ الذَّھَبَ بِالنَّارِ۔

تحقیق اللہ تعالیٰ فقیروں کو (مصیبت سے) آزماتا ہے۔ جیسا کہ سونا آگ سے پرکھا جاتا ہے۔ حضرت بی بی رابعہ بصری کا قول ہے۔

لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوٰہُ مَنْ لَّمْ یَنْسَ النَّفْسَ فِیْ مُشَاہَدَۃِ مَوْلَاہُ۔

وہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا نہیں ہے جو مولیٰ کے مشاہدہ میں اپنے نفس کو نہ بھول جائے۔

ابیات

کعبہ را در دل بہ بینم جاں کنم بروئے فدا

در مدینہ دائما ہم مجتمع با مصطفیٰ

خلق مارا خویش داند من بباطن بارسول

عارفاں را راہ این است بشنو اے اہل الوصول

میں اپنے دل میں کعبہ کو دیکھتا ہوں اور اس پر جان قربان کرتا ہوں۔ اور مدینہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں ہوں۔ خلقت مجھے اپنے پاس دیکھتی ہے اور میں باطن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں۔ اے واصل سن لے کہ عارفوں کا یہی راستہ ہے۔

لذت وجود انسانی

جان لے کہ انسان کے وجود میں پانچ لذتیں ہیں۔ اول کھانے کی لذت' دوسری عورت سے جماع کرنے کی لذت' تیسری حکومت کی لذت اور چوتھی علم کی لذت۔ یہ چاروں لذتیں برابر ہیں اور پانچویں لذت اللہ تعالیٰ۔

جب باری تعالیٰ کی لذت سے آدمی چاشنی گیر ہو تو یہ چاروں لذتیں اس سے اس طرح چلی جاتی ہیں جس طرح بیمار سے کھانے کا مزا۔ اور انسان کا سارا وجود دس چور شیطانوں میں جکڑا ہوا ہے۔ وہ دس چور شیطان یہ ہیں۔ دو آنکھیں' دو کان' دو پاؤں' ایک منہ اور سب سے بڑا شیطان پیٹ ہے۔ اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے شیطان بھوکے رہتے ہیں۔ اگر پیٹ خالی ہو تو دوسرے نو شیطان بھوک کی وجہ سے گناہ سے رکے رہتے ہیں۔

ابیات سلطان باھو

ہر کہ باھو دم زند جاں چاک چاک

از اسم باہو متصل باھو چہ باک

باہوا ب بسم الف از اسم رو

ہر کہ باشد غیر ہو از دل بشو!

ہو ہویدا می شود روشن ضمیر

واو وحدت می کشد فی اللہ فقیر

باہو یاہو گشت تو در جسم و جاں

باھوا یا ہو بہر مشکل بخواں

اسم اعظم باہو از ہو بجو

ہو حقیقت سر سرش باکس مگو

ہو کلید جنت است از لامکان

ذاکر ہو کم بود از جہاں

ہر کہ باترتیب ذکر ہو کشد

عارفاں باللہ آں بیشک بود

باہوا ہو آتشے سوز و بتن

نفس کافر را بسوز اے جان من

باہوا ہو ذکر باشد لازوال

وز ذکر ہو حاصل شود قرب و وصال

ہر کہ از ہو بے خبر او گاؤ خر

از ہو ہویدا می شود زیر و زبر

ہو ہدایت می شود از ہر مقام
ہو حیات جن و انس و خاص و عام
آں صفت صانع کہ باہو شد صفات
ہر کہ باہو محرم است آں شد نجات
ہو بداں دو چشمہ چشم کشا
وزواد وحدت برو راہ کبریا
ہو حیاتے می دہد از مردہ دل
ہر کہ از ہو بے خبر آں روخجل
از ذاکر ہو طالب دوسہ گواہ
ترک دنیا حرص حسد عز و جاہ
باہوا ہو یا توئی یا توبہ ہو
از ذکر ہو فریاد در دل ہر بمو
مرد آں باشد ز ہو پردہ کشا
برتر از عرش ببرد کبریا
ہر کہ باکبر است لعنت باداو
از ریا و کبر زاں بیزار شو
باہوا بہر از خدا رہبر نما
ہر ہوا را زیر پا رو بر ہواء
تو نمی دانی حقیقت راہ دیں
لعنت است بر نغمہ مطرب لعین
ہر کہ اوشد چوں محمدؐ بانظر

بانظر ہرگز نہ بیند سیم و زر

وز ہو بدریائے است زاں در عظیم

در نور احمدیؐ وحدت قدیم

از قبر باہو ہو بر آید حق بنام

واصلاں را ختم فقر از ہو تمام

جو کوئی ھو کہہ کر سانس لے تو جان چاک چاک ہو جائے۔ باھو کا نام ہو کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اس لئے اسے کیا خوف ہے۔ اے باہو تیرے نام ب بسم کے ساتھ اور الف اسم (اللہ کے ساتھ ہے) اس لئے جو کچھ باہو کے بغیر ہو' اسے دل سے دھو ڈال۔ ھو سے روشنی دلی ظاہر ہوتی ہے اور وحدت کی و فقیر کو اللہ کی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔ اے باہو یاھو تیرے جسم میں جان بن گیا ہے۔ اس لئے اے باھو ہر مشکل کے وقت یاھو پڑھ لیا کر۔ اے باھو ہو میں اسم اعظم کی تلاش کر۔ ہو حقیقت ہے اس کے بھید کی کسی کو خبر نہ کر۔ ھو لامکان کی طرف سے بہشت کے دروازے کی کنجی ہے۔ ہو کے ذاکر دنیا میں کم ہوتے ہیں۔ جو کوئی ترتیب سے ہو کا ذکر کرے وہ بے شک اللہ کا عارف ہو جائے۔ اے باہو ہو بدن میں آگ لگا دیتا ہے۔ اے میری جان (اس سے) کافر نفس کو جلا دے۔ اے باہو ہو ایسا ذکر ہے جسے زوال نہیں۔ ہو کے ذکر سے اللہ کے وصال کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ جو کوئی ہو سے بے خبر ہے وہ بیل اور گدھا ہے۔ ہو سے عرش و فرش کا پتہ چلتا ہے۔ ہو ہر جگہ ہدایت و رہنمائی کرتا ہے۔ ھو انسان و جن اور خاص و عام کا موجب حیات ہے۔ صانع کی صفت خلاق ہو ھو سے

ظاہر ہے۔ جو ھو کا محرم ہو وہ نجات پا گیا۔

جان لے کہ ھو کا دو چشمہ آنکھ کو غفلت سے بیدار کرتا ہے اور اس کی واللہ کے وحدت کے دروازے تک لے آتی ہے۔

ھو مردہ دل کو زندگی بخشتا ہے۔ جو منہ ھو سے بے خبر ہے وہ نادم و شرمسار ہے۔

ھو کے ذاکر سے دو تین گواہ لے لو جنھوں نے اس کے ذکر سے دنیا کی حرص حسد اور طلب عز و جاہ ترک کر دی ہے۔

اے باھو تیرے ساتھ ھو ہے یا تو ھو کے ساتھ' ذکر ھو سے دل کی فریاد بال بال ظاہر ہے۔

مرد وہ ہے جو ھو سے پردہ کھولے۔ اور بزرگی کو عرش سے بلند لے جائے۔ جو متکبر ہے اس پر لعنت ہو۔ تو دکھاوے اور غرور سے بیزار ہو۔

اے باھو خدا کے لئے کسی رہنما کا پتہ دے۔ ہر حرص کو پاؤں کے نیچے کچل دے اور ہوا پر پرواز کر تو دین کے طریق کی حیثیت نہیں جانتا۔ لعین گویے کی سر تال پر لعنت۔

جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرح صاحب نظر ہو وہ سونے چاندی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔

ھو سے سمندر کا بڑا قیمتی موتی دستیاب ہوتا ہے۔ اور وہ موتی وحدت قدیم کا نور احمدی ہے۔

باھو کی قبر سے بھی ھو حق کی آواز آئے گی۔ کیونکہ واصلوں کا فقر ھو سے پورا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ وہی اللہ ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لَا یُجَلِّیھَا لِوَقْتِھَا اِلَّا ھُوَ۔

ترجمہ!

ہر کہ وقت صبحدم از یاد حق بیدار نیست
از محبت راچہ داند لائق دیدار نیست
خفتہ باشد ہمچو حیواں عمر ضائع میکند
رخت را دزداں برند چوں پاسباں بیدار نیست

جو کوئی صبح کے وقت حق کو یاد کرنے کے لئے نہیں جاگتا وہ محبت کو کیا جانے۔ وہ اس قابل نہیں کہ اسے کوئی دیکھے۔
وہ غافل جو ان کی طرح سو کر عمر برباد کرتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ جب چوکیدار جاگتا نہ ہو تو چور سامان لے جاتے ہیں۔
سمجھنا چاہئے۔

ابیات

بے علم و عمل بہشت و خوراں مطلب
بے روزہ و بے نماز ایماں مطلب
خواہی کہ از پلصراط آساں گزری
آزار کسے ہیچ مسلمان مطلب'

اے بے علم اور بے عمل تو بہشت اور حوروں کی خواہش نہ کر (وہ تجھے نہیں مل سکتیں) روزے رکھے بغیر اور نماز پڑھے بغیر ایمان نہ مانگ۔

تو اگر چاہتا ہے کہ پل صراط سے آسانی سے گزر جائے تو کسی مسلمان کو کسی طرح کا دکھ نہ پہنچا۔

باب پنجم

جس میں فقیروں کی بزرگی کے متعلق چالیس احادیث اور اللہ تعالیٰ کے ننانویں پاک ناموں کے تصرف و تصور کا بیان ہے!

اَخْبَرَنَا الشَّیْخُ الْاَوْحَدُ الزَّاھِدُ اَبُوْ سَعِیْدِ اَحْمَدُ بْنِ حُسَیْنِ الطُّوْسِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ۔ قَالَ جَمَعْتُ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَالصُّوْفِیَہِ بِاِسْنَادِ صَحِیْحٍ مِّنْ غَیْرِ اَنْ اَصْرَحَ الْاَسَانِیْدَ لِیَکُوْنَ اَخَفَّ وَاَسْھَلُ عَلٰی مَنْ یَّحْفَظُہٗ اَوْیَسْمَعُ نَکْتُبُ فِیْ اِبْتِدَاءِ فِیْ اَوَّلِ الْحَدِیْثِ تَبَرُّکًا بِالْمَشَائِخِ رَاوِیَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ اَبُوْ سَعِیْدِ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْغَفَّارِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّیْخُ اَبُوْبَکْرِ اَحْمَدُ ابْنِ عَبْدِاللّٰہِ طَبَرِیْ۔ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاَسْلَمْ اِبْنَ رَازِیْ۔ قَالَ حَدَّثَنَا نَصِیْرِ مُحَمَّدْ اِسْمٰعِیْلِ ابْنِ یُوْسُفُ ابْنِ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیْ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنْ خَلَفِ ابْنِ سَعِیْدِ۔ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْیِ اللَّیْنِ الْمُمْتَازِ۔ قَالَ حَدَّثَنَا وَھْبُ ابْنِ جَعْفَرِ ابْنِ عُمَرْ قَالَ حَدَّثَنَا جبان ابن مردان الجمعی قال وھب ابن جعفر ابن عمر قال قَالَ حَدَّثَنَاحَبَّانِ ابْنِ مَرْدَانِ الْجَمْعِیْ قَالَ

حَدَّثَنَا حَارِثْ ابْنِ نُعْمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسِ بْنِ مَالِکِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَوْحِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُوْسٰی ابْنِ عِمْرَانِ عَلَیْہِ السَّلَامُ

مجھے شیخ اوحد زاہد ابو سعید احمد پسر حسین طوسی نے خبر دی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چالیس حدیثیں صحیح سندوں

کے ساتھ جمع کی ہیں۔ جن میں فقراء اور صوفیا کی بزرگی کا بیان ہے۔ سو اس کے تمام سندوں کو بیان کروں تاکہ انہیں یاد کرنے والے مشائخ کے ناموں سے شروع کرتا ہوں جو ابو سعید عبداللہ بن محمد بن احمد غفاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے حدیث روایت کی شیخ ابوبکر احمد بن عبداللہ طبری نے اور انہوں نے ابو اسلم ابن رازی سے۔ انہوں نے نصیر محمد اسماعیل بن یعقوب ثقفی سے انہوں نے عبدالمومن خلف ابن سعید سے انہوں نے محی الدین الممتاز سے۔ انہوں نے وھب ابن جعفر بن عمر سے انہوں نے حبان بن مردان الجمعی سے۔ انہوں نے حارث ابن نعمان سے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سعید بن جبیو نے خبر دی کہ میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی کی۔

یٰمُوْسٰی اِنَّ عِبَادِیْ لَوْسَاَلَنِیْ الْجَنَّۃَ بِخُلْدِ فِیْہَا لَاُعْطِیَنَّہٗ وَ لَوْ سَاَلَنِیْ عَلَاقَۃَ سَوْطٍ مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ اُعْطِہٖ وَلَمْ یَکُنْ ذَالِکَ مِنْ ھَوَانٍ بِہٖ عَلَیَّ وَلٰکِنْ اُرِیْدُ اَنَّ الْاٰخِرَۃَ لَہٗ خَیْرًا وَّالْاٰخِرَۃُ مِنْ کَرَامَتِیْ وَرَحْمَتِیْ مِنَ الدُّنْیَا کَمَا یَحْمِیْ الرَّاعِیْ غَنَمَہٗ مِنْ مَّرَاعِی السُّوْءِ وَاَحَبُّ الْفُقَرَاءَ اِلَی الْاَغْنِیَاءِ وَاَنَّ مَائِدَتِیْ ضَاقَتْ عَلَیْہِمْ وَاَنَّ رَحْمَتِیْ لَمْ یَسَعْہُمْ وَلٰکِنْ فَرَضْتُ لِلْفُقَرَاءِ فِیْ مَالِ الْاَغْنِیَاءِ مَا یَسَعُہُمْ وَاَرَدْتُ اَنْ اَبْلُوَ الْاَغْنِیَاءَ لِاَنْظُرَ کَیْفَ مُسَارَعَتُہُمْ فِیْمَا فَرَضْتُ عَلَیْہِمْ نِعْمَتِیْ عَلَیْہِمْ لِلْفُقَرَاءِ فِیْ اَمْوَالِہِمْ یٰمُوْسٰی اِنْ فَعَلُوْا ذَالِکَ اَتْمَمْتُ عَلَیْہِمْ نِعْمَتِیْ وَضَاعَفْتُ وَ لَہُمُ الْحَسَنَۃُ فِی الدُّنْیَا الْوَاحِدَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا یَا مُوْسٰی کُنْ فِی الشِّدَّۃِ صَاحِبًا وَّ فِی الْوَحْدَۃِ مُؤْنِسًا وَّ اَکْلُوْکَ

فِیْ لَیْلِکَ وَ نَہَارِکَ۔

اے موسیٰ تحقیق میرے بندے اگر جنت میں ہمیشہ رہنے کی التجا کریں تو میں منظور کر لوں۔ اور اگر دنیا میں علاقہ سوط (کوڑا) مانگیں تو نہ دوں۔ اور دنیا میرے لئے مشکل نہیں ہے لیکن میں ان کے لئے آخرت کی بھلائی چاہتا ہوں اور دنیا سے آخرت میں میری کرامت و رحمت زیادہ ہے۔ جس طرح چرواہا اپنی بھیڑ بکریوں کو خراب چارے سے بچاتا ہے میں اسی طرح بچاتا ہوں۔ اور میں فقیروں کو غنیوں کے مقابلہ میں بہت پیارا جانتا ہوں اور تحقیق انہیں تنگی معیشت ہے۔ اور تحقیق میری رحمت (دنیا میں) ان کے لے کشادہ نہیں۔ لیکن میں نے امیروں کی وسعت مال سے فقیروں کا حصہ مقرر کیا ہے۔ اور اس میں امیروں کی آزمائش مقصود ہے کہ دیکھوں وہ میری نعمت کو کس طرح فقیروں پر خرچ کرتے ہیں۔ اور اپنے مالوں سے انہیں کیا دیتے ہیں۔ اے موسیٰ اگر وہ ایسا کریں تو ان پر اپنی نعمت پوری کروں بلکہ دوگنی کر دوں۔ اور دنیا میں ایک کے بدلے دس دوں۔ اے موسیٰ تو ان کا تختی کے وقت دوست ہو۔ اور تنہائی کے وقت ہمدرد رفیق اور میں تجھے دن رات کھلاؤں پلاؤں۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ۔ لِکُلِّ شَیْءٍ مِفْتَاحٌ وَّ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ حُبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنَ۔ وَلَا ذُنُوْبَ عَلَیْہِمْ لِاَنَّہُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

دوسری حدیث۔ ہر چیز کی ایک کنجی ہے۔ اور جنت کی کنجی فقیروں اور مساکین سے محبت کرنا ہے۔ اور ان پر کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھنے والے ہیں۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ۔ لِاَبِیْ ذَرٍّ یَا اَبَاذَرٍّ اَلْفُقَرَآءُ ضِحْکُھُمْ عِبَادَۃٌ وَّمِزَاجُھُمْ تَسْبِیْحٌ وَّنَوْمُھُمْ صَدَقَۃٌ یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْھِمْ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ وَّمَنْ یَّمْشِیْ اِلَی الْفَقِیْرِ سَبْعِیْنَ خُطْوَۃٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ حَجَّۃً مَقْبُوْلَۃً وَعِنْدَ کِسْرَۃٍ فَجَعَلَھَا اِلَیْھِمْ لِلِبَآءٍ کُلُّ مَعَھُمْ کَانَ فِیْ وَلِیْمَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

تیسری حدیث۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابی ذر سے ارشاد فرمایا کہ اے ابی ذر! فقیروں کا ہنسنا عبادت ہے۔ اور ان کی خوش طبعی تسبیح ہے اور ان کا سونا صدقہ ہے۔ اللہ ان کی طرف ہر دن میں تین سو مرتبہ دیکھتا ہے۔ جو شخص فقیر کی طرف ستر قدم اٹھائے اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلے اس کے لئے ستر حج مقبول لکھتا ہے۔ اور جو ان کے پاس روٹی کا ٹکڑا لے جائے تاکہ ان کے ساتھ مل کر کھائے تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن ولیمہ ہو گا۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ۔ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَجْمَعُ الْفُقَرَآءَ وَالْمَسٰکِیْنَ فَیَقُوْلُ لَھُمْ تَصَفَّحُوْا الْوُجُوْہَ فَکُلُّ مَنْ اَطْعَمَکُمْ لُقْمَۃً وَّسَقَاکُمْ شُرْبَۃً اَوْکَسَاکُمْ خِرْقَۃً اَوْ دَفَعَکُمْ غُمَّۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَخُذُوْہُ بِاَیْدِیْھِمْ وَاَدْخِلُوْا الْجَنَّۃَ۔

چوتھی حدیث۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فقیروں اور مسکینوں کو جمع کرے گا اور کہے گا کہ اپنے منہ صاف کرو۔ اور ان کا ہاتھ پکڑو جنہوں نے دنیا میں تمہیں کوئی نوالہ کھلایا ہو۔ یا کچھ پلایا ہو یا کپڑا پہنایا ہو یا تمہارا غم دور کیا ہو۔ اور انہیں جنت میں لے جاؤ۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ۔ اِتَّخِذُوْا الْاَیَادِیَ عِنْدَ الْفُقَرَآءِ فَاِنَّ لَھُمْ عِنْدَاللّٰہِ دَوْلَۃً قَبْلَ اَنْ یَّجِیْءَ دَوْلَتُھُمْ۔

پانچویں حدیث۔ فقراء کی دوستی اختیار کرو۔ کیونکہ ان کے لئے اللہ کے پاس دولت ہے پیشتر اس کے کہ تم ان کی دولت سے محبت رکھو۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ۔ حُبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِیْنَ وَمُجَالَسَتُهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُتَّقِیْنَ وَالْفِرَارُ مِنْهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِیْنَ۔

چھٹی حدیث۔ فقیروں اور مسکینوں سے محبت کرنا رسولوں کے اخلاق سے ہے۔ اور ان کے ساتھ بیٹھنا متقیوں کے اخلاق سے ہے اور ان سے بھاگنا منافقوں کے اخلاق سے ہے۔

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ۔ یَابِلَالُ عِشْ فَقِیْرًا وَّلَا تَعِشْ غَنِیًّا۔ قَالَ یَابِلَالُ مَالِیْ بِذَالِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ ھُوَ ذَالِکَ رِضَاءَ اللّٰہِ وَاِلَّا فِی النَّارِ۔

ساتویں حدیث۔ اے بلال! دنیا میں فقیرانہ گزران کر اور غنی ہو کر نہ رہ۔ کہا۔ بلال نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس میں مجھے کیا اجر ہے۔ فرمایا اس میں اللہ کی رضا ہے۔ ورنہ دوزخ ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ۔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اَلْوَسِیْلَۃُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی حُبُّ الْفُقَرَاءِ۔

آٹھویں حدیث۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قرآن کی اس آیت کی تفسیر میں کہ "اے مومنو! اللہ سے ڈرو۔ اور اس کی طرف وسیلہ پکڑو۔" فرمایا یہ وسیلہ فقیروں سے محبت ہے۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ۔ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ فُقَرَاءُ مِنْ اُمَّتِیْ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَّھُوَ خَمْسُ مِائَۃِ عَامٍ۔

نویں حدیث۔ میری امت کے فقیر مالداروں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہونگے۔ اور وہ نصف دن پانچ سو برس کا ہو گا۔

اَلْحَدِیْثُ الْعَاشِرُ۔ اِنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اَتٰی فِی الْخِرَاءِ فَرَاٰ رَجُلاً فِی الْمَنَامِ فَحَرَّکَہٗ قَالَ قُمْ اُعْبُدِ اللّٰہَ فَقَالَ عَبَدْتُ اللّٰہَ بِاَفْضَلِ مَایَعْبُدُ بِہٖ قَالَ فَمَا صِفَتُہٗ قَالَ تَرَکْتُ الدُّنْیَا لِاَھْلِھَا قَالَ عِیْسٰی فَنَمْ۔

حضرت عیسیٰ بن مریم جنگل میں آئے اور ایک آدمی کو دیکھا کہ سویا پڑا ہے۔ آپ نے اسے بلایا اور کہا اٹھ اللہ کی عبادت کر۔ اس نے کہا۔ میں نے اللہ کی بڑھ کر عبادت کی۔ پوچھا اس کی کیا صفت ہے۔ کہا میں نے دنیا کو اس کے چاہنے والوں کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا پھر تو سوتا رہ۔

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالْعَشَرَ۔ قَالَ اِتَّخِذُوْا الْاَیَادِیَ الْفُقَرَاءَ فَاِنَّ لَھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ دَرَجَتَہٗ۔

گیارہویں حدیث۔ فرمایا فقیروں کا ہاتھ پکڑ لو۔ کیونکہ اللہ کے نزدیک ان کے بڑے درجے ہیں۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْعَشَرَ۔ یَاطَالِبُ الدُّنْیَا (اِعْمَلْ) اِفْعَلِ الْبِرَّ فَتَرْکُھَا اَبْتَرُ اَبْتَرُ اَبْتَرُ۔

بارہویں حدیث۔ اے دنیا کے طالب نیکی کر۔ کیونکہ اس کا ترک کرنا نامرادی ہے۔ نامرادی ہے۔ نامرادی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالْعَشَرَ۔ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَیَجْلِسَ مَعَ التَّصَوُّفِ۔

تیرہویں حدیث۔ جو شخص ارادہ کرے کہ وہ اللہ کی مجلس میں

بیٹھے پس وہ صوفیوں کے ساتھ بیٹھے۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَ عَشَرَ۔ یَا عَائِشَۃُ جَالِسِ الْفُقَرَاءُ وَالْمَسَاکِیْنَ فِی الدُّنْیَا تَجْلِسْ مَعَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَّتَلْقٰی مَعَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

چودھویں حدیث۔ فرمایا۔ اے عائشہ! فقیروں اور مسکینوں کے ساتھ جو دنیا میں نشست و برخاست رکھے گا وہ قیامت کے دن بھی ان کا ہم نشین ہو گا۔ ان کی دعا قبول ہے اور وہ آخرت میں بہشت میں داخل ہونگے۔ بغیر حساب کے۔ اور میں ان سے قیامت کے دن ملوں گا۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَ عَشَرَ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُبَاھِی الْمَلٰئِکَۃُ بِخَمْسَۃِ رَجُلٍ نَفَرَ بِالْمُجَاھِدِیْنَ وَالْفَقِیْرُ کَبِیْرٌ وَّالْغَنِیُّ لَا یُمْسِکُ عَلَیْھِمْ وَرَجُلٌ یَبْکِیْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فِیْ خَلْوَۃٍ وَالذَّاکِرُ بِذِکْرِ الدَّائِمِ۔

پندرہویں حدیث۔ تحقیق اللہ تعالیٰ فرشتوں میں پانچ مردوں پر فخر کرتا ہے ایک جہاد کرنے والے پر' اور بڑے فقیر پر' اس غنی پر جو ان پر ممسک نہ ہو۔ اور اس پر جو گوشہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے۔ اور اس ذاکر پر جو (دائم الذکر) ہو۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ عَشَرَ۔ لَا تَعْطَنُوْا فِیْ اَھْلِ التَّصَوُّفِ وَالْخِرْقَۃِ فَاِنَّ اَخْلَاقُھُمْ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ وَلِبَاسُھُمْ لِبَاسُ الْاَتْقِیَاءِ۔

سولہویں حدیث۔ اہل تصوف اور گوڈری پہننے والوں کو طعن نہ کرو۔ کیونکہ ان کے اخلاق نبیوں جیسے اور ان کا لباس پرہیز گاروں جیسا ہے۔

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَ عَشَرَ۔ اِرْغَبُوْا فِیْ دُعَآءِ اَھْلِ التَّصَوُّفِ فَاِنَّھُمْ اَصْحَابُ الْجُوْعِ وَ الْعَطْشِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ فَیُسْرِ دُعَ اِجَابَتَھُمْ۔

سترھویں حدیث۔ اہل تصوف کی طرف رغبت کرو، کیونکہ وہ بھوکے پیاسے رہنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر نظر ہے اور ان کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَ عَشَرَ۔ قَالَ سَھْلُ ابْنُ سَعِیْدٍ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ اَحَبَّ اللّٰہُ وَاَحَبَّ النَّاسُ قَالَ اِزْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیُحِبُّکَ النَّاسُ وَ اِزْھَدْ فِیْمَا اَیْدِی النَّاسِ۔

اٹھارویں حدیث۔ بیان کیا سہل بن سعید نے کہ ایک شخص رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایسا عمل فرمائیں کہ جب میں اسے کروں تو اللہ اسے پسند کرے اور لوگ بھی۔ فرمایا زہد اختیار کر اللہ تعالیٰ دنیا میں تجھے دوست رکھے گا اور لوگ بھی دوست رکھیں گے۔ اور زہد کر اس چیز سے جو انسانوں کے ہاتھ میں ہے۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَ عَشَرَ۔ اَلْفَقْرُ شَیْنٌ عِنْدَ النَّاسِ وَزَیْنٌ عِنْدَاللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

انیسویں حدیث۔ فقر ناپسند ہے لوگوں کے نزدیک مگر اللہ کے نزدیک روز قیامت پسندیدہ ہے۔

اَلْحَدِیْثُ عِشْرُوْنَ۔ رَکْعَتَانِ مِنْ فَقِیْرٍ صَابِرٍ فِیْ فَقْرِہٖ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃً غَنِیٍّ فِیْ غِنَآءٍ وَ وَرَکْعَتَانِ مِنْ غَنِیٍّ شَاکِرٍ اَحَبُّ

اِلَى اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔

بیسویں حدیث۔ صابر فقیر کی دو رکعتیں بحالت فقر، اللہ کے نزدیک غنی کی بحالت دولتمندی ستر رکعتوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ اور شکر گزار غنی کی دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ پیاری ہیں۔

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ۔ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ وَمَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَھُوَ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

اکیسویں حدیث۔ جو کسی قوم سے مشابہت رکھے وہ انہیں میں سے ہے۔ اور جو کسی چیز سے محبت رکھے وہ اسی میں روز محشر ہو گا۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ۔ اَلْخَادِمُ فِیْ خِدْمَتِہِ الْمُؤْمِنِ وَلِلْخَادِمِ فِیْ خِدْمَتِہٖ اَجْرُ الصِّیَامِ بِالنَّھَارِ وَالْقِیَامُ بِاللَّیْلِ وَمِثْلُ اَجْرِ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلَّذِیْنَ لَا تَکُوْنُ دَعْوَتُھُمْ رَدٌّ وَمِثْلُ اَجْرِ الْحَاجِّ وَ الْعُمْرَاۃِ وَمِثْلُ اَجْرِ الْمُبْتَلِ وَمِثْلُ اَجْرِ کُلِّ بَارٍّ فِیْ فَطُوْبٰی لِلْخَادِمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَفَاعَتُہٗ فِی النَّاسِ مِثْلُ غَنَمِ رَبِیْعَۃِ وَ مُضَرِ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِنْ کَانَ الْخَادِمُ فَاجِرًا قَالَ یَا اَنَسُ اَلْخَادِمُ السُّوْءُ اَفْضَلُ عِنْدَا اللّٰہِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ مُّجْتَھِدٍ وَمِنْ اَلْفِ عَالِمٍ مُّحْتَسِبٍ وَالْخَادِمُ مِثْلُ اَجْرَ مَنْ یَّخْدِمَتَہٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئٌ۔

بائیسویں حدیث۔ مومن کی خدمت میں اپنے خادم کا اجر ایسا ہے جیسے اس نے دنوں روزے رکھے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہا۔ علاوہ ازیں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں جیسا اجر جن کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ اور حج کرنے والوں اور عمرہ کرنے والوں جیسا اجر۔ اور

مثل اجر متبل کے اور دنیا کے ہر نیکو کار جیسا اجر۔

پس خادم کے لئے قیامت کے دن خوش خبری ہے۔ اور اسے حق شفاعت ہو گا۔ کہ وہ ربیعہ اور معنر قبیلوں کی بکریوں جتنی تعداد کے افراد کی شفاعت کرے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر خادم گنہگار ہو تو؟

فرمایا اے انس! برا خادم اللہ کے نزدیک ہزار عابد مجتہد سے اچھا ہے۔ اور ہزار حساب لینے والوں عالموں سے افضل ہے۔ اور جس کی وہ خدمت کرے اس کے اجر کے مثل اسے بھی اجر ملے گا۔ اور مخدوم کی نیکیوں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ۔ اَفْضَلُ الْاَشْیَاءِ ثَلَاثَۃٌ اَلْعِلْمُ وَالْفَقْرُ وَالزُّهْدُ

تیسویں حدیث۔ اعلیٰ چیزوں میں سے تین ہیں۔

علم، فقر اور زہد۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ۔ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا الْفَقْرُ وَقَالَ خَزَانَۃٌ مِّنْ خَزَائِنِ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ مَا الْفَقْرُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کَرَامَۃٌ مِنْ کَرَامَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ لَا یُعْطِیْہِ اللّٰہُ اِلَّا لِنَبِیٍّ مُّرْسَلٍ وَّعِنْدَ کَرِیْمٍ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی دَرَجَتَہٗ۔

چوبیسویں حدیث۔ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ فقر کیا ہے؟ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے خزانے میں سے ایک خزانہ ہے۔ پھر پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فقر کیا ہے؟ فرمایا اللہ کی کرامتوں میں سے ایک

کرامت۔ یہ (فقر) نبی مرسل کو ہی اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ اور نخی کے لئے اللہ کے ہاں درجہ ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ۔ کَلَامُ الْفُقَرَآءِ کَلَامُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمَنْ یَّتَهَاوَنُ بِاللّٰہِ وَمَنْ تَهَاوَنَهُمْ کَفَاهُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

پچیسویں حدیث۔ فقراء کا کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ پس کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی اہانت کرے۔ اور جو ہتک کرے ان (فقراء) کی اللہ تعالیٰ اس سے سمجھ لے گا۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ۔ فَضْلُ الْفُقَرَآءِ عَلَی الْاَغْنِیَآءِ کَفَضْلِیْ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَهُوَ الْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُ النَّاسُ بِجُوْعِهٖ وَمَرَضِهٖ۔

چھبیسویں حدیث۔ فرمایا فقیروں کا درجہ امیروں پر ایسا ہے جیسا میرا درجہ اللہ کی تمام مخلوق پر۔ اور فقیر وہ ہے جس کی بھوک اور بیماری کا لوگوں کو علم نہ ہو۔ (یعنی وہ لوگوں پر اپنی تکلیف کا اظہار نہ کرے)

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ۔ خَلَقَ اللّٰہُ کُلَّ خَلْقٍ مِّنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَخَلَقَ الْاَنْبِیَآءَ وَالْفُقَرَآءَ مِنَ الْجَنَّةِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّدْخُلُوْنَ فِیْ عَهْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلْیُکْرِمُ الْفُقَرَآءَ۔

ستائیسویں حدیث۔ اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق کو زمین کی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اور نبیوں اور فقیروں کو جنت کی مٹی سے۔ پس جو شخص خدا کے عہد میں داخل ہونا چاہئے۔ اسے چاہئے کہ فقرآء کی تعظیم کرے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ۔ اَلْاَغْنِیَآءُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ هُمُ الْفُقَرَآءُ

اَعْظَمُ مِنَ السَّبْعِ السَّمٰوٰتِ وَسَبْعَتِہِ الْاَرْضِیْنَ وَالْجِبَالَ وَمَا فِیْھَا وَالْمَلٰئِکَۃُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

بتیسویں حدیث۔ مومن فقیر کی عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سات آسمانوں' سات زمینوں' پہاڑوں اور جو کچھ ان میں ہے اور مقرب فرشتوں سے بہت بڑی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ۔ اَلْفَقْرُ ذِلَّتہٌ فِی الدُّنْیَا وَعِزَّۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ

تینتیسویں حدیث۔ فقر دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں عزت۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ۔ مَنْ اٰذٰی مُؤْمِنًا فَقِیْرًا بِغَیْرِ حَقٍّ فَکَاَنَّمَا ھَدَمَ الْکَعْبَتہَ وَقَتَلَ اَلْفَ مَلَکٍ مِّنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

چونتیسویں حدیث۔ جس نے ناحق مومن فقیر کو دکھ دیا گویا اس نے کعبہ کو ڈھایا اور ایک ہزار مقرب فرشتوں کو قتل کیا۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ اِلَی الْفُقَرَآءِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مِاَۃٍ فَیَغْفِرُ لَھُمْ بِکُلِّ نَظَرٍ سَبْعَ خَطِیْئَتٍ۔

پینتیسویں حدیث۔ اللہ تعالیٰ فقراء کی طرف ہر روز پانچ سو دفعہ نظر کرتا ہے۔ اور ہر نظر پر ان کی سات خطائیں بخش دیتا ہے۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ۔ لِلْجَنَّتہِ ثَمَانِیَتہُ اَبْوَابٍ سَبْعَتہٌ مِنْھَا لِلْفُقَرَاءِ وَوَاحِدٌ لِلْاَغْنِیَاءِ۔

چھتیسویں حدیث۔ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے سات تو فقراء کے لئے ہیں اور ایک امیروں کے لئے۔

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ اِلٰی ھٰذِہِ الْاُمَّتہِ بِالْعُلَمَاءِ

وَالْعُلَمَآءُ اُنْسِیْ وَالْفُقَرَآءُ اَحِبَّائِیْ

سینتیسویں حدیث۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اس امت (محمدیہ) کی طرف نظر کرتا ہے۔ علماء سمیت اور علماء میرے انیس ہیں اور فقراء دوست۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ۔ سِرَاجُ الْاَغْنِیَآءِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ حُبُّ الْعُلَمَآءِ وَالْفُقَرَآءِ۔

اڑتیسویں حدیث۔ اغنیاء کے لئے دنیا و آخرت میں چراغ، علماء اور فقراء کی محبت ہے۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔

انتالیسویں حدیث۔ فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الْاَرْبَعُوْنَ۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَبِہٖ اَفْتَخِرُ عَلٰی سَآئِرِ الْاَنْبِیَآءِ

چالیسویں حدیث۔ فقر میرا فخر ہے اور میں اس سے تمام انبیاء پر فخر کرتا ہوں۔

اے پیارے فقیر! جو بزرگی، قرب، فخر اور یگانگت اللہ کے ساتھ ہے، وہ اللہ کے اسم ذات کے طفیل ہے۔ بیت

ہر کہ گردد واقف از اسم خدا

در وجود خود نماندنے ہوا

جو کوئی اللہ کے نام سے واقف ہوا وہ اپنے آپ میں نہیں رہتا اور نہ اسے حرص و ہوس رہتی ہے۔

جب فقیر اس مقام پر پہنچتا ہے تو وہ حادثوں اور تصرفوں سے امان میں ہو جاتا ہے۔ اور مقام جمعیت میں قدم رکھتا ہے۔ جمعیت کی تین قسمیں ہیں۔ ایک دنیا کی جمعیت، دوسری آخرت کی جمعیت اور تیسری

مولیٰ کی جمعیت۔ جو سب سے اچھی ہے۔ نہ نفس پر امیر اور نہ نفس کا اسیر (قیدی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَلْفَقْرُ کَنْزًا مِّنْ کُنُوْزِ اللّٰہِ

فقر خدا کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جب فقیر اس باطنی مقام پر پہنچ جاتا ہے تو ہادی اور خلقت کا فیض رساں' واحد شخص' باطن کی صفائی سے اللہ والا' شرک اور کفر سے یکسو اور جہالت' حرص' بخل' بغض' کینہ' نفاق' عجب و تکبر اور ریا سے برطرف ہو جاتا ہے۔ یہ ایسا فقر نہیں کہ ظاہر میں رابعہ اور بایزید کی طرح ہو اور باطن میں ابوجہل اور یزید کی طرح خطرات شیطانی سے گھرا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یَتْرُکُ الدُّنْیَا لِلدُّنْیَا

دنیا کو دنیا کے لئے چھوڑ دیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا لوگ دنیا کو ترک کرتے ہیں تاکہ عزت بڑھے۔ اور خلقت ان کی طرف مائل ہو۔ اور ان کی دنیا میں اضافہ ہو۔ اور فقر تو جانبازی کا طریق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَشْیٌ عَنِ الرَّأْسِ بِدُوْنِ الْاَقْدَامِ۔

کہ (اس راہ میں) سر کے بل چلنا ہوتا ہے نہ کہ پاؤں سے۔ فقیری عین صحت ہے اور دافع امراض۔ اس میں دیدار دوست سے مشرف ہونا اور بیماری کی دوا اور دوست کا دیدار ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا لِقَاءُ الْخَلِیْلِ شِفَاءُ الْعَلِیْلِ دوست کی دید بیمار کے لئے شفاء ہے۔

نیز فرمایا

یَاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ اٰمِیْنَ اِنِّیْ اُجِیْبُ وَ تَارِکٌ فِیْکُمْ الثَّقَلَیْنِ کِتٰبُ اللّٰہِ وَ اٰلِیْ فَاسْتَمْسِکُوْہُ

لوگو! میں تمہاری طرح بشر ہوں۔ عنقریب ہی امین قاصد اللہ کی طرف سے میرے پاس آئے گا۔ (یعنی عزرائیل) اور میں (اللہ کا بلاوا) قبول کر لوں گا۔ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ جاؤں گا۔ قرآن شریف اور اپنی آل۔ لہذا اسے (یعنی قرآن پاک کو) مضبوط پکڑنا۔

مثنوی

نہ آنجا خوف بل جائے امان است
ہزاراں سالہا یک زمان است
چہ باشد آں مکانے لامکان است
بروں کونین او دیگر جہان است
دوئی در وے نگنجد ذات اللہ
خطے درکش بگرد لاسوی اللہ
تو اے باھو بفہماں خویشتن را
ندانند خود فروشاں ایں سخن را

اس جگہ (اللہ کے پاس) کوئی خوف نہیں بلکہ امن و امان ہے۔ وہاں ہزار ہا سال ایک گھڑی کے برابر ہیں۔ وہ مکان کیا ہے؟ لامکان

ہے۔ دونوں جہان سے باہر وہ دوسرا جہان ہے۔ اللہ کی ذات میں دوئی کی کوئی جگہ نہیں۔ اس لئے تو اللہ کے سوا جو کچھ ہے اس پر خط تنسیخ کھینچ دو۔ اے باھو جو کچھ سمجھانا ہے اپنے آپ ہی کو سمجھا۔ خود فروش آدمی اس بات کو نہیں سمجھتے۔

بیت

در دیدہ نشان تو بودمن غافل
درسینہ عیاں تو بود من غافل
از جملہ جہان ترامی جستم
درجملہ جہان تو بود من غافل

تیرا نشان ہر آنکھ میں ہے مگر میں غفلت میں ہوں۔ تو سینہ میں عیاں ہے۔ مگر میں غافل ہوں۔ میں تجھے ساری دنیا میں ڈھونڈتا رہا حالانکہ تو دنیا میں ہر جگہ تھا۔ یہ میری نادانی تھی کہ تجھے نہ پا سکا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اے ابو ذر! وہ (اللہ) آسمانوں میں اور زمین میں واحد ہے۔ تو فرد ہو کر رہ اے ابو ذر! اللہ صاحب جمال ہے وہ صفائی اور ستھرا پن کو پسند کرتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! تو جانتا ہے کہ میرا غم اور فکر کیا ہے؟ اور مجھے کس چیز کا شوق ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یہ آپ ہی فرمائیں۔ فرمایا آہ آہ آہ۔ میرا شوق ہے۔ اپنے ان بھائیوں سے ملنے کا ہے جو میرے بعد ہونگے۔ ان کی شان نبیوں جیسی شان ہو گی۔ اور اللہ کے نزدیک ان کا درجہ شہیدوں جیسا ہو گا۔ وہ (حق کے مقابلہ میں کسی کی پرواہ نہیں کریں گے)۔

اپنے باپوں، ماؤں، بھائیوں، بہنوں، بیٹوں، بیٹیوں سے اللہ کی رضا جوئی کے لئے بھاگیں گے۔ اپنے مال (کی حرص) کو چھوڑ دیں گے۔ اور اپنے نفسوں کو تواضع سے بدل دیں گے۔ اور نفسانی خواہشوں اور دنیا کے حصول کی رغبت نہ رکھیں گے اور خدا کے گھروں میں بحالت غم و الم اللہ کی محبت میں (سرشار) جمع ہونگے۔ ان کے دل اللہ کی طرف ہونگے۔ اور ان کی روح اللہ سے اور علم بھی اللہ (کی عطا) سے ہو گا۔ ان کے کام اللہ کی خوشنودی کے لئے ہونگے۔ ان میں سے ایک کا بیمار ہونا اللہ کے نزدیک ہزار سالہ عبادت سے فضیلت رکھتا ہے۔

(اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا)

اے ابوذر! اگر تو چاہے تو میں کچھ بیان کروں۔ کہ میں نے کہا ہاں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ان میں جو وفات پا جائے تو وہ اس طرح ہے جیسا کہ اس نے اللہ کی طرف سے ان پر مہربانیوں کے لئے آسمان میں وفات پائی۔ اے ابوذر تو چاہتا ہے کہ کچھ اور بیان کروں۔ میں نے کہا۔ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے۔ ان میں سے اگر کسی کو اس کے کپڑوں کی جوں ایذا دے تو اس کے لئے اللہ کی طرف سے ستر حج اور عمرہ کرنے اور چالیس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے جو اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے ہوں۔ اے ابوذر اگر تو چاہے تو کچھ اور اضافہ کروں۔ عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اگر کوئی ان میں سے دو رکعت نماز ادا کرے تو وہ ایسا ہے جیسا اس نے

لبنان پہاڑ پر عمر نوح جتنی ہزار سال عبادت کی۔ اے ابوذر تیری خواہش ہے کہ کچھ اور بیان کروں۔ عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر ان میں سے کوئی ایک تسبیح پڑھے تو قیامت کے دن وہ اس کے لئے (راہ خدا میں) دنیا بھر کے پہاڑوں جتنا سونا چاندی دے ڈالنے سے اچھا ہوگا۔

اے ابو ذر! کیا تو کچھ اور بیان سننے کا متمنی ہے۔ عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کوئی ان میں سے ایک کی طرف نظر کرے تو وہ دیکھنا اللہ کو بیت اللہ کے دیکھنے سے زیادہ پیارا ہے۔ اور جس نے اسے پہناوا پہنایا تو وہ پہنانا ایسا ہے جیسا اس نے اللہ کو پہنایا۔ اور جس نے اسے کچھ کھلایا تو وہ ایسا ہے جیسا اس نے اللہ کو کھلایا۔

اے ابوذر! اگر تو چاہے تو کچھ اور بیان کروں۔ عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف آکر ایک ایسی قوم بیٹھے جو برہنہ ہو اور گناہوں کے بوجھ سے دبی ہوئی ہو تو ان کی مدد کو ان میں سے کوئی نہ اٹھے گا مگر وہی جس پر اللہ کی بخشش ہو۔

پس جان لے کہ اہل دل پر ملکوت کے اسرار سچی خوابوں کے ذریعے کھلتے ہیں اور کبھی حالت بیداری میں بھید کا کشف ہوتا ہے۔ ایسی مثالوں کے مشاہدہ سے جیسا کہ نیند میں ہوا۔ اور یہ اعلیٰ درجے کی بات ہے اور اعلیٰ درجہ نبوت ہے۔ تحقیق سچی خواب نبوت کے چھیالیس حصوں سے ایک حصہ ہے۔ پس بچو۔ اگر تو خطا کرے تو وہ

تیرے علم کی ہو گی۔ اگر یہ تیری حد قصور سے تجاوز ہو تو ایسا قضیہ ہے جس میں جان بوجھ کر تیرنے والا گرفتار ہلاکت ہوتا ہے۔ اور جہالت اس عقل سے جو اولیاء اللہ کے امور سے انکار کی طرف بلائے۔ اور جو اولیاء سے انکار کرے تو وہ لازماً انبیاء علیہم اسلام کی طرف بلائے۔ اور دین سے خارج ہو گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

كُلُّ إِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ

برتن سے وہی نکلے گا جو اس میں ہو گا۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَا زَالَ اللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ۔

اللہ اس بندے سے اپنی مدد نہیں روکتا جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہو۔

نیز فرمایا۔ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ۔

آدمیوں میں سے اچھا وہی ہے جو آدمیوں کو نفع پہنچائے۔

شرح نودونہ (۹۹) نام باری تعالیٰ
(باری تعالیٰ کے ۹۹ ناموں کی شرح)

ہر نام کی (ماہیت) جاننے کے لئے ۹۹ برس درکار ہیں۔ اور اگر اللہ کا لطف یاوری کرے تو ایک دن رات میں جان سکتے ہیں۔ لازوال وصال کو حاصل کرنے کے لئے لازم ہے کہ وہ از راہ تصور، اسماء الحسنیٰ کے برزخ کا امتحان بامراقبہ ہو کر کرے۔ اللہ کے اسم اعظم پر تصرف

امتحان تصور سے کرنا چاہئے۔

بیت

با تصور صورت نقش و نگار
شد فنافی اللہ تصور جاں سہار

تصور سے نقش و نگار کی صورت اللہ میں فنا ہو گئی اور تصرف جاں سہار ہوا۔ چنانچہ قابل تعظیم و تکریم طالب دونوں جہاں کا مقصد و مطلب بے حجاب حاصل کر کے بے احتیاج ہو جاتا ہے۔ اس دائرہ میں ہر ایک کی سیر انہی دو مقاموں میں ہے۔

چنانچہ زمین و آسمان کا ہر طبقہ اور نیک و بد روحوں کا مقام ٹھیک اور صحیح سیر میں ریاضت اور تسبیح کی حاجت نہیں۔ اس واسطے کہ خدا اور بندے کے درمیان دیوار اور پہاڑ کا پردہ نہیں ہے۔ اور نہ برسوں اور میلوں کا راستہ ہے۔ اس پیاز جیسے پردہ کو پھاڑ دو۔ اسے ظاہر و باہر دیکھو' جو چیز ظاہر آ رہی ہے اس کی حقیقت بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ کے نام چار حرف ہیں۔ ان میں سے چار چابیاں ملتی ہیں۔ تاکہ ان سے چار علم اور چار مقام کھل جائیں۔ اول مقام ازل ہے۔ دوسرا ابد ہے۔ تیسرا دنیا اور چوتھا مقام عقبیٰ ہے۔ جو مرشد ان مقامات کی خبر نہیں رکھتا اسے فقیر اور کامل مرشد نہیں کہہ سکتے۔ باری تعالیٰ کے ننانوے ناموں کا دائرہ یہ ہے۔ تصور اور تصوف دائرہ حضوریت کی راہ ہے۔ مجاہدہ ریاضت کا تعلق ذکر و فکر۔ وظیفوں نفلی نماز اور روزہ سے نہیں ہے۔

کہ اس منتہی سبیل (راہ) کا آغاز مشاہدہ وصال کرنا اور درمیان'

غرق جمال ہونا اور اخیر' زوال پذیر نہ ہونا ہے۔ جیسے کسی کی ابتداء وصال' متوسط غرق جمال اور انتہا لازوال نہ ہو۔ کامل مکمل اور باکمال مرشد نہیں کہہ سکتے۔

ننانوے (۹۹) اسماء اللہ تعالیٰ کی خاصیت یہ ہے۔

هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

یَا اَللّٰہُ	یَا رَحْمٰنُ	یَا رَحِیْمُ	یَا مَلِکُ	یَا قُدُّوْسُ	یَا سُبُّوْحُ
مقام حاضرات ارواحِ انبیاء و اولیاء	یَا سَلَامُ	یَا مُؤْمِنُ	یَا مُھَیْمِنُ	یَا عَزِیْزُ	یَا جَبَّارُ
یَا مُتَکَبِّرُ	یَا خَالِقُ	یَا بَارِئُ	مقام ذکر فکر دوام لا زوال علم مشاہدہ	یَا مُصَوِّرُ	یَا غَفَّارُ
یَا قَھَّارُ	یَا وَھَّابُ	یَا رَزَّاقُ	یَا شَکُوْرُ	مقام محبت قرب وصال	یَا عَلِیُّ
یَا وَکِیْلُ	یَا قَوِیُّ	یَا فَتَّاحُ	یَا عَالِمُ	یَا قَابِضُ	یَا بَاسِطُ
یَا حَافِظُ	یَا خَافِضُ	یَا رَافِعُ	مقام حیرت کر [illegible]	یَا مُذِلُّ	یَا سَمِیْعُ
النفس از محبت شوق دلہا یا معز	یَا بَصِیْرُ	یَا حَکِیْمُ	یَا عَدْلُ	یَا لَطِیْفُ	یَا خَبِیْرُ
یَا حَلِیْمُ	یَا عَظِیْمُ	یَا عَلِیْمُ	یَا غَفُوْرُ	یَا مُبِیْنُ	یَا مُبْدِئُ
یَا مُحْصِیُ	یَا مُمِیْتُ	یَا حَیُّ	مقام حی قیوم لا زوال حی قیوم	یَا مُحْیِیُ	یَا حَمِیْدُ
یَا وَالِیُ	یَا قَیُّوْمُ	یَا وَاحِدُ	یَا مَاجِدُ	یَا اَحَدُ	مقام حدیث قرآن بسبب حجر از عشق

یا صمد
یا مقتدر
یا مقدم
یا مؤخر
یا اول
یا آخر
یا والی
یا باطن
یا ظاهر
یا متعالی
یا بر
یا تواب
یا منتقم
یا مالک الملک
یا رؤف
یا عفو
یا منتقم
یا ذو الجلال
والاکرام
یا رب
یا مقسط
یا جامع
یا غنی
یا مغنی
یا دافع
یا نافع
یا ضار
یا مانع
یا نور
یا هادی
یا باقی
یا وارث
یا رشید
یا صبور
یا صادق
یا ستار
لیس
کمثله
شیء
وهو
السمیع
العلیم
مقام سجین
الذی
هو الله
الذی
لا اله
الا هو
عالم الغیب
والشهادة
مقام علیین
هو
الرحمن
الرحیم